فصول مسعودیہ

۱۳۱۲ھ

مصنفہ

نبراس اسرار تصوف مقیاس انوار تعفف مقیاس اسرار تنظف آفتاب حقیقت نیر برج کبریٰ
قطب الوقت سید السادہ فرد الاحباب شیخ الاسلام حضرت شاہ مسعود علی قلندر قدس سرہ الاطہر

تصحیح

کوکب اوج لاہوتیت مطلع اسرار ملکوتیت سیاح دشت تجرید سباح دریای توحید ہادی
طریقہ انور حضرت مولانا سید شاہ محمد حبیب حیدر قلندر زینت بخش آستانہ کاظمیہ دام اللہ ظلہ

حسب فرمائش

حقائق آگاہ معارف دستگاہ زاہد اواب یادگار قلندران نامدار حضرت سید
شاہ ولایت احمد قلندر زینت بخش سجادہ مجیبیہ لاہرپور دام بالعز والسرور

باہتمام

نابلد جادہ فضیلت شناسی محمد عبدالولی خلف فاضل راسخ علامہ آسی مولانا محمد عبدالعلی مدراسی مغفور

در مطبع الصباح اسٹیم پریس لکھنؤ طبع شد

مطبوعات اصح المطابع آسی پریس لکھنؤ

نام کتاب	قیمت
حدیث شریف	
مظاہر الحق کامل اُردو۔	عـہ
مشکوۃ المصابیح ۔ عربی	للعہ/
مسند امام اعظم مع شرح تنسیق النظام برحاشیہ عربی	سے/
سنن ابن ماجہ مع شرح مفتاح الحاجہ (اردو)	للعہ/ سہر
بعض الناس (عربی)	۳/
انجاح السول۔ سیرت نبوی کے بیان میں عربی	۲/
پارہا قرآن شریف و تفاسیر و ادعیہ اوراد	
جلالین مع کمالین (عربی)	للعہ/
اصلاح ترجمہ دہلویہ اُردو	۱۰/
پارہ عم۔ جلی قلم کاغذ گندہ	۱/
پارہ الم جلی قلم کاغذ گندہ	۱/
حزب الاعظم۔ مع اسناد فہرست منازل و اشعار مناجات	۴/
قصیدہ مضریہ (عربی) مع قصیدہ منفرجہ و مناجات حضرت ابوبکر صدیق رضہ	۱/
خیار الدعوات (اُردو)	۸/
درود حاضری مع درود مستغاث (عربی مع ترجمہ)	۱۰/
اوراد فتحیہ مع دعای رغائب و حبل کلاف و قصیدہ شترپانی (عربی مع ترجمہ)	۱/

نام کتاب	قیمت
الحرز الاعظم۔ حاجیوں کے لیے مفید ہے	۳/
درسیات	
مجموعہ میزان و منشعب۔ بحواشی جدیدہ	۱۰/
مجموعہ صرف میر مع رسالۂ اصول ہموز	۲/
مصباح (عربی)	۲/
مفصل۔ علم نحو میں علامہ زمخشری کی تصنیف (عربی)	عہ
شرح مائۃ عامل (عربی) بتحشیہ جدیدہ	۲/
کافیہ۔ مع حواشی فارسی و شرح فارسی شریفیہ	۶/
ہدایت النحو۔	۴/
فصول اکبری۔ بحواشی مفیدہ۔	۴/
شرح جامی۔ مع حواشی مفیدہ و شرح شرح عصام اسفرائنی۔ مع رسالہ تبصرۃ الطلاب و کشف القناع و تقریر المعقول و شرح حاصل محصول	[illegible]
پنج گنج۔	۳
عوامل احمدیہ (اردو) نحو کی ابتدائی تعلیم کیلیے بیحد مفید ہے	[illegible]
اصول فارسی۔ (اردو	۲
تعلیم خوشنویسی	
مرقع نگارین۔ در نستعلیق از منشی اعجاز رقم	[illegible]
تعلیم النسخ۔ در خط نسخ۔	[illegible]

صحت نامہ فیوض سعودیہ مقدمہ کتاب فصول مسعودیہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۰	۱۳	مقصو	مقصود	۱۹	۱۸	کتب	وکتب	۲۱	۱۹	بیت	بیعت
۱۴	۲۱	نظام	نظام علی	۲۰	۱۸	درسہ	دوسہ	۲۲	۱۹	طبقہ	طریقہ
				۲۵	۱۳	فرودند	فرمودند				

صحت نامہ کتاب فصول مسعودیہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۶	۷	فرمایند	بیفرمایند	۲۲	۲	اقاست	اقامت	۳۲	۱۶	تلفین	تلقین
۷	۱۳	شتصد	ششصد	″	۶	داد	و	۴۲	۳	حاجب	حاجت
۱۰	۶	اغم	ما نجم	″	۱۶	فرمودے	فرمودای	″	۲۱	فتراک	فتراک
″	۷	بادی	بادی	۲۴	۲۱	زین العابدین علی ابن ابیطالب	زین العابدین علی السجاد و [illegible]	۴۹	۱۵	بغر	بغر
۱۱	۱۵	دروره	دروازه				[illegible]	۵۰	۳	بصره	بصریہ
۱۲	۷	روح البد	روح اللہ				[illegible]	″	۱۰	خاجی	حاجی
″	۸	خبیر	خیبر	۲۵	۶	بگر	بکبیر	۵۱	۳	سروردی	سہروردی
″	″	یشیخ	لیشیخ	″	۸	شیجری	سنجری	″	۵	اواصلین	الواصلین
۱۵	۱۶	داور	دادر	″	۱۸	سیدیم	رسیدیم	″	۶	مرید	مریہ
۱۷	۵	دبا	دنیا	″	۱۹	خلق	حلق	۵۳	۱۸	تیر	تر
۱۸	۱۳	مجاہدو	مجاہدہ	۲۶	۲۳	ازحضرت	حضرت	۵۵	۲	ہمہر	بر
۱۹	۷	صفار	صغار	۲۹	۱۲	الطتمی	التمیمی	″	۱۴	دودی	دروی
″	۲۱	باذ	باز	۳۸	۱۴	ہشت	ہست	۶۱	۱۸	و	ودر
۲۰	۷	پیشوائی	پیشوائی	۳۹	۲۱	شدہ	شدو	۶۳	۴	دریا	دریاو
″	۱۵	یاجذبہ	باجذبہ	۴۰	۲	کردہ	گردہ	۶۴	۶	فیہا	فیہا
۲۱	۱۳	البخری	السنجری	۴۱	۷	قطب الدین بختیار کیلی یا فتہ	قطب الدین بختیار کاکی [illegible]	۶۵	۳	سرہ	سرہ
″	۱۹	فتحیاب	فتحیاب			[illegible]	[illegible]	۶۷	۳	چوگیہ	جوگی
″	۲۱	وداغ	وداع			[illegible]	[illegible]	″	۱۳	بغرض	بعرض

ختم شد

صفحه	سطر	غلط	صحیح
۱۳۰	۲	ورزیدند	ورزیدند
〃	۱۲	فیوض	فیض
〃	۱۷	محفوظ	مخلوط
۱۳۳	۶	شکر	شکر
〃	۸	الشیخ	الشیخ
〃	۱۸	گردنید	گردانید
۱۳۷	۵	قصبه	قصه
〃	۲۱	عاسه	علیه
۱۳۵	۱۶	الوح	رالوح
۱۳۶	۶	ررد.	رد
〃	۱۹	احرام	الحرام
۱۴۸	۵	رگفت	گفت
〃	۱۱	می بودی	می خوردی
〃	۱۹	پیغمبر	پیغمبر
۱۵۰	۱۰	احصار	اعصار
۱۵۹	۱	توبع	توابع
〃	۶	هبیزدهم	سیزدهم
〃	۱۹	ورعمر	وعمر
〃	۲۰	یازدهم رمضان	بست و هفتم رمضان
۱۶۱	۱۹	ضیا	رضا
۱۶۲	۱۶	زان	زمان
〃	۲۰	وشیخ ابومحمد وهم	وشیخ

[illegible]

صفحه	سطر	غلط	صحیح
۱۶۲	۲۱	ادیم	رویم
۱۶۳	۱۱	چهان	جهان
۱۶۷	۱۳	والفضل	افضل
〃	۱۹	افضل	واصل
۱۷۰	۲۰	بارشا	بارشاد
〃	۲۱	شغال	اشتغال
۱۷۱	۱۳	وهندوستان	بهندوستان
〃	۱۴	بخار	بخارا
〃	۱۵	رافرزند	راسه فرزند
〃	۲۰	گرینید	گویند
۱۷۲	۱۵	بجوازه	بجوزه
۱۷۳	۱۵	۵۲	۵
۱۷۵	۹	برسنزمین	سرزمین
۱۸۰	۷	ورد	رود
۱۸۱	۱۰	ابوهریره	ابوهریره
۱۸۳	۱۷	دلایت	ولایت
〃	۲۰	[illegible]	[illegible]
۱۹۱	۹	اشفر	سفر
۱۹۲	۱۰	منروی	منزوی
〃	۱۵	وآب	وازآب
۱۹۵	۲۱	زگرو	درگرو
۱۹۶	۶	آباد	آباد
〃	۱۱	ملازمت	ملازمت شود
〃	۱۵	ناملائم	صحبت ناملائم

صفحه	سطر	غلط	صحیح
۱۹۷	۲	مذهب	مذاهب
۲۰۰	۲۱	ادر	مادر
۲۰۳	۱۶	نقی	تقی
〃	〃	اهم	امام
۲۰۵	۷	نیزر	نیز
۲۱۳	۱۲	فرامش	فراموش
۲۱۴	۳	الکبری	الکبرا
۲۲۳	۱۵	زیادت	زیارت
۲۲۵	۱۳	وودان	وودان وقت
۲۳۲	۱۱	راوی	روی

غلطنامه حواشی

صفحه	سطر	غلط	صحیح
۲	۱	مرشد	مرشدنا
۱۱	۱	غوف	غوث
۵۶	۹	مستفید	مستفید
〃	۱۰	تعاصر	معاصر
〃	۱۴	الزان	الزمان
۱۱۹	۲	والده	والد
۱۷۳	۲	بجانب است	بجانب راست در ظفرآباد است
۱۷۷	۳	ردود	درود

تمت

صفحه	سطر	غلط	صحیح	صفحه	سطر	غلط	صحیح	صفحه	سطر	غلط	صحیح
٦٧	١٦	آنانی وصلیت التلاوة	انا وصلیت فی التلاوة	٩٥	١٥	وزی	دری	١١١	١٨	ڈگلڈه	دگلڈه
٦٩	١٩	الیتیایاین	الیتیایان	٩٨	٨	مبارک	قدم مبارک	١١٢	٨	وفات	ووفات
٧٠	١٣	شسازند	سازند	〃	٢١	دستبردار شد	دست داد	〃	١٠	انشظام	انتظام
٧١	١١	دستگیر دستگیر	دستگیر	١٠٠	١٦	بیرون	بیرون	〃	١٩	غدا	خدا
٧٣	٢	ررس	رؤس	〃	٢٠	آب نعلین	آب و نعلین	١١٤	٥	فروش	فرش
〃	٩	چشم	حشم	١٠٢	٧	والدده	والده	〃	١١	صاغر	اصاغر
٧٤	٢٠	المرسلین	والمرسلین	١٠٣	١٧	نیدند	رسانیدند	〃	١٧	ودولت	دولت
٧٥	١	انبیا	ابنیا	١٠٥	٣	تقویم	تقدیم	١١٦	٥	تقیش	تفتیش
〃	٤	سیدعالم	سیدسالم	〃	٦	چناکه	چنانکه	١١٩	١٧	پیریی پیروی	پیروی
〃	١٠	المال	الحال	〃	٢١	بمقتضای	بمقتضای	〃	١٩	تیرا	ترا
٧٦	١٦	سیر	سیر	١٠٦	١٨	داست	دست	١٢٠	١٣	ازجازت	اجازت
٧٧	١٦	بجبسم	بجسم	〃	١٩	بمقفای	بمقتضای	١٢١	١٣	رونربریم	برسم
٨١	٧	قطرهٔ	خطرهٔ	〃	٢٠	شوده	شده	〃	١٤	میبارک	مبارک
٨٢	٧	خرد	خود	١٠٧	١٦	باوصافات	باصفات	〃	٢١	حضرات	حضرت
〃	١٥	ابین	مابین	١٠٨	١	کردن	کردند	١٢٢	٤	درویشیا	درویش
٨٣	٧	تسیم	تقسیم	١٠٩	٦	خواص	حواس	١٢٤	٢	کشاتند	کسانند
٨٤	٨	فیحقونهم	فیحققونهم	〃	١٣	می رسید	میرسید	١٢٦	١٣	ما	یا
〃	١٦	کرم وجهه	کرم الله وجهه	〃	٢٠	سد	سید	〃	١٦	محفوظ	محظوظ
٨٥	٢١	کورنشاط	کورنشات	١١٠	٦	صدی	صد	〃	〃	ازانکه انجا	ازانکه
٨٩	٢١	امدار	امداد	〃	١١	رسال	رسالت	١٢٧	١٠	حلیه	علیه
٩٠	١٨	شاالت	شناسنت	〃	١٧	ازکار	اذکار	〃	١٩	وتکمیل	درتکمیل
〃	٢١	ر	و	〃	٢١	خیز	خیز	١٢٨	٦	شکر	سکر
٩٤	١٥	جسته	تیر جسته	١١١	٥	ما	ماه	〃	١١	[illegible]	[illegible]
٩٥	١١	می شدند	نمی شدند	〃	١١	فرموده ند	فرمودند	١٢٩	١٣	پولور	پرنور

نحن نقص علیک احسن القصص

فیوض مسعودیہ

مقدمہ

فصول مسعودیہ

مؤلفہ حضرت عالی قربت نور افزائے چشم ابرار سرور افزائے خاطر اولیائے کبار
رئیس چشتیہ [illegible] مظہر حسن لم یزلی مرآۃ جمالی و جلالی حضرت
مولانا شاہ محمد حبیب [illegible] قلندر نفعنا اللہ بفیوضاتہ و برکاتہ [illegible]

بسم الله الرحمن الرحیم

اما بعد مخفی مباد که این درّ بی‌بها و گوهر پر ضیا یعنی فصول مسعودیه از روزیکه تصنیف شده یا بسبب نبودن مطابع دران زمان یا بخیال وضع و هم اظهار یا انکسار مصنف رحمة الله علیه راه اشاعت نه پیموده و این عروس در پرده خفا مستور ماند و مشتاقان دید از محرومی رنجور بودند چنانچه قدوة السالکین زبدة العارفین حاجی مولوی سید شاه محمد اسمعیل قلندر سجاده نشین زبدة العرفا حضرت شاه محب الله عرف شاه محبا قلندر لاهرپوری قدس سره اشتیاق و اضطراب طالبین و شائقین ملاحظه فرموده و نیز بنظر افاده عام طبع عالیشان خواست که این عروس را بحلیهٔ طبع آراسته از حجله‌اش بیرون آورده عالمی را از طلعتش منور و راه گم کردگان را از هر نقش براه آرند برای طبع وی سعی بلیغ فرموده و آغاز نموده مگر بمصداق کل امر مرهون باوقاتها بوجوهات دران زمان تکمیل نشد و مقصود ایشان حاصل نگردید و چندی که درین اثنا حضرت موصوف ازین دار فانی بملک جاودانی بقرب یزدانی جاگزین شدند طاب الله ثراه تاریخ وفات صاحب مقدمه این کتاب بحکم فیضه بالتفصیل درج فرموده اند درینجا حاجت تحریر نیست عقب ایشان نیر فلک سیادت حضرت حاجی شاه ولایت احمد قلندر سجاده نشین حال سید العرفا حضرت شاه محبا قلندر قدس سره و حاجی حافظ سید امیر احمد شاه صاحب و حاجی مولوی انیس احمد صاحب طال الله عمرهم که همشیره زادگان حضرت مرحوم و مغفور استند بدین خیال که خواهش خال معظم و مکرم ما برای طبع این کتاب بیحد و نهایت بود برای خورسندی روح پر فتوح ایشان و نیز برای اشاعت حق و افاده عام سعی تمام تکمیل طبع کنانیده مفید خاص و عام گردانیدند جزاهم الله خیرا. باقی حال از مقدمه معلوم خواهد شد

راقم الحروف

ابو الرفاه محمد ولی الله اسیوتی

اسرار شریعت وطریقت بحر مواج حقیقت ومعرفت سند العالم سند ارباب المعالی اسرار اللہ کلید عرفان جناب مستطاب مرشدنا شاہ باسط علی قلندر الہ آبادی ثم البذ گانوی قدس اللہ سرہما العلی وانار قلوبنا بانوار برکاتہما وفیوضہما الخفی والجلی جامع جملہ حالات وکرامات حضرات قلندریہ ست وحاوی جمیع ملفوظات ومقالات بزرگان سلاسل عالیہ ستہ یعنی قادریہ وچشتیہ وسہروردیہ وفردوسیہ وطیفوریہ ومداریہ الحق عجالہ ایست لاجواب وسالہ ایست عجب العجاب فرحت بخش قلوب عارفین وکاملین ونزہت ریز نفوس سالکین وطالبین عرائس مضامین این کتاب مستطاب تا این زمان از نظر ناظرین باصفا دور وبحجب کتمان وخفا مستور بودند فقیر حقیر کہ سلسلۂ ارادت وبیعت از بے واسطہ بحضرت ایشان میدارد وطوق غلامی در گردن از دیر باز تمنای بسیار بخاطر میداشت کہ اگر این کتاب فضیلت مآب حلیۂ طبع در بر کشیدہ رو بجلوہ گری اشاعت نہد از بس موجب سرفرازی ما کفش برداران وباعث بقای نام حضرات قلندران عظام گردد اما چونکہ ہر کاری را وقتے باید ونیتے زیبا نشاید بدین وجہ آن امنیۂ قلبی مدتی بخاطر فاتر جاگزین ماند الحمد للہ کہ درین زمان خجستہ اوان وآوان مسرت اقتران عنایت حضرت باری تعالی شانہ وتوجہ عالیۂ حضرات مرشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین چنان ظہور کرد کہ حضرت فیض موہبت گوہر کان سیادت جوہر مخزن کرامت معظم ومکرم ارادت کیشان مخدوم ومطاع عقیدت اندیشان نور حدقۂ مصطفوی نور حدیقۂ مجتبوی صدر نشین چار بالش قلندری زیب سجادۂ جانبازی وقدوسی جناب مطاعی شاہ ولایت احمد قلندر لاہرپوری ادامہ اللہ تعالی علی سادۃ الارشاد راسخ الطباعش در سر آمد تا از غایت دریادلی وسخاوت قلبی جملہ مصارف طبع بذمۂ خود گرفتند وبازراہ تفضلات بے غایات وعنایت ومکرمت خاص کہ بحال این فقیر مبذول ومرعی میدارند خدمت تصحیح کتاب مع کاپی وپروف بذمۂ وی سپردہ ارشاد فرمودند کہ اگر حالات حضرت مصنف مع حال شیخ طریقت وپیر بیعت حضرت موصوف ونیز حضرات صاحبزادگان واولاد امجاد ایشان نوشتہ بطور مقدمہ درین کتاب مندرج گردد بسیار مفید ومناسب باشد اگرچہ بی بضاعتی ونا کارگی خود از تصنیف وتالیف جسارت این امر نمیداد کہ حرفے نویسم وخود را در زمرۂ حضرات مصنفین نامدار ومولفین باوقار شمار کنم اما بمقتضای قول مشہور المامور معذور والمحذور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الواجب الوجود الباسط الوارث الخالق الودود وظهرت حکمته البالغة فی کل موجود والصلوٰة والسلام علی صاحب الحوض المورود ومظهر الفضل والکرم والجود سیدنا محمد الحامد المحمود الذی بوسیلته فازوا المسعودین علی المطلوب والمقصود وعلی آله الکاملین واصحابه الواصلین واولیاء امته الراشدین المهدیین باحسان الی یوم موعود **اما بعد** میگوید بندهٔ بارگاه قلندر فقیر احقر حبیب حیدر کاسه لیس خوان پر الوان حضرت شیخ فیض و کرامت قادری الطریقه قلندری الباسطی المشرب وصی حیدر الصفدر سیدی وسندی شیخی واستادی مولانا حافظ شاه علی انور قلندر روح اللہ روحه العالی وافاض علینا فیوضه المتعالی که این کتاب مستطاب مفید شیخ و شاب مفرح قلوب حضرات صوفیه یعنی **فصول مسعودیه** که مصنفه ومؤلفه حضرت قدوهٔ سالکین زبدهٔ عارفین عزیز خالق کون ومکان خضر گم گشتگان وادی عرفان نجم فلک سیادت قطب سپهر هدایت قطب اعظم غوث عالم الذی سلمه السلام عن نوائب الزمان قدسه القدوس عن شوائب النقصان مجتبای فرد صمد فتح باب شفاعت احمد باسط بسائط قلندریت خلیفة الرحمن فی الغیب والشهادة شیخنا ومولانا شاه مسعود علی قلندر خلف اکبر وخلیفه جانشین حضرت سید السادات مجمع الحسنات والبرکات جامع مکارم الاخلاق احسن الشمائل فی الآفاق عارف

سله پوشیده نماند که در خطبهٔ رساله هذا رعایت صنعت براعة الاستهلال نموده شده است یعنی در حمد و نعت اسامی اولاد امجاد حضرت مرشد شاه باسط علی قلندر و برادران و اولاد شان مندرج کرده شده و در القاب مصنف این کتاب حضرت شیخنا شاه مسعود علی قلندر قدس سره اسامی پیران سلسلهٔ عالیه قلندریه و بران علامت (سه) هم داده شده ۱۲ منه

لاهرپوری پیر بیعت حضرت شاه مسعود علی قلندر آله آبادی **فیض سوم** در بیان احوال شهسوار مضمار ولایت مخزن رشد و هدایت قطب الوقت حضرت شاه علی مظهر قلندر آله آبادی خلف اکبر و خلیفه جانشین حضرت شاه مسعود علی قلندر آله آبادی **فیض چهارم** در بیان احوال انیس عاشقین جلیس کاملین قطب زمان حضرت شاه علی اکبر قلندر آله آبادی خلف اصغر حضرت سید شاه مسعود علی قلندر آله آبادی و خلیفه و برادر اکبر خود حضرت شاه علی مظهر قلندر آله آبادی **فیض پنجم** در بیان احوال مرشدزاده آفاق سلاله سادات اکرم حضرت شاه قطب اعظم قلندر آله آبادی نبیسه و خلیفه حضرت شاه علی اکبر قلندر آله آبادی **خاتمه** در بیان مختصر حالات اولاد امجاد مرشدنا حضرت شاه باسط علی قلندر قدس سره العزیز

فیض اول در بیان احوال پیر دوازدهم قدوهٔ کاملین اسوهٔ عارفین شیخ طریقت عارف حقیقت دانای اسرار توحید گنجینهٔ رموز تفرید کاشف اسرار خفی و جلی تعیین اول نور باسطی حضرت شیخنا و مرشدنا شاه مسعود علی قلندر آله آبادی ثم البدهگانوی خلف اکبر و صاحب سجادهٔ حضرت مرشدنا و مرشد العالم شیخ الاسلام و المسلمین قدوة العالمین و العالمین شیخنا و امامنا حضرت شاه باسط علی قلندر آله آبادی ولادت باسعادت ایشان بتاریخ بیست و سوم ماه محرم الحرام روز یکشنبه سنه یکهزار و یکصد و شصت و پنج هجری واقع شد از زمان ولادت آثار برگزیدگی و انوار ستوده سیری از ناصیهٔ جمال وی ظاهر بود نخستین ثبوت مقبولیت ذات مبارکش که در زمان رضاعت ظاهر گشت این بود که ردای مبارک از جناب حضرت محبوب سبحانی امیر سید محی الدین عبدالقادر جیلانی به ایشان مرحمت شد چنانکه از سمعی حضرت مولانا شاه عبدالقادر باسطی جونپوری خلیفهٔ رشید جناب مستطاب در خطبهٔ کتاب هذا اشارتی فرموده از ایام طفولیت تا زمان شباب بخدمت حضرت والد بزرگوار خود حاضر مانده شب و روز بتحصیل علوم ظاهری مستعد و مشغول بوده فراغ حاصل کرده بدرجهٔ غایت عزیز و محبوب والد بزرگوار خود شدند چنانکه جناب مستطاب یعنی والد بزرگوار در حق ایشان فرمودند که قطب وقت خود خواهد بود چونکه ارشادات حضرات اولیاء الله بالالهام الهی میشوند و خالی از اثر نیستند در مدت قلیله ظهور این ارشاد عالیه گردید و هم جناب مستطاب در تذکار قلندریه رساله برای ایشان نوشتند مفصلی که تا این مدت هیچ کسی از قلندران ننوشته و سبقت [illegible] خلافت و مقبولیت

مجبور و نیز اینکه شاہد ہمین تحریر باعث لمعان نور عنایات و تفضلات بارگاہ عالیہ باسطیہ بر قلب بیحاصل این حقیر گردد کہ گر بیند از ہمائے سایہ؛ شاہ گردد مفلس بے مایہ؛ مبادرت برین امر کردم و آنچہ احوالے کہ از کتاب مستطاب اصول المقصود مصنفہ حضرت مرشد مرشد ناو جد جد ناصاحب تصانیف کثیرہ و مؤلفات مفیدہ سرحلقہ قلندران نام آور حضرت شاہ تراب علی قلندر قدس سرہ الاطہر خلیفہ اکبر حضرت مصنف رحمۃ اللہ علیہ و نیز سوای آن آنچہ کہ از کتب دیگر و جاہای دیگر بعد تفحص و تجسس بدست آمدند ہمہ را یکجا کردم و موسوم بہ **فیوض مسعودیہ مقدمۂ فصول مسعودیہ** گردانیدم اللہ تعالےٰ از مطالعۂ این جزو مختصر کہ محتوی ست بر حالات مقبولان بارگاہ رب اکبر طالبان واثق و مسترشدان صادق را توفیق و ہمتے ارزانی فرماید تا دست از ہمہ تعلقات گذاشتہ بر اعلے مدارج طلب سند عارفان و اصل و اصلان کامل اقرب حے و فشا طی نصیب و قت سازد تا در افاضۂ فیوض خلائق سعی بلیغ نمودہ یادگار نیک در این جہان گذارند و در حق این فقیر کہ در ویش در در ویشان ست دعا فرمایند کہ از خودی و خود نمائی رہائی یابد و بیشتر اوقات قلب و زبان خود در ذکر الٰہی و یاد حضرات مرشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین محظوظ و رطب اللسان دارد و از حضور این حضرات قدسی آیات کہ مشائخ صاحب رشاد و تلقین قلندران کاملین سلسلۂ عالیۂ قلندریہ باسطیہ اند عموماً و از روح پر فتوح حضرت مصنف علام علیہ الرحمۃ من اللہ تعالیٰ الی یوم القیام خصوصاً چشم آن دارم کہ از کرم مرشدانہ و رافت و رحمت بزرگانہ خود این فقیر سراپا تقصیر را کہ یکے از حلقہ بگوشان و خادمان بارگاہ عالیجاہ ایشان ست از دولت فقر حقیقی و عرفان تحقیقی محروم ندارند کہ ؎

ای نفست نطق زبان بستگان	مرہم سودای جگر خستگان
خاک تو خود روضۂ جان من ست	روضۂ تو جان جہان من ست
ہم بہ پذیری کہ ز باغ تو ایم	قمری طوق و سگ داغ تو ایم
آمدہ ام با ہمہ آلایشے	منتظر بخشش و بخشایشے
تا ابد این سلسلہ نگسستہ باد	گردن ایام بدو بستہ باد

و این رسالہ را بر پنج فیض و یک خاتمہ مرتب ساختم **فیض اول** دربیان احوال قدوۃ الکاملین اسوۃ العارفین مرشدی و سیدی حضرت شاہ مسعود علی قلندر آلہ آبادی **فیض دوم** دربیان احوال قطب زمانہ غوث یگانہ مرشدی و سیدی حضرت شاہ عبد الرحمن قلندر ثانی

در ظاهر و باطن بغایت مقبول و عزیزه الد بزرگوار و نهایت محبوب پیر و مرشد عالی تبار خود بودند چنانچه حضرت پیر و مرشد
ایشان نیز رسالهٔ شریفه مصقلة الاولیا فی شرح مرآة القلندریه را برای ایشان ارقام فرموده‌اند و در خطبهٔ آن رساله
مقصود خود ازین عبارت ظاهر فرموده که لیکن این فقیر مصقلة الاولیا برای سید مسعود علی تالیف کرده که آن
نور چشم را و از باعث آن نور چشم جملهٔ طالبان را که با خود ربط دارند فائده بخشد مبنه و کماله کرمه انتهی و سوای این
مکتوبے نهایت نفیس در بیان حل بعضے مطالب تصوف خصوصاً در تشریح بعضے قصص که در مثنوی حضرت
مولانای رومی ست حضرت قلندر صاحب بنام نامی ایشان نگاشته بودند چونکه خالی از نفع رسانی طالبین
صادقین و مریدین راسخین نیست لهذا در اینجا بقید تحریر مے آرم و آن بعینه این است
بسم الله الرحمن الرحیم ثمرهٔ شجرهٔ نبوت و ثمرهٔ شجرهٔ ولایت میر سید مسعود علی لازال کاسمه مسعوداً
در یابند که کلام اهل الله ازین قبیل ست که مثلاً دریا ست که از حرکت باد خود بخود در جوش می آید و موجهاے
بی نهایت از آن سر می زند همین معنی اهل الله را که بمشاهدهٔ کثرت یعنی از لحاظ نمودن شانها و انهاج تعالی
شانه عما یقولون و از یاد علمی که خاصهٔ وجود آن دریاست پست و بلند موجها بنظر ظهور در می آید و درک کردن
این مقامات باختیار کسے نیست اگر حصول آن از استعانت قبر میبود پس تمامتر زائرین محروم نماندی هر یک
از قبر رسول الله صلعم حصول نعمت کردی و اگر بوراثت پدری موقوف میبود پس جملهٔ اولاد پیغمبران و اولیا هر یک
نبی و ولی می گشتندی حصول این اول بایقان بر فرمودهٔ مرشد و دوم سعی بدل از طالب باشد و از کسب علم
ظاهر و لیاقت ظاهر حاصل نمی باشد مگر اینکه مرد رسیده را از علم ظاهر فائده میشود جهت تلقین طالب پس نشان
وجود حضرت الوجود الآن کما کان را بهمه حال و بهمه وقت و بهر صورت صحیح پنداشته تشخص بهره وجود خود را
در تعطیل زندگی معطل ندارد و از علت دوئی خود را مغروق ساخته مقرون بحبل المتین دارد و شانهای جهای
وجود که هر یک مانند حروف جدا جدا اگر بنظر می آیند آنها را با یکدیگر در کلمهٔ واحد ادغام کنند که درجهٔ آن مضاعف
شود و در گردش خطرات و خیالات ایام عمر عزیز خود را بیجا صرف نماید بلکه بنحو یگانگت فرد را جمع نموده بر زید
و عمر که اشغال زمانه اند دل را پراگنده نکند که ترکیب انسانی در خلل افتد و لسان منطق را از رق و بق و لق
نامعقولات زائد باز دارد و از فقه طبع سلیم مسائل پیشینیان آموخته طهارت از غیر حق نموده و استعاره و کنایات

ایشان بود چنانچه در آخر بیان طریق ذکر غوثیه اشاره فرموده اند بدین عبارت که هرچند این کسب را اظهار روا نبود
لیکن برای فرزند دلبند سید مسعود علی اطال الله عمره و زاد قدره باظهار آمده حق سبحانه تعالی بطفیل دوستان خود
کسب این ذکر کما حقه روزی کناد بحرمة النبی و آله الامجاد انتهی سی سال کامل در کنار پرورش و عنایت حضرت
والدین خود ماندند و به راز و نیاز محمدی و مرتضوی چنانکه باید و شاید و نیز طریقهٔ درویشی و اعمال و اشغال
و اوراد و اذکار و افکار و مراقبات تربیت و تلقین یافته حظی کامل و نصیبی شامل اندوختند تا هیچ وقت
ایشان از شب و روز خالی از طاعات نبوده والد بزرگوار ایشان را بجمیع امور درویشی و جمله اسرار قلندری
و نعمت آبائی و مرشدی مالامال ساختند اما رسم بیعت بپاس ادب و حفظ سنت آبائی بر مرشدزادهٔ خود
حضرت شاه عبدالرحمن قلندر لاهرپوری خلف اکبر و خلیفهٔ ارشد حضرت شاه الله دیا احمد قلندر لاهرپوری موقوف
داشتند و محض بهمین وجه خاص حضرت موصوف را استدعا نموده بمکان خود رونق افزا ساختند هرگاه
که حضرت قلندر صاحب تشریف آوردند جناب مستطاب عرض کردند که قلندر صاحب باید صاحب را مرید خود
کرده اجازت و خلافت دهند بعد ازین از تربیت و تعلیم ایشان خدمتی که ازین فقیر خواهد شد بجا خواهد آورد
پس حضرت موصوف همچنان کردند و ایشان را بعطای خلافت و اجازت معزز و ممتاز فرمودند چنانچه نقل
اجازت نامه حضرت موصوف اینست هرگاه که واقف اسرار سبحانی کاشف رموز یزدانی بایزید ثانی حضرت
سید باسط علی قلندر سلمه الله تعالی ابن حضرت شاه محمد ماه قلندر اله آبادی خلیفهٔ اکمل حضرت شاه محا قلندر
لاهرپوری قدس سره که برادر استرشادی این هیچمدان اند سید مسعود علی خلف الصدق خود را تربیت و ارشاد
فرموده اند و باین فقیر حکم کردند که برخوردار مذکور را اذکار جمیع سلاسل تعلیم نموده و کلمة الحق موافق هر طریق گفته
و فهمانیده و طریق عمل کردن اسماء وغیره درست کرده و بیعت در جمیع سلاسل گرفته و عنوان هر یک طریق نموده
خلافت داده شود بنابران بموجب امر اعلی حضرت موصوف در جمیع طرق اسماء واقف کرده و بیعت گرفته
و مجاز نموده خلافت ظاهری و باطنی و مثال هر سلسله داده حق تعالی بر جادهٔ هدایت آن برخوردار را مستقیم کرده
رشد نماید انتهی بعد ازان اجازت و خلافت و جانشینی خود در حین حیات بایشان بخشیدند چنانکه کیفیت
تفصیلی آن درین کتاب مستطاب فصول مسعودیه بضمن کرامات جناب مستطاب ارقام فرموده اند غرض که

و بنظر فهمید آنچه هست هیچ نیست والله اعلم همین قسم توجیه قصه جوجی بخاطر رسیده که جوجی مسخره همین نفس ست
و معاملات نفس یعنی کون و فساد عالم همین زن جوجی ست و در خطبه شقشقیه حضرت امیر المومنین
علی رضی میفرمایند اول الدین معرفته یعنی معرفت الله همین دین ست و وین که قاضی قضا و قدر ست از سبب
کون و فساد و کثرت عالم که بزن جوجی تعبیر یافت خراب و رسواست پس قاضی دین در صندوق در آید یعنی
اول پیروی نبوت بکند که در قید نبوت آمده بعد از آن از نائب خلاصی و نجات خواهد یافت و از همین جا معنی
الولایة افضل من النبوة مفهوم گشته که نبوت قید ست و ولایت آزادی ست میفرماید مولوی ؏

کیست مولا آنکه آزادت کند   بند رقیت ز پایت برکند
زین سبب پیغمبر با اجتهاد   نام خویش و آن علی مولا نهاد

فقط الحق که چنین مقبولیت و محبوبیت که از ازل قسام ازلی در نصیبه ایشان عطا فرموده دلیل ست
بر علو مرتبت ولایت و سمو منزلت قطبیت بعد وفات حضرت والد ماجد خود سجاده نشین آستانه عالیه
باسطیه گشتند و عالمی را از فیوض و کمالات خویش مالامال ساختند بسیاری خلائق را از صرف توجه و التفات
خویش از کجی به راستی آورده سالک مسالک صدق و صواب گردانیدند بالجمله ذات عالی صفاتش کوه حلم و
وقار و بحر سخاوت و ایثار و قطب روزگار جامع معانی و دقائق و شیخ اسرار و حقائق عالم بجمیع علوم محمدی
و واقف جمیع رموز و معارف مرتضوی بود و طریق ایشان در بیعت گرفتن طالبان چنین بود که هر طالبی که
ارادت بیعت در سلسله قلندریه میکرد او را بواسطه پیر بیعت خود یعنی حضرت شاه عبد الرحمن قلندر
لاهوری قدس سره بموجب وصیت شان بیعت میگرفتند و باقی همه اوراد و سلوک سلسله باسطیه منسلک میکردند
و ارشاد و تلقین و اجازت و خلافت و الباس خرقه فقر میفرمودند و این وصیت حضرت پیر و مرشد موصوف
از صحیفه بدیعه مرشدزاده ایشان سیدی حضرت شاه سلطان محمدی قلندر لاهوری قدس سره که
در اطلاع واقعه وصال حضرت والد ماجد خود بنام ایشان نگاشته بودند یافته میشود و آن عبینه اینست
بسم الله الرحمن الرحیم. بحر الحقائق و المعانی کاشف دقائق و اسرار رحمانی خفی و جلی سید شاه
مسعود علی قلندر سلمه الرحمن بعد از سلام سنت محمدی و ارشاد احمدی دعای یاد صوفی که از همه اولی ست

حق را که با حبیب او مبذول اند معانی دریافته کلام مطول و مختصر هرچه درین باب بهم رسد ورد جان کند که اصول
همین ست و از اصطرلاب اقوال پیران طریقت هیئت اصلی خود را دریافت کند و از نجوم مقالهٔ مستان یکرنگ
بامربایهم اقتدیتم اهتدیتم متلاشی راه باشد باز از محنت اذکار و افکار تقویت جسم و صفائی روح تا
از طبابت و معالجه و صلاح نفس بغفلت نشود بعد فراغ این رکن اعظم درین راه یعنی در پیروی حدیث آن کس
که فحکیم فاستقم کما امرت ست سعی کمال کرده در تفسیر اقرأ کتابک کفی بنفسک مشغول شود
و امیدوار لقای حق تعالی و لطیفات وعدهای کریمانه وی منتظر باشد انشاء الله تعالی بمقتضای ان وعد
الله حق جمله ظاهر خواهد شد آمدیم برین قصه پادشاه و کنیزک یعنی عشق پادشاه و رنجوری کنیزک و توجه حکیم الهی
و کشتن زرگر و بمقصود رسیدن پادشاه آنچه تمهید و شان نزول و بیان آن که شارحان قصد نمودند
و کاملان موافق مدارج هر یک بزرگان بیان فرموده اند هر کس این قدر قوت و قدرت ندارد که مطابق
حوصله آنها پیروی کرده باتمام رساند اما این هیچمدان توجیهی بی سر و پا موافق استعداد خود که بخاطر رسید جهت
آن نور چشم نوشته اگر بعد عبور دریای مقالات بزرگان این توجیه فقیر مناسب خواهد بود خواهد ماند
و الا خود خواهند برآورد اجازت ست و آن توجیه این ست که چون مرتبهٔ ذاتی متوجه کثرت شد و یا
میل بسوی مراتب تفصیلی خود کرده هرچه بگویند غرضکه پادشاه جهت شکار قصد کرده و حواس خمسه گاهی
از ذات جدا میشوند چه که نمایش کثرت از باعث ایشان ست بآن همراه بودند یعنی در ذات از سبب حجاب
کثرت نمایان گشته بمجرد این غفلت آمدن و غفلت همین کنیزک ست گویا پادشاه بر کنیزک عاشق
شد و پس صریح از ابتلای پادشاه مقدمهٔ سلطنت برهم خورده و علاج آن معلوم الا انشاء الله پس
وقتیکه ذات مقتضی شد که غفلت دور شود پس رجوع پادشاه بطرف حق گشته و آگاهی وا دکه طلب
مرشد بکند چون مرشد که بصورت حکیم نموده ست پیدا شده این تلقین کرده که غفلت از باعث نفس اماره ست
پس نفس که همان زرگر ست آنرا کشت و غفلت که از باعث او بود برطرف گشت بعد برطرف شدن غفلت
پادشاه که عبارت از ذات ست الآن کما کان ست یعنی کار رفته الله ذاتی و صفاتی بهمین طور وجود او واقع
ست بنظر کردن کثرت تمام قصه عشق کنیزک ست و بنظر وحدت کشتن زرگر نفس و دور شدن غفلت کنیزک ست

و خلافت حاضر شدند روزی بحضور ایشان بر سفرهٔ طعام حاضر بودند و بروی آنحضرت گوشت بٹیر برشته بود آنحضرت
از کمال تعجب از حاضرین استفسار فرمودند که این چیست حضار عرض کردند که این بٹیر است آنحضرت فرمودند که بٹیره چنین
میشود بعده از دریافت معلوم شد که سالها سال گذشته اند که آنحضرت همین یک طعام نوش میفرمایند اما تا آن زمان
معلوم نشد که این بٹیر است یا چیزی دیگر ازینجا کیفیت محویت و استغراق توان دانست از خلفای آنحضرت خلف اکبر
ایشان مرشدنا و سیدنا حضرت سید شاه علی مظهر قلندر و مرشد مرشدنا و مولانا حضرت شاه تراب علی قلندر بودند
باقی اسامی دیگر خلفا و فقرای آنحضرت فقیر کاتب الحروف را بدریافت نرسید لیکن این هر دو حضرات صاحب طبقه و
خلافت کبری و مروج و مشتهر سلسلهٔ علیهٔ قلندریه بودند که تا الحال فیض و برکات ایشان ظاهر و باهر است
علی الخصوص مرشد مرشدنا حضرت شاه تراب علی قلندر چنان مقبولیت خاصه بحضور ایشان یافتند که وقت عطای
خلافت بر زبان فیض ترجمان آمد که حضرت والدم در حق والد ماجد تو وقت عطای خلافت فرموده بودند که برداشتن
از تو و نگاهداشتن از ما لیکن فقیر در حق تو میگوید که برداشتن هم از ما و نگاهداشتن هم از ما خاطر جمع دار و هیچ
اندیشه مکن بتاریخ بست و پنجم ماه جمادی الاولی سنه یکهزار و دو صد و بست و یک هجری وقت یک
و نیم پاس گذشتن از شب یوم دوشنبه جان بجان آفرین سپرده از مسبحان ملأ اعلی گشتند و اخبار
وصال خود از آنحضرت بطرزی عجیب واقع شد از بزرگان خود شنیده ام که وقتی که آنحضرت مرشد مرشدنا حضرت
شاه تراب علی قلندر قدس سره را از خلعت خلافت و اجازت سرفراز فرموده رخصت بوطن کردند آن وقت
در ضمن ارشادات دیگر این هم فرمودند که آنچه در راه گوش گذار شما گردد به استماع آن واپسی اختیار نباید کرد
بلکه بوطن باید رفت بمجرد رفتن این کلمه بر زبان شریف خیلی حیرت و تشویش لاحق گردید که چه میفرمایند و مراد
ازین چیست اما چونکه مجال چون و چرا نبود لهذا حضرت صاحب قبله از خدمت عالی مرخص شدند بعد از قطع
منازل در اثنای راه معلوم شد که مزاج آنحضرت کسلمند است و درد گوش عارض شده از آنجا که تعمیل حکم
عالی واجب بود و مجال بازگشتن نداشتند ناچار بوطن آمدند و بعد انقضای دو چهار روز دریافت گردید
که آنحضرت ازین خاکدان ظلمانی بعالم روحانی ارتحال نمودند آن زمان معلوم شد که از ارشاد سابقه
همین اشاره بود قبر مبارک برابر مرقد شریف حضرت شاهنشاه قلندر عم بزرگوار ایشان بطرف مشرق

بشنابده بهبود و سامی موصول باد احوال خیریت سامی از اندرون و بیرون مع برادران و فرزندان و لواحقان
ربانی مطلوب شاد رسید بسمع سلامتیها خرمی خواطر همه ها گردید صورت اینجا بقضای رحمانی برین منوال
رو داد که بروز پنجشنبه بتاریخ بست و پنجم شهر محرم الحرام والدنا و مرشدنا مولانا حضرت شاه عبدالرحمن قلندر
از مرتبهٔ تشبیهات عبدیت جسمانی عروج بمراتب صفات الوهیت رحمانی فرمودند حالیکه رد منواز احاطه
تحریر و تقریر بیرون ست مایانکه عبد رحمانیم مظهر رحمت رحمانیم و رحمان را حظ تعشق الوهیت نمایان ست
ازین دریافت شد که قبل از هفت روز کسل بمزاج مبارک متعلق شده بود پس از اخوی عبداللطیف
و میر سعد الله که ساکن شهر اند و ندیم قدیم حضرت بزبان دُر بار خود فرمودند که هفت روز در وعدهٔ من باقی اند
آخر شق صحت شد و در علم همه کس آمد که مزاج عالی دائم المرض ست همچنین صورت میشود الحال رو بشفاست
ناگاه روز پنجشنبه بتاریخ بست و پنجم محرم همه را طلبیده آنچه وصایا بود فرمودند در عین آن وقت ذکر شریف
آن واقف اسرار رحمانی آوردند که ارادهٔ فقیر بود که کسی را بنابر استخبار آن عارف بالله شاه مسعود علی بفرستم
که از شما زیاده ترسیدانم و این فقیر بعد دو پهر نفس خواهد شد باید که آدم بنابر دریافت مزاج برادر حقانی خود
خواهند فرستاد و خواهند نوشت که این فقیر آن نور چشم را در همه امور اجازت داده و مجاز خود گردانیده
پس هر طالبی که بطلب مقصود خود آید اگر ارادهٔ طالب بجانب غوث الصمدانی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی
باشد بواسطهٔ اخوی صاحب مرحوم حضرت شاه باسط علی قلندر خواهند رسانید و اگر میل بطریق قلندریهٔ
عالیه باشد بواسطهٔ این فقیر یاد خواهند کرد پس بموجب فرمودهٔ حضرت مولانا شاه عبدالرحمن قلندر قدس سره
فرستادیم امید که مصحوب برندهٔ رقیمه از کوائف و سلامتی برادران از اندرون و بیرون اطلاع خواهند فرمود
و اینجا همه برادران و فرزندان از اندرون و بیرون سلام و دعا و آداب رسانیده اند و معروض داشته اند با اخوی
میر خدا بخش و میر مظفر علی و برخوردار علی مظهر و علی حیدر همه برادران از که دو سلام و دعا حسب مراتب باجابت
برسد برخوردار غلام حضرت طال عمره بخدمت همه آداب عرض داشته است زیاده الله الله انتهی در آخر زمان حیات
کیفیت محو و استغراق بر حضرت ایشان بسیار غالب بود چنانکه از بزرگان خود شنیده ام که وقتی که مرشد مرشدنا
حضرت مولانا شاه تراب علی قلندر قدس سره العزیز حسب ارشاد حضرت والد ماجد خود بحضور ایشان برای بیعت

جانب باز قلندر قدس سره چنان متوجه ست و تراب برگزیده دانسته انتهی و سوای این مرشد مرشدنا حضرت شاه تراب علی
قلندر در کتاب مستطاب اصول المقصود مؤلفهٔ خود میفرمایند که حضرت شاه باسط علی قلندر قدس سره باوجود
غلبهٔ احوال خود بنهایت آداب و نیاز با حضرت ایشان پیش می آمدند چنانچه شنیده ام وقتیکه حضرت شاه
باسط علی قلندر را آنحضرت را بر مکان خود استدعا کرده رونق افزا ساختند قریب یکسال آنحضرت در انجا
تشریف داشتند معمول بود که هرگاه وقت صبح حضرت مرشدنا از خانه بیرون می آمدند اول بسوی آنحضرت
رفته به نیاز تمام تسلیمات بجا می آوردند و بلفظ قلندر صاحب خطاب میکردند و تیمنا اجازت و خلافت
سلاسل سبعه را از آنحضرت نیز گرفتند و صاحبزادهٔ خود یعنی حضرت شاه مسعود علی قلندر و اهل خانه و نیز دختران
خود و نیز برادرزاده و داماد خود حضرت شاه مظفر علی قلندر را بیعت از حضرت ایشان کنانیدند انتهی
صاحب ریاضات شاقه و مجاهدات بودند و حظے وافر و نصیبے متکاثر ازان دریافتند چنانچه حضرت
مرشدنا شاه باسط علی قلندر در مثنوی شریف کشف الرموز در وصف ایشان چند اشعار نوشته اند و آن این است

نام فرزندے که باشد چون پدر   در هدایت و سخاوت مشتهر   عبدالرحمن شاه چه صاحب کمال
بهره ور شد از نعیم ذوالجلال   مقتدا و هادیے جمله انام   از ریاضتها شد او عالی مقام
از لب مرشد شنیدم بارها   پور من از من کند به کارها   از آیت حق و حدیث مصطفے
میکند امراض نفسی را دوا   رنگ آن بیرنگ را از قال و قیل   چشم سر را مے نماید بے دلیل
حال و قالش یک شده در فهم او   ما سوی الله گم شده از وهم او   چونکه والد دیدش اندر کائنات
ذات والا آل از جمله صفات   در سلاسل هفتگان کردش مجاز   وز خلافت ساخت او را سرفراز

بعد وفات والد ماجد خود جانشین و قائم مقام پدر بزرگوار خود شدند و تا پنجاه و یک سال و دو ماه بر مسند ارشاد
و هدایت متمکن مانده مردم بسیار را از فیض ظاهری و باطنی خود مالامال ساختند اکثری از علما و فضلاے
آن زمان در حلقهٔ ارادت ایشان آمده بمرتبهٔ خدارسی و خدارسانی فائز گردیدند در بیان حقائق و معارف
شانے عظیم و حالے فخیم میداشتند چنانکه از دو رسالهٔ ایشان یکے مصطلحات الاولیا فی شرح مرآة القلندریه که
برای خلیفهٔ ارشد خویش حضرت مرشدنا و شیخنا شاه مسعود علی قلندر الهٔ آبادی نگاشته اند و دیگرے

متصل دیوار احاطهٔ روضه بمقام دمگذرهٔ شمه ضافات الٰه آباد واقع ست عمر شریف پنجاه و شش سال شد

تاریخ مخبر سال وفات و مدت عمر آنحضرت درج ذیل ست ه
بست و پنجم جمادی الاول

یوم دوشنبه چون نمایان شد | شاه مسعود علی قلندر را | ذوق گلگشت باغ رضوان شد
شش و پنجاه سال در دنیا | ماند آن شاه و فخر دوران شد | شد برون از تعین آخر کار
چون بحق جذب وصل عریان شد | دیده افروخت چون رخ باسط | گفتمش در تراب پنهان شد

فیض دوم دربیان حال حضرت قدوهٔ عارفین رئیس عاشقین قطب یگانه غوث زمانه آفتاب فلک حقیقت و معرفت ماهتاب سماء طریقت و شریعت شبلی زمان جنید آوان حضرت شاه عبدالرحمٰن قلندر ثانی لاهرپوری بدانکه ایشان خلف اکبر و خلیفه و جانشین حضرت مرشدنا شاه المدیه احمد قلندر لاهرپوری اند ولادت باسعادت تقریباً در سنه یکهزار و یکصد و هفتده هجری بوقوع آمد سلسلهٔ نسبی بحضرت خیر الناس عبدالله ابن عباس رضی عم رسول خدا صلعم منتهی میشود از ابتدای سن طفولیت یعنی هفت سالگی در حجر عنایت حضرت والد ماجد خویش و بزرگان دیگر حاضر مانده تحصیل علوم پرداخته وارث ولایت آبای عظام و اجداد عالیمقام گشتند در حلم و مروت و ایثار و سخاوت یکتای دهر و در علم و فضل و ارشاد و هدایت یگانهٔ عصر بودند قوتے تام و تصرفے تمام در قلوب خواص و عوام میداشتند بسیاری از مشائخ و اکابر زمانه بر کمال فضل و ولایت ایشان متفق بودند شرح اوصاف کمالش را این جزو مختصر گنجایش ندارد لیکن مشتے نمونه از خرواری اینست که والد ماجد ایشان مرشدنا حضرت شاه المدیه احمد قلندر لاهرپوری در بعض تحریرات خود نوشته اند که یکے روز خواستم که منجمله از پارچه تبرکات بزرگان پیراهن صوف حضرت شاه عبدالرحمٰن جانباز قلندر لاهرپوری قدس سره قطع نموده چهل تن سازم هرچند تلاش خیاط کردم لیکن آنروز پیدا نشد باوجودیکه در قصبه پنجاه خیاط خواهند بود چون شب شد در واقعه حضرت شاه عبدالرحمٰن جانباز قلندر قدس سره بر من حاضر شد و فرمود که ای فلانی این هر دو پیراهن حصه پسر کلان شما عبدالرحمٰن که همنام من ست داشته ایم و این قصه اکثر از آشنایان خود چنانچه جامع کمالات بابه مهابت خان وغیره و نیز همشیره زادگان خود ذکر و نقل نموده ایم پس ایشان از خود او عبدالرحمٰن پیغام من خواهند گفت و نیز اینکه در حق تزویج حضرت شاه عبدالرحمٰن

مرشدین خلقی را از فیوض و کمالات خویش بهره مند گردانیدند و در زمان خویش بسیار سعی بلیغ در آراستگی آستانه
شریفه صرف نمودند و تا بست سال تقریباً بعد وفات والد ماجد خود حقوق سجادگی بوجه احسن قائم داشتند چونکه
ایشان را نیز اولادی نبود لهذا خواهرزادهٔ خود مخدومی و مکرمی زیب و زینت و سادهٔ قلندران اشهر حضرت
شاه ولایت احمد قلندر سلمه الله تعالی و استقامه علی منهج الارشاد الاظهر را تاج کرامت و خرقهٔ خلافت بخشیده
قائم مقام خود ساخته بتاریخ دوازدهم ماه شعبان المعظم روز چهارشنبه سنه یکهزار و سه صد و بست و شش هجری
جان بجان آفرین سپردند الحال مخدومی و مطاعی حضرت شاه ولایت احمد قلندر زینت بخش سجادهٔ عالیه
مجتبویه و سرگرم اشاعت سلسلهٔ علیه قلندریه اند ابقاه الله تعالی علی فسادة الارشاد بالفضل الکمال و
الرشاد الی یوم التناد و دیگر از خلفای حضرت قلندر صاحب[1] حضرت شاه عبد الله قلندر برادرزاده شان
بودند که از فقرای کاملین و عرفای واصلین عارف زمانه بزرگ یگانه شدند و در تمام العمر در افاضهٔ فیوض بطالبان
کوشیده بتاریخ بست و پنجم ماه ذیقعده سنه یکهزار و دو صد و بست و پنج هجری جادهٔ عدم پیمودند و دیگر حضرت
شاه عبد اللطیف قلندر برادر خورد حضرت شاه عبد الله قلندر موصوف بودند که صوفی بے مثل و قلندر بے بدل
دانای اذکار و مخزن اسرار و ندیم خاص حضرت مرشد عالی مقدار خود بودند بیشتر حصهٔ عمر خود موافق معمول
خاندانی در ارشاد و هدایت صرف نموده بتاریخ هشتم ماه شعبان سنه یک هزار و دو صد و سی و چهار هجری
واصل بحق گردیدند و دیگر حضرت مولانا سید محمد حامد هرگامی ابن مولوی سید عصمت الله هرگامی خلیفهٔ رشید
حضرت شاه السید احمد قلندر قدس سره که با ایشان نسبت قرابت هم میداشتند و جامع علوم ظاهری
و باطنی بودند بلکه در اکثر علوم بحر العلوم و صاحب تصنیف کثیره و تالیف مفیده و دیگر حضرت سید مبارک حسینی
هرگامی که عالم با عمل و صوفی اکمل و هم خواهرزادهٔ آنحضرت بودند دیگر حضرت سید فضل علی هرگامی که از اعزای
قریب بودند و دیگر شاه رحم قلندر ساکن پهانی که مدام در سکر ماندند و دیگر حضرت شاه فضل قلندر که از سادات
صحیح النسب خیرآباد بودند و مزار ایشان در لاهرپور شریف بر قدری فاصله از درگاه شریفه حضرت سلطان العرفا

[1] مراد از قلندر صاحب حضرت شاه عبد الرحمن قلندر ثانی قدس سره بوده اند ۱۲ منه ۵۲ تاریخ وفات ایشان بست و هشتم ماه ذی الحجه سنه یک هزار و دو صد و چهل و یک هجری و مزار در لاهرپور در احاطهٔ درگاه حضرت شاه مجا قلندر قدس سره العزیز ۱۲ منه

شهود المقربین که برای میر مخدوم بخش ساکن جوراس که اجازت و خلافت از حضرت ایشان میداشتند
و والد ایشان از مریدین خاص حضرت شاه فتح قلندر قدس سره بودند نگاشته اند بوضاحت تمام یافته میشود با جمله
مراتب کمالات و ولایت و جلالت ظاهری و باطنی ایشان تا کجا نویسم سلسلهٔ عالیهٔ قلندریه بسیار از ذات ایشان
و نیز از خلفای ایشان رواج یافت از خلفای ایشان یکے حضرت شاه مسعود علی قلندر آله آبادی بودند که احوال
شان بالا گذشت و دیگر خلف رشید و جانشین ایشان حضرت شاه سلطان مهدی قلندر بودند که آئینه کمالات
پدری و صاحب فضل و کمال و منبع هدایت و ارشاد و جاه و جلال گشتند و مدتی در ارشاد و تلقین بسر کرده بتاریخ دوازدهم
ماه جمادی الآخره انتقال فرمودند بعد وفات ایشان صاحبزادهٔ ایشان حضرت شاه علاء الدین عرف شاه غلام حضرت
قلندر جانشین و قائم مقام پدر بزرگوار خویش گشتند و اجازت و خلافت سلاسل خاندانی از عم خود حضرت شاه
عبد الله قلندر میداشتند جامع سیرت و صورت محمود بودند کریم ابن الکریم ابن الکریم مصداق حال شان بود اما
در عمر قلیله که غالبا بست و پنج سال بوده باشد بتاریخ پانزدهم ماه جمادی الآخره سفر آخرت اختیار کردند بعد
وفات ایشان صاحبزادهٔ ایشان حضرت شاه عبد الرحمن قلندر عرف حاجی میان صاحب سجاده نشین
آستانهٔ فیض کاشانه مجتبویه گشتند و عالمی را از فیوض ارشاد و هدایت خود بهره ور کردند چونکه اولاد پسرے
نداشتند لهذا خدمت سجادگی آستانهٔ شریفه به نبیرهٔ عمهٔ خود حضرت مولوی شاه رکن الدین قلندر سپرده
بتاریخ هشتم ماه ذی القعده سنه یکهزار و دو صد و هشتاد و هفت هجری رحلت فرمودند بعد وفات
ایشان حضرت مولوی شاه رکن الدین قلندر که بیعت بر دست حق پرست حضرت شیخ اکبر مولانا شاه
حیدر علی قلندر کاکوروی میداشتند و اجازت و خلافت سلاسل سبعه مع لباس فقر از خدمت بابرکت حضرت
سیدنا و مرشدنا و استاذنا مولانا شاه تقی علی قلندر کاکوروی حاصل فرموده بودند سجاده نشین آستانه
شریفه شدند و تقریبا تا سیزده سال سرگرم ارشاد و تلقین مانده بتاریخ نوزدهم ماه شعبان المعظم سنه یکهزار
و سه صد و شش هجری روز شنبه ازین جهان فانی بعالم جاودانی رخت اقامت بربستند بعد وفات ایشان
خلف و خلیفهٔ رشید ایشان حضرت شیخ جلیل مولوی شاه محمد اسمعیل قلندر که از مریدین با اختصاص حضرت مولانا
شاه تقی علی قلندر کاکوروی بودند مرتبهٔ مسند سجادگی آستانهٔ شریفه گشتند و موافق طریقهٔ مرضیهٔ حضرات

بعلوم باطنیه نموده از خدمت حضرت والد بزرگوار خود جمله اذکار و مراقبات و مجاهدات و اوراد و اسماء الله تلقین یافته
کامیاب بتشریف کلمهٔ بیعت گردیده و اجازت و خلافت و جانشینی سرفراز گشت مرشد مرشدنا حضرت شاه تراب علی
قلندر در کتاب مستطاب اصول المقصود مؤلفهٔ خود رقم فرموده اند که والد بزرگوار ایشان از خردی ایشان را بسیار دوست
میداشتند و جناب مستطاب جد بزرگوار حضرت شاه باسط علی قلندر نیز نظر توجه و عنایت بر ایشان میکردند چنانچه
مسموع است که روزی جناب مستطاب ایشان را بر جهد خود سوار کرده بدرگاهی رفتند در راه تاج خود را بر سر ایشان
نهادند و ایشان را بنام میان خطاب میفرمودند و والد بزرگوار در حیات خود جمله کار و بار با ایشان سپرده بودند روزی
ایشان را نزد خود طلب داشته اسامی پیران قلندریه یک یک یاد کنانیدند و فرمودند که دست ایشان دست فقیر است
نهایت محبوب و مقبول و پسندیده و خوش اوقات و مجد خود داشته اند و در همت و سخاوت مصداق الولد سر لابیه
فقیر وقتی که بخدمت حضرت پیر و مرشد رفته بود روزی بدل آمد که بطوری بحضرت پیر و مرشد دریافت کنم که جانشین
آنحضرت کدام فرزند خواهد شد لیکن این امر را مناسب نفهمیدم همانجا شبی بخواب دیدم که از حضرت پیر و مرشد می پرسم
که آنحضرت را چهار پسرانند و همه نیک و بهتر اما آنحضرت کرا دوست میدارند فرمودند علی اظهر را صبح از آنحضرت این
خواب نقل کردم فرمودند همچنین است که پدر این را یاد باید داشت پس عاقبت همین حاصل شد انتهی صاحب
ریاضات و مجاهدات کثیره بوده اند چنانچه وقتیکه بر مسند سجادگی نشستند شبها بیهم چله کشیده اند و در چله انواع انوار و برکات
اند و حمایت والد و جد بزرگوار خود یافتند و استعداد چنان عالی پیدا داشتند که آنچه در اندک توجه ایشان را حاصل
میشد دیگری را سالها بایستی که حاصل شدی و ارواح بزرگان چنان متوجه میبودند که آثار آن خود هم مشاهده کرده اند
و بعضی خدام دیگر نیز میدیدند با مجموع اوقات عالی صفاتش در زمان خود نظیری نداشتند در علم و حیا و رافت و عطا
بعد وفات والد ماجد خویش شرف ارادت و خرقهٔ خلافت از دست حضرت شاه عبد الله قلندر لاهرپوری یافته
و مسند آرای سجادهٔ باسطیه گشتند و تا مدت چهل و هشت سال در افاضهٔ فیوض باسطی کوشیدند و خلائق کثیر را
ارشاد و تلقین نمودند از خلفای ایشان برادر خورد ایشان حضرت شاه علی اکبر قلندر بودند که احوال ایشان آینده
می آید و دیگر حضرت شاه رضا علی قلندر که نبیرهٔ حضرت شاه خدا بخش قلندر عم ایشان بودند و دیگر حضرت
شاه حیدر علی قلندر خلف اکبر و جانشین حضرت شاه تراب علی قلندر کاکوروی بودند و دیگر حضرت شاه نظام قلندر ر

شاه مجتبی المعروف بشاه مجا قلندر قدس سره ست و آن مقام الحال مشهور به امام باڑه شاه فضل قلندر ست
و دیگر حضرت شاه مظهر کل قلندر ساکن گڑھا کوٹ من مضافات الہ آباد و دیگر بحر الحقائق والمعارف حضرت
میر مخدوم بخش ساکن جوراس من مضافات لکھنؤ که شهود المقربین برای ایشان تالیف فرموده بودند و نیز
در رساله مصقلة الاولیا در صفت ایشان تحریر فرموده اند که و اگر از من اتفاق ملاقات نباشد از
میر مخدوم بخش ساکن جوراس که متصل املیٹھی حضرت بندگی ست تحقیق نمایند که در لیاقت بیان و کنه مانند
او شان دیگر برانه ندیده چراکه بذات خود صاحب فهم بسیار اند ولیکن فهمانیدن غیر را مردم نادر و آن بزرگ بیان
از صاحب شوق و طالب ذوق دریغ نخواهند فرمود انتهی وفات آنحضرت بتاریخ بست و پنجم ماه محرم الحرام
روز پنجشنبه سنه یک هزار و یکصد و نود و نه هجری بعمر هشتاد و دو سال رو داده مفصل حالات عروض مرض
وغیره از مکتوب حضرت شاه سلطان مهدی قلندر خلف رشید حضرت ایشان که بنام حضرت مرشدنا
شاه مسعود علی قلندر نگاشته اند واضح میشود مزار مبارک ایشان پیش صحن مسجد جانب مغرب مقبره منوره
حضرت شاه مجا قلندر قدس سره در لاہرپور من مضافات سیتاپور واقع ست و بالین آن چراغدان پختے ساخته اند فقیر
کاتب الحروف حاضر شده زیارت کرده سعادتها اندوخته قطعه تاریخ وفات آنحضرت اینست الحق کسیکه گفته در سفته

عبد الرحمن چو رفت از خلق — شد ماتم او ز عرش تا فرش
چون عبد فنا شده بسبحان — گفتم هو استوی علی العرش
١١٩٩

ایضاً دیگر

عبد الرحمن چو رفت در خلد — مطلوب شده سن وفاتش
از روی دعا بگفت هاتف — رحمت بادا بروح پاکش
١١٩٩

فیض سوم

در بیان احوال پیر سیزدهم حضرت شهسوار مضمار ولایت شهریار شهرستان رشد و هدایت
نگین خاتم سروری خاتم نگین قلندری فروغ ماه کرامت بهیج استقامت آبروی گلستان باسطے
قطب الوقت حضرت سید شاه علی مظهر قلندر الہ آبادی خلف اکبر و خلیفه ارشد حضرت شیخنا شاه مسعود علی
قلندر الہ آبادی بودند ولادت باسعادت ایشان تقریباً در سنه یکهزار و یکصد و نود هجری رو داد از ایام
طفولیت تا زمان رشد مورد عنایت و رافت پدر بزرگوار و جد عالیمقدار خود مانده علوم ظاهری و باطنی
اخذ فرمودند و قدری علوم عربیه از مولوی عبد الستار لکھنوی که استاد عصر بودند تحصیل کرده زان بعد رجوع

اینجا سلام نیاز مطالعه فرمایند زیاده نیاز و بس فقط - مزار شریفش در موضع بڈگانون پرگنه سوارم من مضافات الهٰ آباد در باغ نصب کرده خویش متصل مکان خود بجانب مشرق و شمال بازنگاه خلائق ست بیزاد و [illegible] عمر شریف تقریباً هفتاد و نه سال شد تاریخ وفات آنحضرت که شعر روز و ماه و تاریخ و سنه وفات ست درج ذیل ست

چهارشنبه و بست ماه رجب　　شد علی مظهر از قضا و قدر

آمده از جهانیان به حجاب　　سال رحلت شده علی مظهر

۱۲۹۹ھ

فیض چهارم در بیان حال پیر چهاردهم حقائق و معارف آگاه سیادت و ولایت دستگاه انیس عاشقین جلیس کاملین گوهر اکلیل کرامت جوهر فرد سعادت شمع کاشانه قلندری و یاسعلی سیدی حضرت شاه علی اکبر قلندر الٰه آبادی ایشان خلف اصغر مرشدنا و شیخنا حضرت شاه مسعود علی قلندر الٰه آبادی بودند سعید ازلی و مادر زاد ولی و حامل اسرار مرتضوی بودند و مناسبتے خاص به روحانیت حضرت امیر المومنین سیدنا علی مرتضی کرم الله وجهه میداشتند علو منزلت و سمو منقبت ایشان بسیار ست مرشد مرشدنا حضرت شاه تراب علی قلندر در کتاب مستطاب اصول المقصود مولفه خود ارقام میفرمایند که در حق ایشان از زبان پیر و مرشد خود شنیده ام که میفرمودند بعد ولادت ایشان دیدم که در حق این فرزند شاه محمد کاظم صاحب میگویند که بیایند سید خضر رومی قلندر حق تعالی ایشان را باین مرتبه رساند و روزی حضرت پیر و مرشد بر بالاخانه تشریف میداشتند ایشان در حالت صغر سنی آنجا رفته دست بسته عرض کردند که بیا انصاحب مرا چیزے عنایت فرمایند چون مکرر این سخن گفتند آنحضرت بسیار خوش شده فرمودند که من ترا همه چیز دادم و در کنار گرفته از بالاخانه فرود آمدند و از والده ایشان فرمودند که این پسر چه قدر هوشیار ست که امروز با من چنین سخن گفته ست انتهی ایشان در وقت خویش مرد میدان ولایت و شهسوار عرصه کرامت بودند و بغایت حلیم و کریم و منکسر المزاج علوم متعارفه کتب تصوف از بزرگان خاندانی خواندند و بعد ازان ریاضت و مجاهدات کثیره کردند چونکه استعداد عالی و نصیبے کامل از خوان پرالوان قلندریت میداشتند پس استخاره کرده بیعت بر دست حق پرست برادر بزرگ خود حضرت سید شاه علی مظهر قلندر نمودند چنانچه در رساله شریفه صحیح البیان مصنفه خود که در حالات حضرات قلندریه نوشته بودند ارقام میفرمایند که هرگاه

نواسہ حضرت مرشدنا شاہ محمد کاظم قلندر کاکوروی و دیگر مولوی شاہ منصب علی خلف حضرت شاہ نظام علی قلندر
موصوف رضی اللہ عنہم اجمعین وفات آنحضرت بتاریخ بستم ماہ رجب المرجب روز چارشنبہ سنہ یکہزار
و دو صد و شصت و سہ ہجری وقت ظہر رو داد چنانچہ مکتوبیکہ حضرت شاہ علی اکبر قلندر برادر خرد الشان
بنام نامی حضرت مرشدنا شاہ تراب علی قلندر قدس سرہ مشعر حال وفات الیشان نگاشتہ اند بعینہ ثبت
بسم اللہ الرحمن الرحیم اخوی صاحب حقیقت و معرفت آگاہ فضیلت و کمالات دستگاہ جناب شاہ
تراب علی صاحب دام اجلالہ بعد سلام نیاز التیام مشہود ضمیر منیر میگرداند کہ بعد از مدت دراز صحیفہ گرامی مبنی بر
صحت ذات بابرکات و دیگر متعلقان شرف صدور یافت باد راک صحت وری مزاج شریف کہ بافضال حکیم مطلق
بعد بیماری صحت جمیل حاصل گردیدہ خیریت سائر متعلقان انواع انواع مسرت و شادمانی بہم رسید حق سبحانہ تعالی
ہم برین نمط از جمیع مکروہات روزگار مصئون و مامون داشتہ بیاد خود مشغول و محظوظ دارادو بمنہ و کمال کرمہ و آنکہ
تفحص احوال خیریت بہائی صاحب قبلہ و کعبہ حضرت شاہ علی مظہر قلندر و فرزندان جناب عمو صاحب قبلہ مرحوم
و دیگر برادران و عزیزان مواضع بدگانون و دیگر جا فرمودہ اند صورت اینجا بدین نمط روی داد کہ بتاریخ بستم ماہ رجب
عرصہ نہ ماہ میشود کہ جناب بہائی صاحب قبلہ و کعبہ حضرت سید شاہ علی مظہر قلندر ازین دار فانی بجوار رحمت
الہی پیوستند غمی کہ بر دل از کہ تا مہ رسید چہ شرح دہد مگر امر ناگزیر است کسے را چارہ نیست ناچار سنگ صبر و شکیبائی
بر دل خود ہا نہادہ صبر کردیم اللہ تعالی آن صاحب را ازین حادثہ عظیم صبر جمیل عطا فرماید و نیز سال دیگر است کہ
سید شاہ بخشش علی صاحب ہم ازین جہان فانی رحلت نمودہ اند غالبہ کہ حال انتقال الیشان بسمع شریف
رسیدہ باشد باقی از عزیزان و برادران موضع بدگانون و دیگر جا ہر کہ ہستند بخیریت اند اگرچہ مقام آن معرفت
آگاہ آن بود کہ فی الفور از حال انتقال جناب حضرت صاحب مرحوم اطلاع مینمود لیکن بسبب چند در چند
تعلقات و تفکرات و عدم دستیابی مردمان آیند و روند آن دیار در ارسال رقیمہ نیاز متضمن این حال
تساہلی راہ یافت سبب ہمین ست و الا خواہ نخواہ حال این سانحہ جان گزا بگرامی خدمت رسانیدہ میشد
درین فکر بودم کہ گرامی نامہ مع خط اسمی جناب بہائی صاحب منظور رسید آنچہ حال بود گذارش نمود بخدمت
میان حیدر علی صاحب و میان تقی علی صاحب و دیگر عزیزان و دوستان تکیہ یاد و جب باد و از جمیع حاضر الوقت

وفات فرمودند مدت عمر شریف هشتاد و دو سال از خلفای ایشان یکے حضرت سید شاه قطب اعظم قلندر

نبیسهٔ ایشان بودند که بعد وفات ایشان جانشین گشتند و دیگر حضرت سید شاه اعجاز حسین صاحب

که نبیرهٔ برادر و مرشد ایشان حضرت سید شاه علی مظفر قلندر بودند و دیگر حضرت شاه رحیم باسط صاحب

کاکوروی ابن حضرت شاه حکیم باسط صاحب خلف اصغر مرشدی حضرت شاه محمد کاظم قلندر که

بوقت حاضری آستانهٔ شریفهٔ دیگر مد از اجازت و خلافت سرفراز شدند و دیگر حضرت جدنا و مرشدنا

مولوی شاه واحد علی قلندر خلف رشید حضرت مولانا شاه تقی علی قلندر و نبیرهٔ حضرت مرشد مرشدنا

شاه تراب علی قلندر کاکوروی ایشان نیز بوقت حاضری آستانهٔ عالیه باجازت و خلافت سرفراز شدند

و دیگر حضرت جدنا و مرشدنا مولانا شاه علی اکبر قلندر نبیرهٔ حضرت مرشد مرشدنا شاه تراب علی قلندر

کاکوروی و دیگر حضرت شیخنا و مرشدنا و استاذنا مولانا حافظ شاه علی انور قلندر کاکوروی بودند

اجازت نامهای هر دو حضرات نزد فقیر کاتب الحروف موجوداند مرقد شریف در آستانهٔ عالیه دیگر مد متصل

درگاه جد خود بیرون حریم مزار حضرت والد ماجد خود جانب مغرب واقع ست یزار و یتبرک به فقط

فیض پنجم

در بیان احوال پیر پانزدهم مخصوص بفضائل و برکات ممدوح بجمائد صفات

شمع دودمان باسطی نقاوهٔ خاندان مسعودی سلالة السادات اکرم حضرت سید شاه قطب اعظم قلندر

باسطی آلآبادی ایشان از ایام طفولیت زیر سایهٔ رافت و شفقت جد مادری خود مرشدنا حضرت

شاه علی اکبر قلندر تعلیم علوم صوری و معنوی یافتند چونکه آنحضرت را پسرے نبود بدین وجه ایشان را

بسیار دوست میداشتند و از اذکار و اوراد و اسامی معمولهٔ خاندانی خود نیز آگاه فرموده بودند و رسالهٔ

تحیح البیان که در بیان حالات حضرت قلندریه و حالات بزرگان خود که از ولایت نیشاپور آمده در

بدگانون و دیگر مد و غیره توطن گرفتند ارقام فرموده اند نیز برای ایشان نگاشتند غرض که ایشان

نهایت عزیز و مقبول آنحضرت بودند بیعت و ارادت در سلسلهٔ عالیهٔ قلندریه نیز بر دست حق پرست

آنحضرت کرده از خوان پر فیض و نوالش حظی وافر و نصیبے متکاثر اندوختند و اجازت و خلافت

سلاسل سبعه مع لباس فقر نیز از آن جناب یافتند و هم در لسے این اجازت و خلافت سلاسل سبعه

این فقیر ارادهٔ بیعت کرد و نصیبهٔ خود جست آن زمان استخاره نمود و رجوع بجناب امیر المؤمنین علی
مرتضی شیر خدا کرم الله وجهه آورد و دران حین از عالم رویا دریافت گردید که از سید شاه علی مظهر قلندر بیعت
باید کرد پس این فقیر کاتب الحروف بعد ملاحظهٔ و مشاهدهٔ استخاره بتاریخ بست و پنجم ماه جمادی الاولی
روز عرس شریف والد بزرگوار قدس سره واقعهٔ سنه یکهزار و دو صد و پنجاه و سه فصلی نعمت بیعت در سلسلهٔ
عالیه قلندریه علویه بواسطهٔ والد بزرگوار قدس سره از برادر صاحب عالی قدر کرم گستر ثانی غوث الدهر
حضرت سید شاه علی مظهر قلندر حاصل نمود و از جناب فیض انتسابش سند اجازت نامه خلافت کبری
و مثال سلسلهای دیگر یعنی قلندریه علویه و قادریه و چشتیه و طیفوریه و سهروردیه و فردوسیه و مداریه
مع انهاج آن سرفراز گردیده و همون ساعت بعد از مرید شدن لباس متبرک دوپٹه و تاج از سر مبارک
و پیراهن از بر پاک خود بدر آورده باین فقیر از نوازش بسیار و شفقت بیشمار پوشانیدند و روز دیگر
بعد از فراغ از اوراد و وظائف معمولی اجازت و خلافت بواسطهٔ حضرت شاه عبدالله قلندر قدس سره نیز بخشیده
فرمودند که هر کسے را خواهید بواسطهٔ حضرت شاه عبدالله قلندر بیعت گیرید و خلیفه و فقیر کنید و هر کرا خواهید بواسطهٔ
والد ماجد حضرت شاه مسعود علی قلندر مرید و خلیفه کنید و مثال هر دو درج ارقام نموده مرحمت فرمودند انتهی چون
حضرت مرشدی سید شاه علی مظهر قلندر وفات یافتند ایشان ترک لباس فرموده ابواب رشد و هدایت موافق
طریقهٔ آبای کرام و اجداد عالی مقام خود بر طالبان و مریدان کشودند و آنحضرت را با حضرت مرشد مرشدنا
شاه تراب علی قلندر بسیار اخلاص و محبت و اتحاد بود چنانچه اکثر مکاتیب رقم زدهٔ ایشان که اسمی جناب حضرت صاحب
قبله شرف صدور یافته ازانها کیفیت عنایت و نسبت خاص معلوم میشود چرا نباشد که مرشد زادهٔ
حضرت صاحب بودند منجمله ازان یک مکتوب که در اطلاع واقعهٔ ارتحال مرشدی حضرت سید شاه علی مظهر
قلندر بود در حال حضرت موصوف تحریر یافت و هم از بزرگان خود شنیده ام که حضرت [illegible]
در کاکوری بر تکیهٔ شریفه بکمال تعظیم نیز قدم رنجه فرموده اند الغرض تمام عمر سائر آداب و حقوق شیخی و مقتدائی
بوجه حسن بر پا داشته اطاعت و عبادت و اخلاق و شفقت و احترام و تواضع و ایثار قدم بقدم پدر
١٢٩٧
و برادر بزرگوار گردانیده بتاریخ بست و ششم ماه ذیقعده سنه یکهزار و دو صد و نود و هفت هجری

خاتمہ در بیان مختصر حالات اولاد امجاد مرشدنا حضرت شاہ باسط علی قلندر قدس سرہ العزیز

الحمد للہ علی احسانہ والشکر علی انعامہ کہ این رسالۂ نافعہ وسلالۂ رائعہ از دست این فقیر ناکارہ باتمام
رسید اکنون مناسب معلوم شد کہ قدرے حال اولاد امجاد مع سلسلۂ قرابت شان کہ فقیر حقیر را دریافت شدہ
اینجا بقید تحریر آرد تا کہ این رسالہ بجای خود بمنزلۂ نسب نامۂ خاندان عالی شان باسطیہ گردد و فوائدے
کہ ازان متوقع اند بطالبین صادقین ہویدا و آشکارا شوند پس باید دانست کہ حضرت مرشدنا شاہ
باسط علی قلندر قدس سرہ سید رضوی نیشاپوری بودند و نسب نامۂ آنحضرت و حال ایشان بتفصیل
در کتاب مستطاب فصول مسعودیہ مرقوم ست کتخدائی آن حضرت بخانۂ میر فتح محمد بعمر سی و شش سال شد
و از بطن ہمان سیدۂ صالحہ و ولیۂ عارفہ دو پسر یکے حضرت شیخنا شاہ مسعود علی قلندر مصنف این کتاب
مستطاب و دیگر حضرت شاہ خدا بخش قلندر رحمۃ اللہ علیہما و دو صبیہ بوجود آمدند صبیہ کلان بحضرت شاہ
عطا علی قلندر خلف حضرت شاہ محمد وارث قلندر قدس سرہما کہ برادر زادۂ حقیقی و خلیفۂ آنحضرت بودند
و حال شان نیز درین کتاب بضمن حالات خلفای آنحضرت مندرج ست کتخدا بودند و صاحب اولاد شدند
حال اولاد شان در کتاب مستطاب اصول المقصود مرقوم ست و صبیۂ دوم بحضرت شاہ مظفر علی قلندر
خلف میر مقصود علی خلف حضرت شاہ محمد وارث قلندر موصوف الصدر کتخدا گشتند و اولادی نگذاشتند
حضرت شیخنا شاہ مسعود علی قلندر قدس سرہ دو نکاح کردند از قبیلۂ اولی اولادے نشد و از قبیلہ دوم کہ صبیہ
میر مقصود علی موصوف بودند چہار پسر و دو صبیہ یادگار ماندند صبیۂ کلان در موضع بیاری بہ میر غلام قلندر
کتخدا شدہ و از ایشان دو صبیہ و یک پسر متولد شدند صبیۂ اول بمیر امام بخش و دیگرے بمیر غلام قادر کتخدا شدہ
و یک پسر مسمی بسید امداد حسین بودند ازانجا حال اولاد معلوم نشد و صبیۂ دوم آنحضرت بحضرت شاہ بخشش علی قلندر
پسر کلان حضرت شاہ خدا بخش قلندر کتخدا گشتند حال اولاد شان آیندہ می آید پسر کلان آنحضرت مرشدنا
حضرت شاہ علی مظہر قلندر قدس سرہ بودند کہ ذکر شان بالا گذشت ایشان با صبیۂ سید فضل امام ابن
حضرت شاہ عطا علی قلندر موصوف الصدر کتخدا شدند یک پسر سید فضل حسین و یک دختر زوجہ سید برکت حسین
از ایشان بوجود آمدند از سید فضل حسین صاحب یک پسر سید شاہ اعجاز حسین صاحب بوجود آمدند کہ مرید

از حضرتین شیخین جلیلین جدنا و مرشدنا حضرت مولوی شاه واجد علی قلندر کاکوروی
و مخدومنا حضرت مولوی شاه رکن الدین قلندر سجاده نشین آستانهٔ کرامت نشانهٔ حضرت
شاه مجتبی المعروف بشاه مجا قلندر لاهرپوری که خلعت خلافت و سند اجازت از حضرت
مولانا شاه تقی علی قلندر کاکوروی سیداشتند یافته بودند بعد وفات حضرت جد مرشد خود سجاده نشین
آستانهٔ عالیهٔ باسطیه گشته عالمے را از فیوض ارشاد و تلقین مالامال ساختند مگر افسوس که عمر شان
وفا نکرد و در عمر بست و دو سالگی بتاریخ هفتم ماه ذی الحجه سنه یکهزار و سه صد و نه (۱۳۰۹) هجری وفات
یافتند و در آستانهٔ عالیه دمگڑه پائین مزار حضرت جد مرشد خود مدفون گشتند بعد وفات ایشان
عنایت الٰهی و توجه مرشدان کماهی باز متوجه شد که برادر خُرد ایشان مکرمی سید شاه علی ظفر صاحب
بر آستانهٔ شریفه لاهرپور دام بالفیض والکرامة والسرور حاضر شده بر دست حق پرست
حضرت نورِ حدقهٔ مصطفوی نور حدیقهٔ مجتبوی مخدومی مولوی شاه ولایت احمد قلندر
لاهرپوری ادام الله تعالے بالفیض المعنوی والصوری در سلسلهٔ علیهٔ قلندریه علویه بیعت
کردند و تاج کرامت و خرقهٔ خلافت یافتند مگر افسوس صد افسوس که عمر شان هم وفا نکرد و در عمر
قلیله که غالبا بست و دو سال یا نزد از آن خواهد بود بتاریخ دهم ماه رجب المرجب روز دوشنبه
سنه یک هزار و سه صد و بست و هشت هجری سفر آخرت اختیار فرمودند و در قلندرپور
بڑگانون که از آستانهٔ دمگڑه شریفه فاصله دارد پائین مزار حضرت مرشدنا شاه علی مظهر قلندر
قدس سره جا یافتند انا لله وانا الیه راجعون یک صاحبزادهٔ خُرد سال مسمّٰی
به سید علی مظفر که عمر شان غالبا هشت یا نُه ساله باشد یادگار خود گذاشتند الله تعالے صاحبزادهٔ
موصوف را صاحب علم و عمر و اقبال و مصدر فیوض فضل و کمال سازد و نور و ظهور باسطی
کرامت فرماید تا بر طریقهٔ مرضیهٔ آبائے کرام و قلندران عالی مقام استقامت نموده سرگرم
ارشاد و تلقین مانند که موجب تقویت و طمانینت ظاهری و باطنی و [illegible] غلامان و خادمان [illegible]

یارب این آرزوی من چه خوش است — تو بدین آرزو مرا برسان

کتخدا بود چنانکه بالا گذشت و دیگر بسید احسان جهدی صاحب کتخدا بود چون وی انتقال کرد با صبیهٔ دیگر
در نکاح شان درآمد پسر کلان حضرت شاه خدابخش قلندر قدس سره سید نوازش علی صاحب بودند که بسیار
صالح و قابل بودند مرشدی مرشدنا حضرت شاه تراب علی قلندر در کتاب اصول المقصود صفت شان ارقام
فرموده اند که پسر کلان مسمی بسید نوازش علی و آن پسر نهایت کامل پیدا شده بود که درین خاندان هیچ
فرزندی مثل وی نبود شائسته و بجمیع خوبیها پیراسته خوشنویس و خوش خو بود بعد از وفات عم بزرگوار
خود یک سال نگذشته باشد که بمرد هم عمر سید علی صفدر مرحوم بود فقیر از ملاقات وی نهایت محظوظ شده بود
و همه کس قائل سعادت و ولایت وی بودند و مناسبتی بجد بزرگوار خود بسیار میداشت که اگر کسی چیزی
می پرسید متوجه بروحانیت جد شده جوابش میدادند چنانچه فقیر وقتی که بحضور پیر و مرشد رفته بود
برای رخصت یافتن خود زود با نیل مقصود از او شان استدعا کرد متوجه بروحانیت جد شده گفتند که
شب بخواب دیدم که شاه کاظم صاحب و حضرت شاه مسعود علی قلندر صاحب با هم نشسته اند پس
شاه کاظم صاحب با حضرت عمو صاحب میگویند که بابو صاحب تراب علی را جلد با حصول مراد رخصت فرمایند
دست بر پشت ایشان نهند و قرار واقعی دلجمعی کنند پس عموی صاحب قبله فرمودند که انشاء الله جلد بخیر و خوبی
رخصت میکنم فقط چون این خواب بسمع آنحضرت رسانیدند فرمودند که مرا همچنین منظور است پس چنانکه وی
دیده بودند همچنان بوقوع آمد چون حضرت شاه خدابخش قلندر فقر اختیار کردند ایشان مرید شدند
نهایت عزیز و مقبول الدخول بودند انتهی نوبت نکاح ایشان نیامده بود که وفات کردند پسر دوم
حضرت شاه خدابخش قلندر قدس سره حضرت شاه بخشش علی قلندر بودند که بعد وفات والد ماجد خود
جانشین گشتند و بتاریخ یازدهم شهر شوال المکرم سنه یکهزار و دوصد و شصت و هشت هجری وفات یافتند
با صبیهٔ حضرت شاه مسعود علی قلندر قدس سره کتخدا بودند از بطن شان دو پسر بوجود آمدند یکی شاه اشرف علی
و دیگر شاه رضا علی شاه اشرف علی دو نکاح کردند اول با صبیهٔ حضرت شاه علی اکبر قلندر قدس سره
که از بطن شان حضرت شاه قطب اعظم صاحب بوجود آمدند و لاولد درگذشتند و آن زوجهٔ ثانیه حضرت
شاه علی ظفر صاحب متولد شدند که قدری از حال شان بالا گذشت شادی ایشان با صبیهٔ شاه محمد رضا صاحب شد

و خلیفه حضرت مرشدنا شاه علی اکبر قلندر قدس سره گشتند و بی نام و نشان از جهان درگذشتند و دختر هم
صاحب اولاد شد مگر حال ولادی وی بدریافت نرسید الحال از اولاد حضرت شاه علی مظهر قلندر کسی باقی نیست و پسر دوم
حضرت شیخنا شاه مسعود علی قلندر رح شاه علی حیدر صاحب بودند که اولا بصبیه عم بزرگوار خود حضرت شاه خدابخش
قلندر قدس سره کتخدا شده بودند و از او شان پسری شد سید زین العابدین صاحب بعد وفات آن اهلیه بصبیه سید
قلندر بخش خال خود نکاح دیگر کردند معلوم نشد که از ان قبیله هم اولادی بوجود آمد یا نه اما این قدر دریافت شد
که در اولاد شاه صاحب موصوف بجز یک صاحبزادی که بیوه اند و لا ولد کسی دیگر باقی نیست و پسر سوم
حضرت شاه مسعود علی قلندر رح شاه علی صفدر صاحب بودند مرشد مرشدنا حضرت شاه تراب علی قلندر قدس سره
در مستطاب اصول المقصود در حال ایشان تحریر فرموده اند که نهایت شگفته و سعید و قابل خوش اوقات و سلیم
الطبع بودند فقیر را با او شان نهایت محبت بود و از ذات او شان متوقع ولایت و درویشی بودم در عمر بست
و دو سالگی کما بیش بعارضه تپ دق رحلت کردند مرید برادر کلان خود بودند و نهایت خادم و نیازمند مرشد خود
بودند گویا فیما بین مرشد خود نسبت برادری نمیداشتند و خادمانه بحضور برادر خود می ماندند انتهی پسر چهارم حضرت
شیخنا شاه مسعود علی قلندر رح مرشدنا حضرت شاه علی اکبر قلندر بودند که ذکر شان نیز بالا گذشت ایشان
بخانه میر رجب علی کتخدا بودند و از بطن شان یک صبیه بود که با شاه اشرف علی پسر کلان حضرت شاه شمس علی
قلندر قدس سره کتخدا شده یک صاحبزاده سید شاه قطب اعظم صاحب باگذاشته رحلت کرد شاه موصوف که
مرید و خلیفه برادری خود حضرت شاه علی اکبر قلندر قدس سره بودند و بعد وفات حضرت مرشد خود قائم مقام
و جانشین شان نیز گشتند بے نام و نشان ازین جهان درگذشتند. حضرت مرشدی شاه خدابخش قلندر
خلف اصغر حضرت شاه باسط علی قلندر قدس سره که حال شان نیز درین کتاب بضمن خلفای حضرت
والد ماجد خود مرقوم است نیز دو نکاح کردند از زوجه اولی اولادی نشده فوت کرد و از زوجه دوم سه پسر
و چهار صبیه بوجود آمد صبیه کلان بسید احسان مهدی خلف میر مقصود علی ابن حضرت شاه محمد وارث قلندر
کتخدا شد و صبیه دوم بسید تفضل حسین ابن میر صاحب علی ابن حضرت شاه عطا علی قلندر خلف اصغر حضرت
شاه محمد وارث قلندر موصوف الصدر کتخدا شده و صبیه کتخدا شده و انتقال کرد و نیز یکی از آنها بسید علی حیدر صا

بجز رضای مولی چاره نیست ناچار بصبر و شکیبائی گذرانیده شد اطلاعاً مکلف شدم باقی همه وجوه
طوریکه دارندهٔ جهان میدارد خیریت ست خاطر شریف قرین جمعیت باد بخدمت عزیزان و سائر احبا
و وابستگان یکیک حسب مراتب سلام و دعا برسد از نویسندگان سید شاه رضا علی و اشرف علی و غلام علی
و محمد رضا سلام و نیاز پذیرفته باد و از جانب سید شاه اعجاز حسین صاحب بعد آداب و تسلیم آنکه عرصه
بعید منقضی میشود که شاه پیر بخش جاروب کش درگاه بخدمت آن صاحب روانه کرده شده بود امید که زود تر
شاه مذکور را رخصت فرمایند که در خانهٔ نامبرده شادی ضروریست و از جانب شاه علی اکبر صاحب آداب
خوانند و قبل ازین قطعه عریضه نیاز بسبیل ڈاک انگریزی روانه کرده بودم از جوابش هیچ مطلع نشدم
لهذا نوشته می آید که خیریت مزاج خود و دیگر حالات تکیه مفصل بر نگارند که رفع تردد شود زیاده چه نویسم
از جانب احسان مهدی صاحب سلام فقط شاه صاحب موصوف را دو صاحبزاده بودند یکی شاه محمد رضا
و دیگر شاه غلام علی مؤخر الذکر لاولد بودند و از شاه محمد رضا صاحب که در ماه ذی الحجه سنه یکهزار و سه صد
و بست و هفت هجری عمر دراز قریب بهشتاد سال کما بیش یافته وفات کردند سه پسر و دو دختر یادگار
ماندند یک دختر بسید شاه علی ظفر صاحب مرحوم منسوب شد که ذکر اولاد شان بالا گذشت و دختر دیگر لاولد است
و از پسران یکی سید محمد تقی صاحب هستند که اولادی تا حال ندارند و دیگر سید محمد نقی صاحب که با همشیره
برادر خان بهادر نواب عبد المجید صاحب کتخدا اند سه پسر دارند علی متقی و محمد طاهر و محمد طیب نام و دیگر
سید محمد عسکری صاحب که پسری دارند مسمی به سید محمود حسن اللهم بارک فی اعمارهم و اولادهم
واجعلهم ناصر الشریعة المصطفویة والطریقة المرتضویة وناشر السلسلة العالیة
القلندریة الباسطیة ووفقهم باجراء سلسلة الارشاد علی طریقة الآباء و
والاجداد بحرمة سیدنا ونبینا محمد وآله واصحابه الامجاد واولیاء امته
ذوی الفضل والرشاد الی یوم التناد آمین برحمتک یا ارحم الراحمین

تمت المقدمة

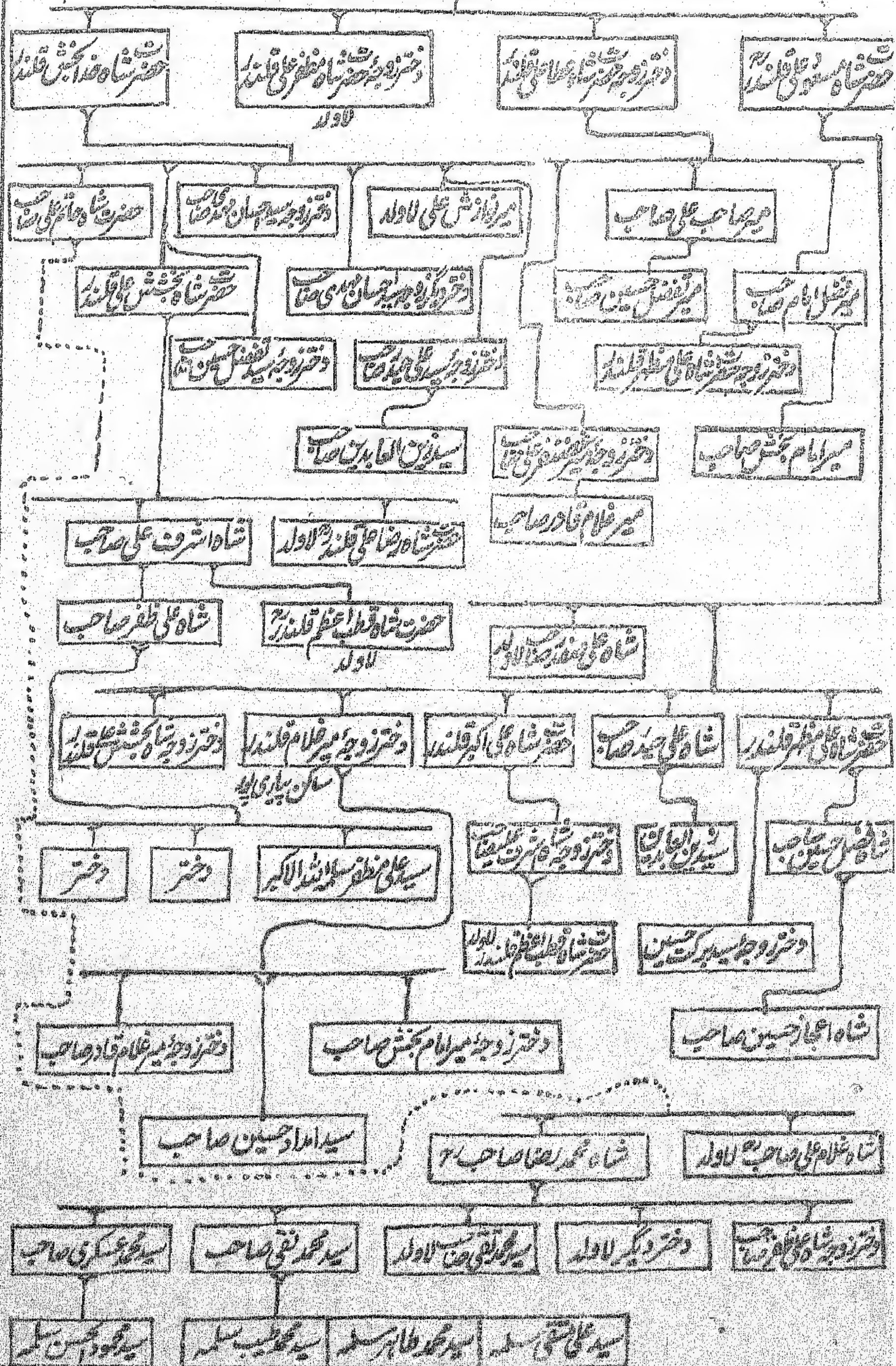
داران دو دختر و یک پسر که عمر شان هشت یا نه ساله خواهد بود و سید علی مظفر نام دارند موجود اند الله تعالی
صاحبزادهٔ موصوف را قابل و لائق کند و نور و ظهور باسطی کرامت فرماید حضرت شاه رضا علی قلندر که قائم مقام
و جانشین والد ماجد خود بودند اجازت و خلافت از حضرت مرشدنا شاه علی مظهر قلندر قدس سره میداشتند
و صاحب ارشاد و تلقین بودند اما اولادی نگذاشتند پسر سوم حضرت شاه خدا بخش قلندر قدس سره شاه
حاتم علی صاحب بودند که بسیار قابل و لائق و جامع محاسن اعمال و مکارم اخلاق نیکو شمائل و پسندیده خصائل
بودند با حضرت مرشد مرشدنا شاه تراب علی قلندر قدس سره رابطه و اتحاد چنانکه داب مرشدزادگان میباشد
میداشتند یک مکتوب ایشان بنامی جناب حضرت صاحب قبله فقیر را دستیاب شده از ان کیفیت اتحاد بخوبی معلوم میشود
بسم الله الرحمن الرحیم برادر صاحب مخدومی مکرمی شفیق دلی کاشف اسرار خفی و جلی سلمه الله تعالی - بعد سلام تحفة
الاسلام که تحیهٔ سنیهٔ جناب خیر الانام علیه افضل الصلوة و السلام و اشتیاق ملاقات کرام مشهود ضمیر توجه پذیر باد
عرصه دراز منقضی گردید که بیاد صحائف گرامی مشعر خیریت مزاج سامی و جمیع متعلقان و وابستگان تکیه
مسرور و شاد کام نفرمودند دل نگرانی وارد الله تعالی مواقعش بحر عیش و نشاط در مشغولی حق امرے دیگر
نگردانا د بحرمة النبی و آله الامجاد لهذا مکلف خدمت شریف هست ترصد که انچه حال صحت و عافیت ذات
ستوده صفات و جمیع متعلقان و وابستگان تکیه باشد نوکریز خامهٔ مواخات شمامه فرموده مسرور فرمایند
که باعث انشراح قلبی تواند بود و صورت حال بدین نمط گردید که بسال گذشته واقعهٔ تاریخ یازدهم شهر
شوال المکرم جناب حضرت صاحب قبله و کعبه ازین دار فانی بعالم جاودانی انتقال فرموده رونق پذیر خلد
برین شدند و کوه مفارقت بر سینه ما ماتم زدگان انداختند چون از مشیت ایزدی بجز رضینا بقضا
الله چارهٔ دیگر متصور نیست بصبر و شکیبائی پرداخته و بجای جناب ممدوح نور چشم سید شاه رضا علی فرزند
کبیر حضرت خلد مکان را از جناب برادر صاحب قبله و کعبه سید شاه علی مظهر قلندر بیعت و اجازت خلافت
حاصل کنانیده سجاده نشین کرده شد و در ماه رجب المرجب جناب برادر صاحب قبله و کعبه سید شاه علی مظهر
قلندر رحلت فرموده خلد تزئین شدند و داغ غم و الم بر سینهٔ احبا و اقارب دادند تواتر و توالی این بجها
در ظهور رسیده تشریح آن قلم و زبان سوزان و نالان و در چشم عالم تیره و تار نموده مگر مشیت الٰهی

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذی الهم المسعودین من عباده المجذوبین فی وداده باملاء الصحف
والرسائل فی اخبار الاولیاء واطوار السلاسل تبصرة للمتبصرین
وتذکرة للمتاخرین والصلوة والسلام علی رسوله الذی منه
البدایة فی وسائل العنایة والیه النهایة فی سلاسل الولایة وعلی
اله واصحابه ولاسیما ایمة الطهارة ومشیخة الهدایة ولاسیما مشائخنا
القلندریة والطیفوریة والقادریة والچشتیة والسهروردیة والفردوسیة
والمداریة سلام الله وصلاته ورحمة الله وبرکاته علیهم اجمعین
اما این رسالهٔ الیست مسعودیه مسمّی **فصول مسعودیه** از تالیف غرّهٔ ناصیهٔ سعادت
وعنایت قرّهٔ باصرهٔ سیادت وولایت سلالة السادات الاماجد الکرام نتیجة
الاولیاء الاکابر العظام قدوهٔ ارباب طریق زبدهٔ اصحاب تحقیق مخصوص بفضائل وکمالات
منصوص بشرائف مقامات وحالات حضرت عالی طبع والاگهر **سید مسعود علی قلندر**
خلف الصدق وخلیفة الحق حضرت سید السادات منبع البرکات والافادات شیخ الاسلام و
المسلمین وارث الانبیاء والمرسلین شیخ المشائخ قطب الاقطاب امام الائمه فرد الاحباب
اسرار الله کاشف عرفان خلیفة الرحمن فی الغیب والشهادة والارواح والاعیان رابطة النعم

شجرۂ اولاد و امجاد مرشدنا حضرت شاہ باسط علی قلندر قدس سرہ العزیز

مرشدنا حضرت شاہ باسط علی قلندر قدس سرہ العزیز



بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد از حمد خدا و درود مصطفی میگوید فقیر حقیر سید مسعود علی ابن سید السادات مجمع البرکات منبع الافادات
اسرار اللہ کلید عرفان حضرت شاہ باسط علی قلندر ادام اللہ فیضان ارشادہ علینا و علی جمیع
الطالبین الصادقین والمریدین الراسخین ابن حضرت قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین
صاحب الکشف والکرامات حضرت شاہ محمد ماہ قلندر مرید و خلیفہ حضرت شیخ الاسلام حضرت
شاہ مجا قلندر لاہرپوری قدس سرہ و حضرت جد بزرگوار ابن حضرت سید فیروز ابن سید سالم ابن
سید قاسم ابن سید ناصر عرف سید نصیر الدین از بیندار و بیشوار موضع بڈگانون علاقہ پرگنہ سکرور مضاف صوبہ
الہ آباد از فرزندان حضرت میر سید مسعود حسینی الرضوی النیشاپوری سلام اللہ علیہم کہ این فقیر از سن
طفلی بخدمت حضرت قبلہ گاہ بودہ از علوم ظاہری و باطنی تربیت یافتہ و تلقین اذکار و افکار و اسرار
الہی و اسرار از و نیاز محمدی و مرتضوی آگاہی پذیرفتہ حضرت مرشد کامل مکمل قبلہ گاہی دام ظلہ العالی
امر فرمود کہ احوال پیران سلاسل سبعہ با انواعہا یعنی قلندریہ و طیفوریہ و چشتیہ و قادریہ و سہروردیہ
و فردوسیہ و مداریہ رضوان اللہ علیہم اجمعین مع شجرات کہ بست و چہار انواع است و اسامی خلفای ایشان
در حیز تحریر در آرد تا طالبان صادق الاعتقاد و مریدان راسخ الانقیاد بہرہ یاب باشند بنا براں بموجب
فرمان واجب الاذعان حضرت پیر و مرشد مد ظلہ العالی آنچہ در کتب و رسائل این قوم یافتہ چنانچہ کتاب
سفینۃ الاولیا و مناقب الاولیا و کتاب مناقب الاصفیا در بیان احوال پیران سلاسل سبعہ با انواعہا
مصنفہ مولوی صوفی شاہ فضل علی ابن شیخ محمد علی قریشی النسب ساکن آستانہ نرودہ پرگنہ نظام آباد

وباسط الایادی شیخنا وآمامنا سید باسط علی قلندر الہ آبادی[۱] گر بگویم تا قیامت وصف او
ہیچ آنرا غایت و مقطع مجو   در بشر رو پوش گشتہ آفتاب   فہم کن واللہ اعلم بالصواب
مد اللہ ظلہ الظلیل علینا وادام فضلہ الجزیل الینا کہ در خدمت فیض و برکت
آن جناب مستطاب از طفولیت بودہ وشتافتہ و تربیت علوم ظاہری و باطنی باقصی مراتب یافتہ
و در وقت رضاعت از زبان مبارک حضرت قدوۂ جماعت قطب ربانی محبوب سبحانی ارشاد شدہ کہ
قطب الوقت خود باشد و ردای مبارک عنایت شدہ مقبول خدمت قدوۃ الاولیا و مقرب حضرت
کبریا اند حیاہ اللہ تعالی وابقاہ وکثر فی المسلمین جدواہ امید کہ طالبان صادق و راغبان
واثق بدین رسالہ غلالہ فائدۂ عجالہ یابند و در دعا و ثنای آن جامع ومجمع حقائق ومنافع بشتابند
ان شاء اللہ تعالی ولہ الحمد فی الآخرۃ والاولی ؕ

قال دامت فیضانہ و برکاتہ

---

[۱] یعنی بخشش وفائدہ ۱۲ منتخب

بیناول قلندر جونپوری **فصل ششم** در بیان احوال پیر ششم حضرت شاه عبدالسلام عرف شاه علن قلندر
ابن حضرت شاه محمد قطب نور **فصل هفتم** در بیان احوال پیر هفتم حضرت شاه عبدالقدوس قلندر ابن حضرت
شاه علن جونپوری **فصل هشتم** در بیان احوال پیر هشتم حضرت شاه مجتبی عرف شاه مجا قلندر لاهرپوری
فصل نهم در بیان احوال پیر نهم حضرت شاه دیوان فتح قلندر قلندرپوری **فصل دهم** در بیان احوال پیر دهم
حضرت شاه الله دیا احمد قلندر لاهرپوری **فصل یازدهم** در بیان احوال پیر یازدهم حضرت سید السادات
مجمع البرکات فی الافادات حضرت شاه باسط علی قلندر الٰه آبادی **فصل دوازدهم** در بیان احوال پیران
سلاسل ستهٔ طیفوریه و چشتیه و قادریه و سهروردیه و فردوسیه و مداریه که بایشان قلندران تعلق دارند

فصل اول در بیان احوال پیر اول حضرت شاه عبدالعزیز مکی قلندر علمدار و صحابی پیغمبر صلی الله علیه و آله و اصحابه وسلم

بدانکه آنحضرت از نبائر حضرت صالح پیغمبر علیه السلام بود و از کتب آسمانی مثل توریت و انجیل از احوال پیغمبر
آخر الزمان مطلع گشته سالها سال با نتظاری ظهور رسول خدا صلی الله علیه وسلم کشیده چون آوازهٔ ظهورش
بعالم کون شنیده بخدمتش آمده پروانه وار بر شمع جمال جهان آرای آنحضرت سرور کائنات جان خود را نثار نموده
به بیعت و خلافت از جناب رسالت مآب و هم از جناب ولایت انتساب مشرف گردیده و لقب قلندر یافته بخدمت
علمبرداری سرافراز گشت و در سفر و حضر حاضر بوده از حق بیدار شده و اسرار انا احمد بلا میم دریافته در خیال خود را محو ساخته
فلم یبق الا الله الواحد القهار و گوی سعادت از این در ربود کسانیکه مرید ایشان شدند نسبت به پیر خود سلسلهٔ خود
را قلندریه مکیه نامیدند و کسانیکه مرید شدند نسبت به پیران پیر خود یعنی حضرت مرتضی علی شیر خدا کرم الله وجهه سلسلهٔ خود
قلندریه علویه نامیدند چنانچه بالخصوص مولوی معنوی شاه عبدالقادر جونپوری در رسالهٔ منظومه اشارت کرده ابیات

خواجه عبدالعزیز عبدالله — آن علمدار مصطفی ز سپاه
با نبی بود در سفر بوفاق — در مکانی که رفتش استغراق
تا زمانی که حیدر صفدر — سوی صفین بُد اندر با لشکر
شغب لشکرش بگوشش رسید — با فاقت در آمد و بدوید
گفت کو مصطفی و لشکر او — من فدای غلام و چاکر او
قوم گفتند رفت از دنیا — وز پس او سه مرد از خلفا
این وصی است و شیر خدا — علی مرتضی امیر هدا
تا بدولت بدان جناب رسید — بیعتش کرد و خرقش گزید

مضافات سرکار جونپور مرید و خلیفهٔ حضرت پیر و مرشد و ترجمهٔ رسالهٔ غوثیه عربیه که یکی از یاران حضرت
سید نجم الدین قلندر غوث الدهر تصنیف کرده غوثیه نام نهاده و در رسالهٔ غوثیه سخن بر دو قسم ست چیزی
از مسائل سلوک اند و چیزی از احوال چهار پیر سلسلهٔ علیه قلندریه یعنی حضرت شاه عبد العزیز علمدار و صحابی
پیغمبر خدا صلی الله علیه وسلم و حضرت میر سید خضر رومی قلندر و حضرت سید نجم الدین قلندر غوث الدهر و حضرت
شاه قطب الدین بینادل قلندر جونپوری و رسالهٔ رابط المشائخ مع حواشی ضروری در بیان شجرات نسبت و چهار
نوع علی التفصیل و رسالهٔ منظومهٔ مختصره در بیان اسامی پیر کبیر بالاجمال و مترجم رسالهٔ غوثیه و ناظم این هر دو
رساله مولوی معنوی علامة العصر وحید الدهر شاه ابو محمد عبد القادر باسطی القلندر ابن شیخ خیر الدین الصدیقی
العمادی منسوب بسوی حضرت عماد قلندر که مرید و خلیفهٔ حضرت قطب الدین بینادل قلندر بودند و چند مکتوب که
مولوی معنوی موصوف در بیان تحقیق بعضی سلاسل و تاریخ وفات بعضی پیران که از آیات قرآن مجید استخراج نموده
از تکیه سوگر پور باینجانب نوشته فرستاده بودند و مکتوبات شاه محبا قلندر و چند اوراق که حضرت شاه عبد الرحمن
قلندر مد ظله العالی خلف الصدق حضرت شیخ الاسلام شاه الهدیه احمد قلندر قدس سره در بیان احوال جد خود
حضرت شاه عبد الرحمن جانباز قلندر و نیز اسامی خلفای حضرت شاه محبا قلندر و خلفای حضرت شاه فتح قلندر
و خلفای پدر بزرگوار خود حضرت شاه الهدیه احمد قلندر بموجب فرمایش حضرت پیر و مرشد نوشته بودند و همچنین مسائل دیگر
نیز آنچه از زبان فیض ترجمان حضرت والد مرشد خود شنیده همه را جمع کرده بدوازده[۱۲] فصل مرتب ساخته و خطبهٔ مولوی
معنوی موصوف را تیمناً و تبرکاً که بموجب حکم حضرت پیر و مرشد ارسال داشته بودند داخل رسالهٔ هذا کرده نام این
رساله **فصول مسعودیه** نهاد و بعون الٰهی و توجه بزرگان از تاریخ بست و نهم[۲۹] ماه محرم روز یکشنبه سنه
یکهزار و یکصد و نود و پنج هجری آغاز تحریر این رساله یافت **فصل اول** در بیان احوال پیر اول حضرت شاه
عبد العزیز مکی قلندر علمدار و صحابی پیغمبر صلی الله علیه وسلم **فصل دوم** در بیان احوال پیر دوم حضرت سید
المجذوبین حجة المحبوبین سید اولاد رسول امی میر سید خضر رومی قلندر **فصل سوم** در بیان احوال پیر سوم
حضرت سید نجم الدین قلندر غوث الدهر **فصل چهارم** در بیان احوال پیر چهارم حضرت شاه قطب الدین بینادل
قلندر جونپوری **فصل پنجم** در بیان احوال پیر پنجم حضرت شاه محمد قطب قلندر ابن حضرت شاه قطب الدین

مردم دانسته اند که از دنیا رفته است و او نرفته و از قبر برآمده بر روی زمین گشته همچنین سه بار از سه قبر بعد
چهل چهل سال برآمده و قبر رابع اینست که نزدیک قبر حضرت گنجشکر ست در پاک پتن که مابین ملتان و لاهور
واقع ست و ازین قبر برنیامده و مدت عمر حضرت شاه عبد العزیز مکی علیه الرحمة بتعبیر پیغمبر خدا ششصد سال بوده
این را دو معنی ست یکی آنکه عمر آنحضرت از یک هزار زیاده بوده تعبیر به ششصد سال نموده شد چنانکه حضرت
سلطان بایزید بسطامی را کسے پرسید که عمرت چه قدر شده است گفت چهار سال آن شخص در حیرت آمد گفت که عمر
من هفتاد سال بغفلت بگذشت آنرا عمر نشمارم و این چهار سال بیاد خدا و رموز فقر آگاه گشته شادان شاد
گذشته همین اوقات را عمر میشمارم همچنین عمر حضرت شاه عبد العزیز مکی سالها سال و مدتها مدت بغفلت
گذشته بشمار نیامده و از وقتیکه رسول خدا صلی الله علیه وسلم را دیده و بیعت نموده و برموز فقر آگاه گشته
همان عمر بشمار آمده از بیعت عمر ششصد سال گفته شد معنی دیگر آنکه عمر آنحضرت بر تقدیر یکه ششصد
سال بوده زیاده نبوده ازین ششصد سال چند صد سال پیش آنحضرت بوده و چند سال بحضوری گذشته
و چند سال در مفارقت بریاضت شاقه و محنت و مشقت گذرانیده بدین طور که چهل چهل سال در سردابه زیر
زمین فرود آمده بمراقبه نشسته و چهل چهل سال بیرون آمده بر روی زمین سیر و سفر از مغرب تا مشرق کرده و بهدایت
خلق مشغول بوده چون عمر بدینطور به ششصد سال رسیده از خلق خود را روپوش کرده در سردابه فرود آمده که
این سردابه را بقبر تعبیر نموده شده باین معنی ششصد سال گفته شد معنی اول اصح ست و بر معنی اعتراض
وارد میشود که در حدیث آمده است که بعد از صد سال کسے و نفسے از حاضران اینوقت بر روی زمین نخواهد ماند حال
آنکه حضرت شاه عبد العزیز مکی و حضرت خواجه خضر و حضرت الیاس ع از صد سال چند صد سال مانده مضمون این حدیث چگونه
راست آید جواب این اعتراض مولوی معنوی شاه عبد القادر باین الفاظ نوشته فرستاده و صاحبین بحدیث [illegible]
اینجا حاضر نیست که بدان تأمل کرده آید که هر جا اشکال در قرآن و حدیث موهوم خاطر گردد بتأمل وافی و شافی در
الفاظ آن حل شود و خلق از قرآن و حدیث چیزے فهمند و فقرا چیزی دیگر جواب مجمل نوشته میشود و ان تأمل باید فرمود
که از جوابیکه میان مردم شهرت دارد قوی‌تر خواهد بود انشاء الله تعالی ظاهر آنست که خطاب باین حدیث با جماعت
مردم اهل عادت بوده است و معنی آنست که کسے از حاضران اینوقت بعد از صد سال بتقاضای عادت بشری بطریق [illegible]

هرکه فهمید سرّ مرتضوی   خواندمارا قلندر علوی   راوی گوید که شیخ المشائخ شاه عبد العزیز مکی
در سفری با یاران میرفت تا بمکانی رسید گفت ما احسن هذا المکان پس وضو کرد و برای رکعتین تحیة الوضو
تحریمه فرمود در رکعت اولی چهل سال گذشت پس یاران رفتند و متفرق شدند ایشان را مریدان لاتعد و لاتحصی بودند
تا یکی از ایشان بعد چهل سال مراجعت کرد و بر قدمانش بر وافتاد و بوسه داد و گفت ایها الشیخ کم تقوم
قد مضی اربعون سنة پس بافاقت آمد و رکعت ثانیه تمام کرده سلام داد و چشم بکشاد و پرسید که چند گذشت
گفت چهل سال بگذشت پس از انجا روان شد راوی گوید که حضرت غوث فرموده هرگاه پیغمبر حق صلی الله
علیه وسلم اصحاب صفه را در خلوت تعلیم اسرار میکرد صحابه از روزنهای حجره نظر میکردند که چه تعلیم فرمایند و فرمود که طریقه
مشائخ ما با اصحاب صفه میاند که اسرار از پیغمبر خدا صلی الله علیه وسلم بالمشافهه گرفته و ایشان خواص اولیای خدا اند
و آن مخدعیان اند و مخدعیان قومی از اولیا اند و مخدع اسم ظرف ست بمعنی مکانی پوشیده و در اصطلاح قوم نهانخانه
اسرار را گویند یعنی از نسبت قرب وصول بنهانخانه رسیده اند که آنجا کسی را دستی نه و دیگران بواسطه دیگری آگهی
پس هرکه با اصحاب صفه پیوسته از کمّل و خواص اولیاست و آنکه بدیگر صحابه که از روزنها نظر میکردند پیوسته نیز از اولیاست
مگر آنکه ایشان معرفت اسرار بیک چشم حاصل کرده اند و بسیار فرق ست درمیان آنکه بیک چشم شناسد و میان آنکه
بهر دو چشم بالمشافهه معرفت یابد و آنحضرت از اصحاب صُفه بودند و صفه بالضم والتشدید خانه و جای بلند و اصحاب صفه
مردمان اند که جان خود را نثار شمع جمال جهان آرای حضرت رسالت پناه صلی الله علیه وسلم کرده و پاسبان حجره
مبارک خاص شبانروز بوده اند و بهیچکار دنیای دنی روی نیارند و ایشان هر عقده که در باب معارف اسرار
پیش می آمد بالمشافهه بحضرت رسالت پناه عرض کرده بشرف تلقین و تربیت آن مشرف میگردیدند و در حضر و
سفر همیشه بخدمت حاضر بودند گاهی از همراهی پیغمبر خدا صلی الله علیه وسلم جدائی تجویز ننمودند و حضرت شاه
عبد العزیز مکی و دحیه کلبی رض و سلمان فارسی رض از اصحاب پیغمبر حق بودند و صحابه پیغمبر خدا از هشت صد زیاده بودند
و این هر سه پیش از پیغمبر حق بودند و عمر دراز داشتند چنانچه سلمان فارسی رض که در حق او پیغمبر خدا گفته [illegible]
از اهلبیت ماست وفات سلمان فارسی رض در سال سی و سه ۳۳ هجری است و مدت عمر شریف قبول یکهزار و پانصد
سال بوده راوی گوید حضرت شیخ المشائخ شاه عبد العزیز مکی را چهار قربت و در هر قربت چهل سال مانده

شاه دنیا و دین محمد قطب	مرقدا و پیامی مرقد قطب	آسمان سینه شاه دریا دل	قطب دنیا و دین بینا دل
شاه دین نجم دین غوث الدهر	ابن سید نظام عز زبین شهر	میر خضر قلندر رومی	فخر خضر و سکندر رومی
شیخ عبد العزیز مکی با	آن علمدار مصطفی بصفا	شاه مردان علی ولی خدا	شیر حق ناصر نبی خدا
شاه شاهان قوام تخت کلاه	سید الانبیا رسول الله	اندرین سلسله بجوش عهدی	شاه با رهست رتبه عهدی
از پی مرتضی است یازدهم	و زپس مصطفی او دوازدهم	صلوات و سلام رب غفور	بروی و بر جماعه مذکور
	علوی قلندری است یار	سیزده پیر گیر وقت شمار	

راوی گوید حضرت شاه عبد العزیز مکی اجازت و خلافت سلسله طیفوریه که منسوب بطیفور شامی عرف بایزید بسطامی است از میر سید جمال مجرد ساوجی یافته و سلسله طیفوریه دو نوع است طیفوریه جعفریه طیفوریه بصریه

بیان شجره سلسله طیفوریه جعفریه که مخصوص بحضرت طیفور شامی عرف بایزید بسطامی است از رساله رابط المشائخ

حضرت ذات پاک مظهر حق	شاه باسط علی قلندر حق	شاه دنیا و دین وحید احد	حجة الحق الهدیه احمد
شیخ دنیا و دین زبین زبان	شاه فتح قلندر سلطان	شاه دین مجتبی قلندر پاک	سر توحید و معنی لولاک
شاه عبد القدوس و روبین	پیشوای طریق علم و یقین	شاه عبد السلام حجت حق	هادی خلق بر محبت حق
شاه دنیا و دین محمد قطب	پیر ره جانشین مسند قطب	آسمان سینه شاه دریا دل	قطب دنیا و دین بینا دل
شاه شاهان امام بر و بحر	شیخ با نجم دین غوث الدهر	شاه خضر قلندر رومی	فخر خضر و سکندر رومی
شاه عبد العزیز مکی با	هادی دین حق مرتضی را	سید رهنما جمال الدین	ساوجی مجرد آب تگین
شاه طیفور ابو یزید همام	که بود نسبتش سوی بسطام	سید الساده جعفر صادق	سامع از حق و هم بحق ناطق
سرور دین محمد باقر	هادی راه باطن و ظاهر	پیشوای رضی و جلی	شاه زین العباد میر علی
سید الساده سرور کونین	نور چشم نبی امام حسین	شاه مردان علی ولی خدا	شیر حق داور نبی خدا
شاه شاهان قوام تخت و کلاه	سید الانبیا رسول الله	صلوات و سلام نا محدود	بروی و بر جماعه معدود
	عروه جعفری طیفور است	۱۹ نوزده پیر طریق معهود	

ما تخلل واقع ست باقی نخواهد بود ولقای آنحضرت و مهتر خواجه خضر و مهتر الیاس ع واشخاص دیگر
از جماعة الناس نیز بوجه عادی استمراری ست آنحضرت را در بادیه دریک کهف چهل سال بگذشت این
ببقای عادی چه مناسبت دارد وقت عبادت بدانکه احوال آنحضرت بعینها احوال اصحاب کهف ست
که بعد سیصد و نه سال در وقت ملک صالح بیدار گشته و طالب نان کردند و در وقت پیغمبر خدا صلی الله علیه وسلم وقتیکه
حضرت مرتضی علی شیر خدا کرم الله وجهه برای تلقین کلمه بغار رفتند بیدار گشتند و تلقین کلمه شهادت پذیرفتند
و هم در عهد حضرت امام مهدی رضی الله عنه بیدار خواهند گشت و بیعت با امام خواهند کرد و اصحاب کهف را از
مردگان نباید دانست همچنین حضرت شاه عبدالعزیز مکی را از مردگان نباید دانست مگر با احتیاج البشری ...

بیان شجرهٔ قلندریه که مخصوص بحضرت شاه عبدالعزیز مکی ست
از رسالهٔ منظومه ربط المشائخ

دست من دست عمران هداست دست باسط علی ولی خداست
دست من دست الهدیه احمد دست شیخ قلندر سرمد
دست شه مجتبی قلندر حق دست عبدالقدوس رهبر حق
دست عبدالسلام فرخ دست دست دست محمد قطب ست
دست شه قطب دین بینادل ز دست صحرا و باغ و دریا دل (یعنی مبارک)
دست شه نجم دین غوث الدهر ز دست جهان نصیب دل راهبر
دست خضر قلندر رومی فخر خضر و سکندر رومی
دست عبدالعزیز مکی ما هادی دین حق مزکی ما
دست شاهنشه سر پیر و کلاه سید الانبیاء رسول الله
دست حق من دری دری فیهم کرید الله فوق ایدیهم

بیان شجرهٔ سلسلهٔ قلندریه علویه از رسالهٔ منظومهٔ ربط المشائخ

حضرت ذات پاک مظهر حق شاه باسط علی قلندر حق
شاه دنیا و دین وحید احمد حجة الحق الهدیه احمد
شاه دنیا و دین زمین زمان شیخ فتح قلندر سلطان
شاه دین مجتبی قلندر پاک سر توحید معنی لولاک
شاه عبدالقدوس سرور دین رهنمای جهان بعلم و یقین
شاه عبدالسلام حجت حق هادی خلق بر محبت حق

۱۳۵

[illegible] ۱۲

از مشرق تا مغرب لا تعد و لا تحصی داشتی از جمله کرامات ایشان یکی آنست که یک کهپر برای محتاجان نهاده بودند که هر کرا طعامے در کار باشد یا هر چه حاجت داشتند باشد از ان کهپر بگیرند تا آنکه اگر کسے برای اسپ خود دانه و کاه میخواست ازان کهپر می یافت مدتے آن کهپر داشته بودند آخر شش بحضور خود آن کهپر را شکست کنانیده زیر زمین دفن کردند بدینوجه لقب آنحضرت کهپرا داری شده و وضع آزادی پسندیده اختیار نمودند و ازجناب عالے ارشاد شده که بهند برو و نعمت چشت از حضرت خواجه قطب الدین بختیار بگیر بموجب حکم اقدس سیر کنان بجانب دهلی روان گشتند و خواجه صاحب را هم از جناب عالی معلوم شده که سید خضر رومی قلندر برای امانت خود که نزد شما است می آید چون قریب دهلی رسید قطب صاحب برای استقبال رفته بدهلی بر مکان خود آوردند و گفتند که امانت شما نزد ما است ما را هم از جناب عالی معلوم شده چند روز بخدمت داشته تربیت طرق چشت بوجه احسن کرده اجازت و خلافت سلسله چشتیه داده رخصت نمودند باز بسیر و سفر مشغول شدند راوی گوید حضرت غوث الله را رضی الله عنه شنیدیم که میفرمودند سفرے در خدمت سید السادات مجمع البرکات سیدنا و شیخنا و مولانا الخضر الرومی رحمة الله علیه بودیم و در راه می رفتیم تا باران رسید دیری مسجد کفار نظر آمد حضرت سید فرمودند بیائید در پیش تا آب بگذرد چون رسیدیم حضرت خواست که در مسجد در آید بت پرستان مانع آمدند پس بگیرید و خلف مسجد بجائے بمراقبه نشست تا آب بگذشت سر مبارک برداشت و گفت دیدید چگونه ما را از مسجد خود باز داشتند بیائید ببینیم چه می پرستند تا نزد آنها رفت و گفت ای پرستندگان این صنام با شما سخن میگویند یا نه گفتند اینها سنگ اند چگونه سخن گویند سخن گفتن صفت احیا باشد نه صفت جمادات و پرده رو مسجد گاوے بود از سنگ حضرت سید فرمود خوب بتان شما سخن نگویند بارے این گاو سنگ سخن بگوید یا نه گفتند این هم از سنگ است چگونه سخن گوید حضرت فرمود اگر این گاو سنگین سخن بگوید آیا دین ما از دین شما بزرگ تر باشد گفتند آرے اگر این سنگ با ما سخن گوید لامحاله دین شما از دین ما بزرگ تر باشد و بدست مبارک آنحضرت آلهٔ از آهن بود بران آهن بر سرین آن گاو زد و گفت قم باذن الله — آن گاو همچو گاوان آواز کرد و از جا بجست حضرت یاران را گفت بگیرید و آن گاو از پیش ایشان سخت دوید و میگریخت تا بشفقت بگرفتند کافران در تعجب ماندند که گاو سنگین در دم لحم و شحم و جلد و غیره آورد حضرت بیاران فرمود تا ذبح کردند و کباب نمودند

بیان شجرهٔ سلسلهٔ طیفوریه بصریه از رسالهٔ منظومه ربط المشائخ

حضرت ذات پاک مظهر حق	شاه باسط علی قلندر رحق	شاه دنیا و دین یتیم زمان	شاه المدیه احمد سلطان
شاه دنیا و دین وحید جهم	شیخ فتح قلندر رسید	شاه دین مجتبی قلندر نور	مرقد پاک او به لاهر پور
شاه عبدالقدوس سرور دین	پیشوای طریق علم و یقین	شاه عبدالسلام حجت حق	هادی خلق بر محبت حق
شاه دنیا و دین محمد قطب	پیر ره جانشین مسند قطب	آسمان سینه شاه دنیا دل	قطب دنیا و دین بنیا دل
شاه شاهان امام بر و بحر	پیر انجم دین غوث الدهر	شاه دنیا و دین بدلداری	خضر رومی کهپر او یاری
شاه عبدالعزیز مکی ما	هادی دین حق مرسکی ما	سید رهنما جمال الدین	سیاوجی مجرد آب نگین
شاه طیفور ابویزید همام	که بود نسبتش سوی بسطام	شاه دنیا و دین حبیب عجم	رهنمائی جهان بر اوام
شاه دنیا و دین بعلم و یقین	حسن بصری آن مقدم دین	شاه مردان علی ولی خدا	شیر یزدان اخ نبی خدا
شاه شاهان ملیک تخت و کلاه	سیدالانبیا رسول الله	صلوات و سلام نامحصور	بر رسول و جماعهٔ مسطور
	عدد بصریان طیفوری	هشتاد اند گر نکو نگری	

فصل دوم در بیان احوال پیر دوم سید المجذوبین حجة المحبوبین سید اولاد رسول امی الامیر سید خضر رومی قلندر که از جملهٔ خلفای کبار و مشاهیر حضرت شاه عبدالعزیز مکی علمدار و صحابی پیغمبر صلوات الله علیه بوده‌اند

بدانکه حضرت میر سید خضر رومی قدس سره از رهنمونی طالع و بخت همایون بخدمت فیض موهبت حضرت شاه عبدالعزیز مکی رسیده چو پروانه وار گرد شمع جمال حق نما بجان خود و نثار گردیده بیعت نموده تلقین اذکار و افکار و اسرار گشته و رموز اسرار انا احمد بلا میم دریافته محو گشته حالت فنا فی الله و بقا بالله پیدا شد سالها سال بخدمت در حضر و سفر بوده سعادت دارین حاصل نموده با جازت و خلافت سلسلهٔ قلندریه علویه و طیفوریه مشرف گردیده رخصت شده سیر و سفر اختیار کرده بهدایت خلق الله مشغول شد کشف و کرامات خوارق عادات و حالت سکر و محو و استغراق بسیار بوده و ریاضات و مجاهدات و مراقبات بسیار کرده و در هر دهی و شهری که تشریف برده مردمان آنجا به بیعت و هدایت در آمدی مریدان و خلفای صاحب کمال و صاحب تصرف

سر بر داشت گفتم نزدیک رسیده است فرمود ایها السید - باش گو بیاید و باز بمراقبه شد چون دیگر

شد نزدیک شدم و درود خواندم سر مبارک برداشت و فرمود ایها السید چه میگوئی گفتم سلطان

رسید و چون بادشاه از مرکب فرود آمد وزیر پیش رفت و گفت خبردار باش و بخدمت شیخ باادب حاضر

شو من شنیده ام که این شیخ قطعۀ از نار است بادشاه وزیر را گفت باش من برای زیارت و مصافحه و

قدمبوس و آمده ام خطره دیگر ندارم تا بادشاه آمد و شیخ بر تخت خود نشسته ماند بادشاه مصافحه کرد آنحضرت

دست بادشاه گرفت و زیر تخت مبارک نشاند غلام بادشاه دید که بادشاه بر خاک نشسته است غاشیه

آورد و بگسترد و بادشاه غاشیه را دور انداخت و بر خاک نشست باز سلطان دو سله[٥] درهم و دینار گذرانید که

بر فقرا تصدق فرمایند حضرت فرمود تو خود تصدق کن تصدق بدست خود حسن است بادشاه گفت نیت

کرده ام که حضرت خود تصدق فرمایند حضرت فقرا را گفت ایها الفقرا بگیرید هر چه بخواهید بقدر حاجت

حضرت غوث میفرماید که من و یکی دیگر از برادران ما بر خاستیم یک یک مشت بگرفتیم و کسی دیگر از

برادران بر نخاست و نگرفت چون بادشاه برفت بگفت بسیار از مشائخ دیده ام که دست ایشان وقت

مصافحه با من لرزیده است و اینجا دست من در مصافحه می لرزید عجب هیبتی و جلالتی یافته ام نام مبارک

این شیخ چیست وزیر گفت اسم ایشان سید السادات حضرت خضر رومی قلندر است پس از آنجا حضرت

سفر کرد بشهر یک ده وفات آنحضرت خواهد بود و سلطان چون تجسس کرد که آن شیخ بزرگوار کجا تشریف داده

است مردم خبر دادند پس فرمانی مشتمل ره بهیج اشرفی برای خرج مطبخ آنحضرت نوشته فرستاد و آنحضرت

آنجا اقامت کرد تا از دنیا مفارقت فرمود سلام الله علیه و علی اسلافه و اخلافه راوی گوید حضرت

غوث را شنیدم میفرمود که سید السادات شیخنا و سیدنا الخضر الرومی در صورت قلندریه می بود تا وقت آخر که مدت

سالی یا نیم سالی محاسن مبارک را فرو گذاشت و عیال دار نشد و وفات یافت راوی گوید چون حضرت

سید السادات خضر رومی وفات یافت غلام عتیق وی که بحری نام داشت باذن او بمقام او نشست و مولانا

بحری در سفر عرب و عجم خادم آنحضرت بود و در طواف اقطار ارض تخت مبارک وی بر سر او بود و پس هرگاه حضرت

غوث از سفر حجاز مراجعت فرمود حضرت را شوقی یافت و مولانا بحری را بجای او نشسته دید مولانا بحری از مقام

---

[٥] سله بالفتح و تشدید لام در ترکی بمعنی سبد و زنبیل و در عربی بمعنی [illegible]

امیر ایشان شنید بالشکر سوار شده بخدمت حضرت آمده دید که درویشان گاو سنگین را گشته اند و بریان کرده
میخورند تعجب کرده گفت ایها الشیخ شما پیری کبیر و بزرگ زهدوان خدا اید دین شما چیست بگو بگوید تا دین
شما در آییم آنحضرت فرمود بگو لا اله الا الله محمد رسول الله - آن امیر و لشکر یانش و شهریانش همه
یکبار باسلام درآمدند و تا امروز آنجا اسلام باقیست الحمد لله علی ذلک راوی گوید که
سید السادات میر سید خضر رومی دو سید را تربیت کرده و از خلفای خود گردانید که کامل و مکمل شدند یکی
سید نجم الدین قلندر غوث الدهر که سفر عرب و عجم و خراسان و هند و چین کرده در سه هزار بیلنے که قدم مبارک
او رسید هر دوم ببرکت بیعت رسید ندوم سید روح الدین و او در خدمت شیخ زمانے دراز ماند و صاحب
خرق و کرامات بود آب دهنش بر سنگ هم می مالید و در آتش می انداخت سنگ زر می شد تا این خبر بشیخ
رسید طلب فرمود و یاران را گفت گلیم او بگیرید و او را بریکپای ایستادن فرمود و برای مسکن او گفت که اینجا
مباش و ببلاد فرنگ اقامت کن و او آنجا تا دیر زیست راوی گوید حضرت غوث رضی الله عنه
حکایت فرمود که ما در سفرے با شیخنا و مولانا حجة الواصلین برهان العارفین سید السادات حضرت خضر رومی
قلندر می بودیم تا بشهر خود رسیدیم روزے در باغے از باغهای شهر بودیم و حضرت سیدنا و مولانا و شیخنا
بر تخت خود چنانکه داب او بود سر بر زانو مراقب بود تا سر مبارک برداشت و مرا گفت حق تعالی مرا بچشم
جلال ملاحظه کرده است برخیز ایها السید و چیزے بیار که مرا خنک گرداند برخاستم و پیاله گرفتم و بیازار
شدم سویق و شکر سفید خریدم و سویق با شکر و آب ملتوت کرده بخدمت آنحضرت بردم با انگشت مبارک
تناول فرمود تا مزاج خنکی یافت و باز بمراقبه شد ما ثقی را زیر تخت مبارک گذاشتم درین میان دیدم
که سلطان محمد شجاع محمد پسر تغلق شاه از شکار مرجعت کرده است آفتاب بنصف النهار در غایت
گرمی است و بدین باغ متوجه شد حضرت غوث میفرماید برخاستم و نزد تخت مبارک آمدم و گفتم اللهم
صل علی سیدنا و مولانا محمد و آله و بارک و سلم چنانکه داب صوفیه در اخبار مشایخ در وقت
مشغولی است حضرت سیدنا و مولانا سر مبارک برداشت و فرمود ایها السید چیست خبر کردم که بادشاه
می آید فرمود بنشین گو بیاید و باز بمراقبه رفت تا بادشاه نزدیک باغ رسید دیگر بار رفتم و درود خواندم

از روایات دیگران ثقات
شیخ عبد العزیز مکی نیست

درین معنی سه بیت نوشته اند
بشنو و کشف بعد تحقیقات
بلکه خضر از جمال یافته است

که اندرین سلسله که شکی نیست
واسطه در میان نیافته است

بیان شجرهٔ سلسلهٔ طیفوریه جعفریه که بلا واسطه یافته اند از رسالهٔ منظومهٔ ربط المشائخ

حضرت ذات پاک مظهر حق
حجة الحق الهدیٰ احمد
شاه دین مجتبیٰ قلندر پاک
پیشوائی طریق علم و یقین ره
شاه دنیا و دین محمد قطب ره
قطب دنیا و دین بنا دل
شاه خضر قلندر رومی
شاه جی بحر و آب نگین
سید الساده جعفر صادق
هادی راه باطن و ظاهر
سید الساده سرور کونین
شیر حق داور نبی خدا
صلوٰة و سلام نا محدود

شاه باسط علی قلندر حق
شیخ دنیا و دین زین زمان
سر توحید معنی لولاک
شاه عبد السلام حجت حق
پیر ره جانشین مسند قطب
شاه شاهان امام بر و بحر
فخر خضر و سکندر رومی
شاه طیفور او یزید همام
سامع از حق و هم بحق ناطق
پیشوای ره خفی و جلی
نور چشم نبی امام حسین
شاه شاهان قوام تخت و کلاه
بر وی و بر جماعهٔ سعدود
هر دو شد بر طریق محمود

شاه دنیا و دین وحید احد
شاه فتح قلندر سلطان
شاه عبد القدوس سرور دین
هادی خلق به محبت حق
آسمان سینه شاه دریا دل
شیخ نجم دین غوث الدهر
سید رهنما جمال الدین
که بود نسبتش سوی بسطام
سرور دین محمد باقر
شاه زین العباد میر علی
شاه مردان علی ولی خدا
سید الانبیا رسول الله
عدد جعفری طیفوری

بیان شجرهٔ سلسلهٔ طیفوریه بصریه که بلا واسطه یافته از رسالهٔ منظومهٔ ربط المشائخ

برخاست و گفت این مقام تست تلقین و هدایت خلق خدا بما حضرت غوث مولانا یحیی را تلقین دیگر فرمود
و تربیت خوب نمود و او را بدان مقام رسانید و گفت قف فی مقامک فانا قوم سفر - راوی
گوید مولانا یحیی تمام عمر در صورت قلندریه بود و عیال نخواست مگر گاهی محاسن گذاشته بود و مدت عمر
سید السادات حضرت سید خضر رومی قلندر رضی الله عنه یکصد و نود سال بود تمت عبارته و بقولی
عمر سه صد و شش سال و بقولی عمر پانصد سال کسری کم و روضهٔ آنحضرت بشهر بکیه روضهٔ غازی شهید
در اینست و اقامت کرده بود دران شهر راوی گوید بعضی از اصحاب حضرت غوث میگفتند در
صحبت حضرت غوث بسفر بودیم تا بروضهٔ مبارک سید السادات حضرت سید خضر رومی رسیدیم
آنجا نزول فرمود روز نخستین از غیب گاوی رسید فرمود تا کشتیم و خوردیم روز دوم گاوی دیگر رسید
فرمود کشتیم و خوردیم روز سیوم گاوی رسید کشتیم و خوردیم روز چهارم نصف گاو مذبوح رسید حضرت غوث
فرمود که شیخنا و مولانا سه روز ضیافت ما کرد و حق ضیافت همین سه روز بود حضرت غوث در روضهٔ مبارک
دو ماه اقامت کرد و بحجرهٔ شیخ خود در آمد و مشغول ماند و حجرهٔ شیخ در روضهٔ غازی شهید خواهرزادهٔ سلطان
شهاب الدین است طاب مرقدهما تمت عبارته بیان سلسلهٔ قلندریه و علویه و طیفوریه در فصل
اول شده اما باید دانست که در سلسلهٔ علیهٔ طیفوریه دو روایت است یکی آنکه حضرت سید خضر رومی از
شاه عبد العزیز مکی یافته و ایشان از سید جمال مجرد ساوجی یافته و ایشان از سلطان بایزید بسطامی
یافته چنانچه مذکور شد تا آخر سلسله دیگر آنکه از جا بجا دریافته میشود که جناب مستطاب شیخ المشائخ عبد العزیز
مکی سلام الله علیه در میان نیست چنانچه در مکتوب مولوی معنوی است که در بعضے از بیاضهای اولاد
حضرت شاه نور ابن شاه نصیر که هر دو بزرگ خلیفهٔ حضرت شاه قطب الدین بینا دل اند مذکور و مسطور
است که حضرت سید خضر رومی را بی واسطه از سید السادات میر جمال مجرد ساوجی کسوت قلندریه و سلسلهٔ
طیفوریه رسیده است و گویا ابتدای این کسوت و بنای این قصر رفعت از سید جمال مجرد ساوجی است
تمت عبارته پس باین صورت سید خضر رومی بلا واسطهٔ حضرت شاه عبد العزیز مکی از سید جمال مجرد
ساوجی یافته و ایشان از سلطان بایزید بسطامی یافته تا آخر سلسله چنانچه مولوی معنوی موصوف

شاه خضر قلندر رومی
او شیخ بختیار قطب الدین
مرشد بلخ آشکاره دینی
آنکه حاجی شریف دارد نام
شاه دنیا و دین ابو یوسف
پاک گردان ما ز هر زشتی
شاه دنیا و دین ابو اسحاق
شیخ ممشاد علو دینوری
شاه کون و مکان مبارک خوش
ابن ادهم کریم ابن کریم
شاه دنیا و دین [illegible]
حسن بصری آن مقدم دین
شاه شاهان بلیک تخت و کلاه
هر رسول خدا و ابن امجاد

نجم خضر و سکندر رومی
شاه کون و مکان معین الدین
شاه عثمان پیر هارونی
شاه کون و مکان بحکم ودود
آن بحر احمد و بحر و یوسف
بادشاه ممالک سرمد
شامی نامی امین آفاق
شاه دنیا و دین بحر هبیری
قطب دوران حذیفه مرعشی
شاه کونین سرور فیاض
شیخ آفاق عبد واحد زید
شاه مردان علی ولی خدا
سید الانبیا رسول الله
بست و هشت اند چشتی قطبی

شاه دنیا و دین بعلم یقین
حسن سنجری آفتاب مبین
شاه دین زندنی پاک مقام
چشتی پاک قطب دین مودود
شاه دین بو محمد چشتی
شاه کون و مکان ابو احمد
شاه کون و مکان بحوش طوری
قطب عالم هبیرهٔ بصری
شاه والا مقام ابراهیم
هادی دین حق فضیل عیاض
شاه دنیا و دین بعلم یقین
شیر حق وارث نبی خدا
صلوات و سلام بی تعداد
در عدد گر شماری قطبی

فصل سیوم در بیان احوال پیر سیوم سید السادات مجمع البرکات حضرت سید نجم الدین قلندر غوث الدهر ابن سید نظام الدین ابن سید مبارک حسینی الغزنوی رضی الله عنهم که از خلفای کبار امیر سید خضر رومی قلندر بودند

بدانکه راوی گوید که جد بزرگوار ایشان سید مبارک غزنوی از خلفای شیخ الشیوخ شهاب الحق والدین سهروردیست چون بوجود آمد والد بزرگوار او را بخدمت شیخ برد شیخ دیده فرموده هو مِنّا چون بخانه آورد بعد چند روز بیمار شده و متوفی گردید والد وی او را دفن نکرد و گفت شیخ در حق وی فرموده است هو منا و از شیخ نصیبی خواهد بود او چگونه میمیرد

حضرت ذات پاک مظہر حق
شاہ الہدیہ احمد سلطان
شاہ دین مجتبےٰ قلندر نور
پیشواے طریق علم و یقین
شاہ دنیا و دین محمد قطب
قطب دنیا و دین بینادل
شاہ دنیا و دین بدلہ اری
ساوجی مجرد آب نگین ؛
شاہ دنیا و دین حبیب عجم
حسن بصری آن مقدم دین
شاہ شاہان بلبک تخت و کلاہ
بر رسول و جماعۂ مسطور

شاہ باسط علے قلندر حق
شاہ دنیا و دین وحید احد
مرقد پاک او بہ لاہر پور
شاہ عبد السلام حجت حق
پیر رہ جانشین مسند قطب
شاہ شاہان امام بر و بحر
خضر روم کہ پیر او ہارے
شاہ طیفور ابویزید ہمام
رہنماے جہان براہ امم
شاہ مردان علی ولی خدا
سید الانبیا رسول اللہ
عدد بصریان طیفورے

شاہ دنیا و دین زمین و زمان
شیخ فتح قلندر سرمد
شاہ عبد القدوس سرور دین
ہادئے خلق بر محبت حق ؛
آسمان سینہ شاہ دریادل
پیر ما نجم و دین غوث الدہر
سید رہنما جمال الدین
کہ بود نسبتش سوی بسطام ؛
شاہ دنیا و دین بعلم و یقین
شیر یزدان اخ نبی خدا
صلوٰۃ و سلام نا محصور
شد ۱۶ شد اگر نکو نگرے

بیان شجرۂ سلسلۂ علیہ چشتیہ قطبیہ کہ از خواجہ قطب الدین بختیار کاکی دہلوی یافتہ
از رسالۂ منظومہ ربط المشائخ

حضرت ذات پاک مظہر حق
شاہ الہدیہ احمد سلطان
شاہ دین مجتبیٰ قلندر پاک
پیشوای طریق اہل یقین
شاہ دنیا و دین محمد قطب
قطب دنیا و دین بینادل

شاہ باسط علے قلندر حق
شاہ دنیا و دین وحید احد
سر توحید و معنی لولاک
شاہ عبد السلام حجت حق
متمکن فراز مسند قطب
شاہ شاہان امام بر و بحر

شاہ دنیا و دین یابین و آن
شیخ فتح قلندر اوحد
شاہ عبد القدوس سرور دین
ہادئے خلق بر محبت حق ؛
آسمان سینہ شاہ دریادل
شیخ ما نجم دین غوث الدہر

و یاد میگیریم فقیر گفت ای طفلان کدام نیست قرآن یاد میگیرید گفتند ما شنیده ایم که حفاظ را در قبور انفساخ
ابدان نمی شود فقیر ترمذی گفت این چنین نیست که هر حافظی را بدن در گور منفسخ نگردد طفلان گفتند تو
دروغ میگوئی فقیر گفت کلا و آنچه میگوئید که حفاظ در قبور منفسخ نمیشوند آنرا معنی دیگر هست و شما نمی فهمید
صبیان گفتند چگونه تصدیق کنیم فقیر گفت آیا درین مقابر شما کسی را حافظ میدانید تا این سخن بنمایم پس
فقیر برخاست و طفلان با او تا قبر حافظی آمدند فقیر بیل و کلند بدست خود گرفت و قبر او را کند و خاک
از رخ مقبور جدا کرد و طفلان دیدند و او را خاک یافتند پس چون به خانها برگشتند حرارت حفظ قرآن
بر دل ایشان سرد شد و بخواندن کتب صغار مشغول شدند پس چون شب آمد به مسجد آمدند و باجود ها
میکردند تا فقیر ترمذی از مشوش شد و گفت اکنون چه پیش دارید طفلان بخشم آمدند و گفتند تو مگر شیطان
هستی ما را از قرآن باز داشتی و میخواهی که از خواندن کتب صرف و نحو آن نیز باز داری آیا در دنیا علمی
نیست که هر که بخواند در قبر محفوظ ماند فقیر گفت من این میگویم خدای تعالی را بندگان اند که در قبور منفسخ
نشده اند و نشوند صبیان گفتند اگر راست میگوئی یکی را بنما فقیر گفت درین شهر بندگان حق بسیار اند
که در قبر محفوظ اند ما نگاهبانان قبور را نگاه میداریم مجال نمودن نیست اگر میخواهید با من سفر کنید
تا این سخن بنمایم پس سید تا حضرت غوث رضی الله عنه با فقیر ترمذی در صد و اند سن مبارک همراه شد
تا بشهری از شهرهای بنگاله رسیدند ترمذی گفت اینجا مردیست که در قبر محفوظ است قبری قدیم زیارتگاه
خلائق است و نام او پدر سیاح رضی الله عنه بیرون از شهر و دور از عمارت تا شب آمد ترمذی کلند
بدست خود گرفت و خادم چراغ افروخته رفته بود و پس قبر او را کند و تخته جدا نمود و حضرت غوث را
گفت ایها الصدیق درین قبر ببین حضرت غوث فرموده است که چون داخل قبر نظر کردم شعشعه
نور دیدم که چشم خیره شد و بر من غشی آمد و [?] ترمذی گفت تعال و لا تخف و عجائب
قدرت معاینه کن پیش آمدم مردی دیدم نیکو روی با نهایت روشن صاحب لحیهٔ خوب سفید بر زمین
مضطجع با سلامت اعضا مگر در خواب است و ترمذی میگوید که تخته دیگر جدا کند آواز آمد مه اے
مجنون تا ترمذی خشبه بجا نهاد و خاک بران ریخت بمنزل باز آمدیم چون روز شد و خلق فشور افتاد

از زین میر و انجاه بخدمت شیخ آمد و احوال بعرض رسانید حضرت شیخ فرمود شاید سکته رسیده باشد شیدا را فراگفت
بهانید چون چشم دید و چادر از روی او کشید فرمود که او صحیح است پس با فاقت آمد و گریه آواز کرد و هرگاه بلوغ
رسید شیخ تربیت فرمود و از خلفای خود گردانید و بغزنین برای هدایت و ارشاد فرستاد رضی الله عنه و دران
ایام دار الملک دهلی که تختگاه سلطان مجاهد غیاث الدین بلبن خواهد شد دار الحرب بود و سلطان شهاب الدین
طاب مرقده هرگاه بجهاد آن می آمد از عهده و هزیمت مجبور ده میرفت تا این حکایت یکی از وزرای سلطان
بخدمت سید مبارک گفت سید فرمود شما باری خود بجهاد میروید کسی از مردان خدا نفرستاده است وزیر گفت
کسی باشد که ما را ظفر پیدا و فتح یابیم سید فرمود بروید بخدمت شیخنا و مولنا شیخ الشیوخ سهروردی رضی الله
عنه چون حضرت شیخ شما را ظفر پیدا شده فرماید بر قلعات کفر فتح یابید انگاه وزیر کسی را از خواص خود بحضرت
شیخ فرستاد شیخ فرمود صدق السید وزیر الناس که والیها شیخ یکی از یاران خود را با ما کن تا قلعات
کفر و شهرهای اهل حرب ببرکت قدمش مفتوح گردد شیخ فرمود سید مبارک را با خود ببرید که او مبارک قدم است
و فتح آن مقام تا سلطان شهاب الدین طاب ثراه اقربا و اصحاب سید را جمع کرده مقدمه لشکر ساخت
و بشوکت تمام متوجه هند شد و بر دشمنان فتح یافت و دار الحرب دار الاسلام شد الحمد لله علی ذالک پس
سید با قوم خود آنجا اقامت گرفت و قول شیخنا و سیدنا حضرت غوث رضی الله عنه در ایام مجاهد سلطان
غیاث الدین بلبن طاب مرقده بظهور آمده و قوم و اصحاب سید بسیار شدند و از ایشان هفصد سوار با اسپ
و سلاح بیرون می آمد تا سلطان تغلق شاه رشک برد و در اتلاف ایشان رفت و قصه آن بود که سلطان
مذکور علیه ما یستحقه سوی بنگاله سوار شد چون بدریا رسید خیل سید را گفت که پیش از همه بکشتی نشینند و از دریا
بگذرند و ملاحان را اشاره کرد تا کشتی فرو برند و خیل آنحضرت آب برفت انا لله وانا الیه راجعون
حضرت غوث رضی الله عنه دران ایام در سفر و سیاحت بود و سبب خروج حضرت غوث
حادثه عجیبه است و آن چنان بود که نزدیک خانه حضرت غوث رضی الله عنه مسجدی بود و فقیر
دران مسجد گوشه سکونت داشت حضرت غوث رضی الله عنه الفت قرآن با قران خود حفظ میکرد
بمسجد میخواند تا فقیر که احمد ترمذی نام داشت مشوش شده و بخشم آمد طفلان گفتند چرا خشم میگیری ما قرآن میخوانیم

پس در خدمت او سالها سفر کردم و اقطار زمین بگشتم و مرا موی سر دراز بود و ریش خوب تار و نے
فرمود قلندر شو و ضربات اربع حلق داد و قلندر گردانید و در عین این سفر و سیاحت هم روزی از فقرای
جماعت بر من رشک برد و گفت من خدمت سالها کرده ام و گاهی مرا از برکت مبارک جا نداد
چیست که ترا جا داد و مرا گفت اگر مرا داشته بیا من و تو بر نفوس خود احداث نمائیم بر منطقه که بالای ناف
داشت گلے انداخت و چو بکاشت و این از اشد ترین اقسام احداث است که ثواب و رحمت
دران ممکن نباشد و من نیز اختیار کردم و هرچه او کرد بجا آوردم پس بر من و او و شما هم برین حالت
بگذشت تا بسمع مبارک حضرت سید رضی الله عنه این خبر رسانیدند فرمود از حرکات نفسانی باز مانید
باز ماندیم حضرت غوث رضی الله عنه فرمود درین راه شدائد و مشاق میکشیدیم و در طلب حق
محنت میکردیم و میگفتیم یاران غنیمت دانید اوقات را و منتظر باشید از حق تعالی عطیات را و
میفرمود و در سفر مدتی دراز بگذشت و در خدمت سید همدان آمدیم و بمکانی رسیدیم که مدفن مبارک ایشان
خواهد بود چون ریاضت و مشقت بسیار کشیدیم و هنوز گشودی ندیدیم و حضرت ترقی و تلقینے نفرمود
صحبت جماعت قلندریه گذاشته بمقام حجة الاولیا شیخ المشائخ شیخنا و مولانا الشیخ معین الحق والشرع
والدین حسن السنجری قدس سره آمدم و باسم اعظم که پانزده هم اسما است مشغول شدیم تا این خبر بسمع مبارک
حضرت سید رسید یاران گفتند که سید نجم الدین از صحبت ما ملول شد و در اجمیر باسم اعظم مشغول گردید روزے
حضرت سید رضی الله عنه از خلوت برآمد یاران را فرمود بیدید و سید نجم الدین را بیارید که بغیر خدا مشغولی
دارد یاران آمدند و مرا پیش حضرت بردند پس بجز روزی نان و گوشت و شوربا مرا امر کرد که در دعوت
اسم این همه ترک کرده بودم پس مرا بخلوت در آورد و تربیت کرد و تلقین اذکار نمود چون خوب تحقیق
نمودم در میان تلقین شیخ المشائخ نظام الدین بداؤنی و تلقین سید السادات حضرت خضر رومی رضی الله
عنهما هیچ فرق نیافتم مگر اینکه حق تعالی فتح باب بر دست مبارک حضرت سید روزی من کرد و بعد ازین
پنج سال دیگر در صحبت حضرت سید السادات ماندم تا مرا خلافت خود بخشید و ریخت در سینه من آنچه حق
در سینه او ریخت و داغ فرمود تا آهوی که رفتم راوی گوید شیخ المشائخ حسین بن معز بلخی بهاری

که قبر به رسیناح گشاده شد و معلوم نیست که گشاده است مردم مجتمع شدند و آنرا خوب زیارت کردند
و در عجب بودند و این اول سفر است از اسفار حضرت غوث رضی الله عنه پیش از آنکه بخدمت مشائخ
ارادت و بیعت آورده بود چون ازین سفر مراجعت نمود ترک دنیا فرمود و بخدمت شیخ بزرگوار
سلطان المشائخ الکبار نظام الحق والدین بداؤنی رضی الله عنه ارادت آورد و بیعت نمود حضرت غوث
رضی الله عنه میفرماید که حضرت شیخ مرا تربیت فرمود و اذکار و اشغال و مراقبات و مجاهدات تلقین نمود و پس
بعد مدتی انتجاب تمام حضرت شیخ فرمود آنوقت چنان نموده اند که ترا انتجاب بر دست سید
المجذوبین وجه المحبوبین اولاد رسول امی میر سید خضر رومی قدس الله سره العزیز است و او پیشوای
مشائخ قلندریه است بادب عرض کردم که او را کجا یابم و من از صوفیه ام و ایشان قلندریه که حلق
بواجب اللحیه می نمایند حضرت شیخ فرمود به روم برو و او را در آن شهر به طلب خواهی یافت و آنچه از حلق
لحیه و واجب میگوئی اینجا منظور نیست که نظر الخلق الی الحواجب واللحی و نظر الخالق
الی القلوب والنهی تا بعد مدتی مدید به بلاد روم رسید و حضرت سلطان المشائخ حلیه سید را تمام
یاد داده بود که مردی نورانی است تشعشع انوار روی مبارک او بر خورشید و ماه غالب است حضرت
غوث میفرماید رضی الله عنه که در بعضی از بازارهای روم نشستم و دیدم جماعه قلندریه میگذرند و امام
ایشان مردی با عظمت و هیبت و جلالت با حلیه که از سلطان المشائخ یاد گرفته بودم با آثار ضربات
الیحه از حلق کرده اند ایشان گفتم است ان الشطاریین الطائرین الی الله السالکین بالجذبة
متخلقون باخلاق الله تعالی عاملون باسم القلندریة فی مقام الفردانیة
والقلندر بلسان السریانیة اسم من اسماء الله تعالی حضرت غوث میفرماید چون باثار ظاهر و
باطن مرا معرفت حاصل شد و دیدم و بر قدمهای مبارک افتادم مرا بشناخت و بنام من نخست
پیش ازانکه از نام خود گویم فرمود یا نجم الدین تخت سلطانا غانا و فرموده اند مرا نظام الدین خوش
بوده است بزبان ادب گفتم شیخ خوش بوده است و فرمود من از خدا امیدوارم که شیخ ترا این نامی شاد
است خوش آمدی و قبول کردم چون بمنزل خود مراجعت فرمود مرا زیر تخت مبارک خود جا داد

کوهی بود و این در سفری بود که از چین براه بنگاله مراجعت فرموده است حضرت غوث میفرماید در
شهری نزول کردم و دران شهر چهار شیخ صاحب سر الهی بودند یکی شیخ الاولیا احمد معروف به جهپوش
و شیخ المشایخ شرف الحق والدین منیری و شیخ المشایخ تغلک افغان و شیخ المشایخ منهاج الحق
والدین سیاح رضی الله عنهم اجمعین و بعضی از صلحا روایت کرده اند که حضرت غوث رضی الله عنه
در شهری بود روزی در خانه که بر دروازه سرا بود در آمد و بر تخت نشست و مرا وصیت کرد که اگر
مردم جمع شوند که مرا دفن نمایند ایشان را ازین کار باز دارید که مرا با خود شغلی است و مردم بر صورت
مرده بینند و من مرده نباشم پس چادر بر رو کشید و با خدا مشغول گشت و من زیر نعش مبارک او نشسته
نگهبانی میکردم تا این حکایت در شهر شهره یافت و مردم برای دفن مجتمع گشتند و برفع غیبت ایشان
را باز داشتم و گفتم که این سریست از اسرار حق مردم باز گشتند و در تعجب ماندند تا هفتاد روز بگذشت
و آنحضرت برخاست و بر تخت مبارک بنشست و یا غفور یا غفور میگفت و چشم بگشاد و آب
خواست آب آوردم وضو کرد و دو رکعت نماز گذارد مردم بملاقات او دویدند و بانفاس مبارک
او تیمن و تبرک گزیدند راوی گوید حضرت غوث رضی الله عنه میفرمود و چون شیخ المشایخ فرید
الحق والدین بزیارت شیخ المشایخ قطب الحق والدین بختیار اوشی رضی الله عنهما بشهر ما آمد پدر بزرگوار
مرا نزد شیخ برد و بر قدم شیخ انداخت شیخ کلاه مبارک خود بر سر من نهاد و گفت این یکی از ما خواهد
بود و حضرت غوث دران وقت ده ساله بود و بعضی از خلفا گویند حضرت غوث بشهری در آمد مردم
بزیارت مجتمع شدند شنیده بودند که این شیخ که بشهر ما تشریف آورده است شیخ المشایخ گنج شکر را دیده
است و نزد ایشان تاریخ وفات او بود حضرت غوث را از حلیه و تاریخ وفات پرسیدند حضرت کماهی
بیان فرمود و گفت امروز از وفات او یکصد و پنجاه سال گذشته است مردم بر قدم افتادند و
گفتند صدقت ایها الشیخ الکبیر و حضرت وقتی در سرور بود میفرمود که از وفات سلطان المشایخ
نظام الحق والدین بداونی تا امروز یکصد و یک سال بر آمده است سلام الله علیه و علیهم اجمعین
راوی گوید حضرت غوث میفرماید که من این سلسله طیفوریه اگر فته ام از شیخنا و سیدنا حضرت

زائر الحرمین میفرماید اعرابی را شنیدم میگفت که دیدم سید نجم الدین قلندر غوث الدهر را پنجاه سال در
زمین مکه و برای آن مجاهدات و ریاضات شدیده اقامت داشت و او فرماید حاجی را شنیدم میگفت
سید را در مکه برهنگی نشسته دیدم بصورت عظیم و سر مبارک بر دو زانو گذاشته و مردم از سماع خفقان
دل مبارک او در تعجب بودند و از سینهٔ وی آواز جوشش مانند جوش دیگ بر می آمد و مردم که در مکه برای
حج مجتمع بودند بر سر مبارک او برای تقبیل مجتمع بودند و این حالت سی سال بر وی گذشت و مردم مکه سید
نجم الدین قلندر را او را می شناختند و چهل سال در بیت ام المؤمنین حضرت خدیجه سکونت داشت و او
تشنگان از آب سیراب حتی طهرت العلامة بین کتفیه راوی گوید که حضرت غوث سعی و سه حج
دریافت و سفر او از زمین مغرب تا چین دو بار بود و حضرت غوث میفرمود ما سمندر در زمین چین
دیده ایم راوی گوید حضرت غوث رضی الله عنه میفرمود عجب دارم از صغیری که پدر او برای
خواندن قرآن و ادب آموختن او در ادب کرد بخشم آمد و از شهر خود مسافر شد و انواع علوم آموخت
بعد از ان پیش برادر را که قطب وقت بود آمد و ارادت درست کرد چون چند روز گذشت پیش شیخ
خود آمد و گفت ایها الشیخ علوم شرایع درین شهر آموختم و در خدمت تو بیعت کردم حاجت من تو
در علم شرائع نیست حاجت من آنست که مرا تلقین فقر نمائی شیخ فرمود ای جوان ایمان غنیمت دان
سخن مشایخ چیزی دیگر است متعرض آن مباش فردا باز آمد و همان التماس کرد و شیخ همان فرمود
که دیروز گفته بود در روز سیوم باز آمد و التماس کرد و همان جواب یافت کلاهی که شیخ داده بود از سر برآورد و پیش شیخ نهاد
که بیعت من برای علم طریقت بود حضرت شیخ فرمود ای جوان ترا از من نصیبی نیست و این وقت مرا نمود و اند که مردی
از مردان خدا بزمین هند میرسد نصیب خود را از و بگیر که ترا از و نصیب هست شیخ کلاه پیش خود
داشت و آن جوان بآن مرد خدا رسید و حاجت خود یافت و در هند مرد کامل و مکمل گردید و
این جوان شیخ المشایخ شرف الحق و الدین منیری است و آن شیخ نصیر الحق و الدین محمود و آن مرد
شیخ المشایخ ابو نجیب فردوسی رضوان الله علیهم اجمعین راوی گوید حضرت غوث میفرماید رضی الله
عنه من و برادرم شیخ شرف الدین یحیی منیری در حجرهٔ او هفت روز مشغول بودیم و حجرهٔ او در بلندی

راوی گوید چون حضرت غوث کسی را بیعت میگرفت یکی را از یاران میگفت برخیز و دستار از سر بیار و
بردار و در گردنش بیندازد و دامن پیراهنش بدست دیگر بگیر و پیش من بیار و بنشان چون می نشاند میفرمود
که دامن بگذار و دو دست بگرفت و می جنبانید تا گناهان می افشاند و میگفت بگو اشهد ان لا اله الا الله
وحده لا شریک له و اشهد ان محمدا عبده و رسوله سبحان الله و
الحمد لله و لا اله الا الله و الله اکبر و لا حول و لا قوة الا بالله العلی
العظیم و وعظ میفرمود و خدا را بی فرمانی مکن و آنچه با تو بیان شد بگیر و حلال و حرام بشناس و جدا کن
مال الله از ما علیه و نماز پنجگانه با جمعه و جماعت بگذار و چون جماعت نیابی تنها بگذار و نماز را هیچگونه فوت مکن و روزه دار
بعد رمضان ایام بیض را میفرمود این دست دست شیخ المشایخ معین الدین حسن سجزی و دست شیخ
المشایخ قطب الدین بختیار اوشی و دست حضرت سید السادات سید خضر رومی است و تو توبه کردی بدست
سید نجم الدین پس دم بقراءت فاتحه و اخلاص می ایستاد و میفرمود که برای استقامت بر توبه فاتحه و اخلاص بخوانید بعد از فراغ از فاتحه میگرفت
موی از جانب راست او را بمقراض و میگفت الله اکبر الله اکبر و موی های ناصیه او و میگفت لا اله الا الله الله اکبر
و میگرفت موی جانب چپ از سر و میگفت الله اکبر و لله الحمد پس موی ها را بمقراض نگاه میداشت و
چون میخواست که کلاهی بخشد نخست بر سر مبارک خود میگذاشت پس بر سر مرید می نهاد و در وقت وضع کلاه
میفرمود اللهم البسه لباس التقوی و لباس العافیه و میفرمود دم شیخ چشت و دم علی مرتضی
الله اکبر الله اکبر لا اله الا الله و الله اکبر الله اکبر و لله الحمد
پس میگفت برخیز و دو رکعت شکر ادا کن و میفرمود بعد بپرهیز وضو و دو رکعت میگزارد و باش بعضی از عارفان
اصحاب حضرت میگویند با سه کس بودیم خواستیم که بدست مبارک حضرت غوث در کسوت قلندریه
در آئیم بحضور رسیدیم و التماس کردیم پس حضرت غوث بدست مبارک استره بگرفت و نخست مرا در کسوت
قلندریه در آورد و چهار ضربه حلق داد و خطبه بخواند خطبه حلق نزد ایشان قوله تعالی انک میت و
انهم میتون و مرا وصیت کرد با نها ترا قلندر گردانیدم بشرط آنکه چون ترا چیزی از دنیا
بدست آید فاضل از حاجت بر فقرا صرف گردانی و دوم را قلندر گردانید و گفت با نها تو در دریه کن

سید خضر رومی و او از شیخنا و مولانا عبد العزیز المکی و او از سلطان طائفهٔ قلندریه سید السادات جمال الحق
والدین مجرد ساوجی و او از سلطان العارفین ابو یزید بسطامی رضی الله عنهم و او از سید السادات بضعة
الرسول ابو عبد الله جعفر الصادق و او از سید السادات امام همام محمد باقر و او از سید السادات زین العابدین
علی بن ابی طالب سلام الله و رضوانه علیهم اجمعین و او از جناب سید المرسلین خاتم النبیین صلی الله
علیه و علی آله و اصحابه اجمعین راوی میگوید چون حضرت غوث شجرهٔ خود از مشایخ چشت رضی الله
عنهم می خواند می گفت بسم الله الرحمن الرحیم الحمد لله رب العالمین والصلوة والسلام
علی رسوله محمد و آله اجمعین اما بعد فیقول الفقیر الحقیر محمد بن
نظام بن مبارک الحسینی الغزنوی انا لبست الخرقة من سید السادات
الخضر رومی قدس الله روحه وهو لبس الخرقة من الشیخ قطب الحق و
الدین الاوشی وهو لبس الخرقة من الشیخ معین الحق والشرع والدین
الحسن السجزی وهو لبس الخرقة من الشیخ عثمان الهارونی وهو لبس
الخرقة من الشیخ الحاجی شریف الزندنی وهو لبس الخرقة من الشیخ
قطب الدین المودود الچشتی وهو لبس الخرقة من الشیخ ابی یوسف الچشتی
وهو لبس الخرقة من الشیخ ابی محمد الچشتی وهو لبس الخرقة من الشیخ
ابی احمد الچشتی وهو لبس الخرقة من الشیخ ابی اسحاق الشامی وهو لبس
الخرقة من الشیخ ممشاد علو الدینوری وهو من الشیخ هبیرة البصری
وهو من الشیخ حذیفة المرعشی وهو من الشیخ ابراهیم بن ادهم
وهو من الشیخ فضیل بن عیاض وهو من الشیخ عبد الواحد بن زید
وهو من الشیخ حسن البصری وهو من امیر المومنین علی بن ابی طالب
کرم الله وجهه وهو من سید الاولین والآخرین رسول رب العالمین
صلی الله علیه وعلی آله واصحابه واولیاء امته وعلماء ملته وسلم تسلیما کثیرا

رباعی والنجم اذا هوی چو خواندم زامام ٭ آغاز مدار د این کلام و انجام ٭ از بهر امام نجم دین ختم الدهر
تاریخ وفات فهم کردند کرام ٭ قوله آغاز ندارد این کلام و انجام اشارت بدانست که حرف اول و آخر
گذاوده یا شد بیرون باید کرد تا عدد و مطلوب حاصل شود و در مناجات یک رباعی گفته رباعی ای شاه
تعالی و تبارک مددی ٭ ای سلطان سریر تبارک مددی ٭ عبدالقادر زبندگان درتست ٭ نجم بن نظام
بن مبارک مددی راوی گوید قبر حضرت غوث در کوه ماند و بر حوض چند لااست بدانکه حضرت شیخ
از پیر مرشد خود حضرت سید خضر رومی اجازت و خلافت سلسله قلندریه و علویه و طیفوریه و چشتیه قطبیه
یافته چنانچه شجره هر یک در فصل اول و دوم مذکور است و اجازت و خلافت سلسله چشتیه نظامیه
از حضرت نظام الدین اولیا یافته و اجازت و خلافت سلسله قادریه و سهروردیه از پدر بزرگوار
خود سید نظام بن سید مبارک غزنوی یافته و ایشان از پدر خود سید مبارک غزنوی یافته و ایشان
از حضرت شیخ شهاب الدین سهروردی یافته و ایشان سلسله سهروردیه از عم خود ابو نجیب سهروردی
یافته و سلسله قادریه از حضرت قطب ربانی محبوب سبحانی بلا واسطه عم خود یافته در روایت دیگر است
که سلسله قادریه ابو نجیب سهروردی از قطب ربانی محبوب سبحانی یافته و شیخ شهاب الدین سهروردی
قادریه از عم خود یافته و هر دو ثابت و متحقق و در نفحات و غیر آن مذکور است فسیدنا مبارک

الغزنوی عن الشیخ شهاب الدین السهروردی و هو عن الغوث الاعظم

وایضا سیدنا مبارک عن الشیخ شهاب الدین السهروردی و هو عن عمه ابی نجیب

السهروردی و هو عن غوث الاعظم سلام الله علیهم اجمعین پس این هر دو طریقه قادریه باشد

بیان شجره سلسله چشتیه نظامیه که منسوب بحضرت شیخ نظام الدین اولیاست الی آخر

حضرت ذات پاک مظهر حق	شاه باسط علی قلندر حق	شاه دنیا و دین مکین و مکان
شیخ الهدیه احمد سلطان	شاه دنیا و دین وحید احد	شیخ فتح قلندر سرمد
شاه با مجتبی قلندر پاک	تکیه گشت و ریزه کو لولاک	شاه عبد القدوس سرور دین

و خدمت فقرا بجا آرد و از ان مجرد و از علایق مجرد باش راوی گوید حضرت غوث در صورت قلندریه بوده و در آخر عمر مدت پانزده سال یا زیاده محاسن مبارک نگاه داشت و نکاح کرده اهل و عیال شد که پیغمبر حق را صلعم در خواب دید که امر بنکاح فرمود راوی گوید حضرت غوث را دیدم کلاه سپید و قمیص سپید و دستار اولی سپید پوشیده نشسته بود و میفرمود هر که خواهد که شیخ المشایخ نظام الدین احمد بداونی را رضی الله عنه ببیند مرا به بیند راوی گوید حضرت غوث نخست از بدلا بود که جمع الجمع ابدال است پس قطب شد پس غوث شد در زمین و زمان فرد الفرد شد تمت عبارته و در شرح فتوح الغیب مسطور است وجه تسمیه ابدال سه نوع است که ابدال را ابدال نام کرده اند بجهت تبدل ارادت ایشان بارادت حق از جهت آن نیز ایشانرا ابدال میگویند که خالی نمی ماند از ایشان دنیا اگر یکی رفت بدل او دیگری می آید و بعضی از عرفا گفته اند که از ان جهت نیز ابدال گویند که بدن مکتسب در بدل خود بجای میگذارند و خود جای دیگر میروند یا بعکس تمت عبارته

بیان ولادت و عمر و وفات حضرت سید نجم الدین قلندر غوث الدهر رضی الله عنه از بعض رسائل سلاسل معلوم شد که وفات حضرت غوث در سال هشت صد و سی و هفت هجری است سال ولادت حضرت غوث ششصد و سی و هفت هجری است و عمر مبارک آنحضرت دو صد سال و از مشائخ چشت شیخ فرید گنجشکر و حضرت نظام الدین اولیا را دیده اند و از سید اشرف جهانگیر سمنانی و شیخ کبیر سروپوری و سید عبد الرزاق نور العین هم بحضرت غوث ملاقی گشت وفات سید اشرف جهانگیر در سنه هشت صد و هشت هجری است مولوی معنوی شاه ابو محمد عبد القادر القادری الباسطی القلندر چون از سال وفات حضرت غوث اطلاع یافت تاریخ از قران مجید جست والنجم اذا هوی یافت که بر نام مبارک آنحضرت و بفرو شدن ایشان یعنی بزمین قرار گرفتن متضمن است و بیان شد که خداوند تعالی سوگند بنام پاک آنحضرت و فرو شدن ایشان بزمین یاد کرده باشد که در مائه تاسعه از نزول وقوع یافت و در مائه ثانیه عشر مفهوم گردید و هو من عجائب القران ثم هذا الکلام قد تم والقلم بما لا یکون له الاول و لا الآخر

پس فهم تاریخ ازین کلام واضح شد و مولوی معنوی این معنی را به رباعی فارسی هم نظم فرموده اند

حضرت ذات پاک مظہر حق
شیخ الہدیہ احمد سلطان
شاہ ما مجتبے قلندر پاک
مقتدای جہان بعلم ویقین
شاہ دنیا و دین محمد قطب
قطب دنیا و دین پناہ دل
شاہ دنیا و دین بعلم ویقین
سید دین مبارک غزنین
شاہ دنیا و دین رہا سے
بوسعید آن مبارک مخزوم
شاہ کون و مکان بقدوسی
شیخ ابوالفضل عبد واحد ماہ

شاہ باسط علے قلندر حق
شاہ کون و مکان کریم العین
رہرۂ کنت و نکتۂ لولاک
شاہ عبد السلام حجت حق
خلف و جانشین مسند قطب
شاہ شاہان امام بر و بحر
سید مقتدا نظام الدین
شاہ والا جناب شیخ شہاب
غوث اعظم امام جیلا سے
شاہ دنیا و دین بجوش روشنی
بوالفرح پیر امام طرطوسے

شاہ دنیا و دین و کون و مکان
شیخ فتح قلندر ابن حسین
شاہ عبد القدوس رہبر دین
ہادی خلق بر محبت حق ہلہ
آسمان سینہ شاہ دنیا دل
شیخ ما نجم دین غوث الدہر
شاہ کون و مکان زمان و زمین
آن ابوحفص و آن محمد بحلاب
شاہ کون و مکان بعز و علوم
بوالحسن آن علی و آن قرشی
شاہ دین مرشد مقاصد ما

شیخ الاسلام ابوالفضل عبد اللہ ابن عبد العزیز التمیمی ہو خلیفہ شیخ
الاسلام ابی بکر الشبلی من غیر واسطہ و قد یجعل ابوہ الشیخ عبد العزیز واسطہ سے ہلہ

شاہ دنیا و دین بعلم ویقین
شیخ ابوبکر شبلے سرور
شاہ کون و مکان بجوش ربطے
شیخ معروف کرخی رہبر
شاہ کونین مالک و ناظم
سید الناس جعفر صادق
شاہ دنیا و دین امام رشاد
نور چشم نبی امام حسین

شیخ عبد العزیز سرور دین
شاہ ہر دو سرا امام گزین
قطب عالم سری لقب سقطی
شاہ فرمان روای ملک قضا
سید السادہ موسے کاظم
شاہ دوران بباطن و ظاہر
سرور ما علی زین عباد
شاہ شاہان علی وصی خدا

شاہ کون و مکان بعلم و بفرد
شیخ ابوالقاسم آن جنید امین
شاہ دنیا و دین بعلم و نظر
سید مقتدا سے علے رضا ہلہ
شاہ دنیا و دین بحق ناطق
سرور دین محمد باقر ہلہ
شاہ کونین سرور دارین
شبیر حق وارث نبی خدا

مقتدای جہان بعلم و یقین ہادی
شاہ دنیا و دین محمد قطب
قطب دنیا و دین بینا دل
شاہ شاہان امام علم و یقین
قطب عالم فرید دین مسعود
شاہ دنیا و دین معین الدین
پیر عثمان شاہ ہارونے
شاہ کون و مکان بحکم ودود
آن بخوا احمد و پیر و یوسف
بادشاہ ممالک سرمد
شامی نامی امین آفاق
شاہ دنیا و دین بجو بصرے
قطب عالم حذیفہ مرعش
شاہ کونین سرور فیاض
قطب حق عبد واحد بن زید
شاہ مردان علی ولی خدا
سید الانبیا رسول اللہ

شاہ عبد السلام حجت حق
متمکن فراز مسند قطب
شاہ شاہان امام بر و بحر
ناظم اولیا نظام الدین ہادی
شاہ کون و مکان امام گزین
حسن سنجری آفتاب مبین
شاہ دین زندنی پاک مقام
چشتی پاک قطب دین مودود
شاہ دین بو محمد چشتی
پیر ابدال شاہ ابو احمد
شاہ ہر دو سرا بخوش طوری
قطب دوران ہبیرۂ بصری
شاہ والا مقام ابراہیم
ہادی دین فضیل ابن عیاض
شاہ کون و مکان بعلم و یقین
شبر حق وارث نبی خدا
صلوات و سلام بے تعداد

ہادی خلق بر محبت حق ہادی
آسمان سینہ شاہ دریا دل
شیخ ناظم دین غوث الدہر
شاہ دنیا و دین امام شہود
کاکی بختیار قطب الدین ہادی
مرشد بالغ آشکارۂ وے
آنکہ حاجی شریف دارد نام
شاہ دنیا و دین ابو یوسف
پاک گردان ماز ہر زشتے
شاہ کون و مکان ابو اسحاق
شیخ ممشاد علو دینورے
شاہ کون و مکان مبارک خوش
ابن ادہم کریم ابن کریم
شاہ دنیا و دین مؤید ایدہ
حسن بصرے مقدم دین
شاہ شاہان امام تخت و کلاہ
بر رسول کریم و ابن امجاد

بست و نہ گیر اسامی را | در عدد چشتی نظامی را

بدانکہ سلسلہ قادریہ بر سہ نوع است اول قادریہ رضویہ کہ بحضرت امام علی رضا میرسد دوم قادریہ
بصریہ کہ بحضرت خواجہ حسن بصری میرسد سیوم قادریہ حسنیہ کہ بحضرت امام حسن رضی اللہ عنہ میرسد

شجرۂ قادریہ رضویہ از ربط المشائخ

سید الانبیا رسول اللہ ہے

بست و شش اندر گر نکو نگری

حسینیہ از ربط المشایخ ہ

شاہ کون و مکان و دنیا و دین

شیخ فتح قلندر ابن حسین

شاہ عبدالقدوس رہبر دین

ہادی خلق بر محبت حق ہے

شاہ خورشید سینہ دریا دل

پیر ما نجم دین غوث الدہر

شاہ کون و مکاں و دنیا و دین

سہروردی عمر شہاب الدین

شاہ دارین لائح و واضح

ابو عبداللہ حبیب خدا

شاہ دنیا و دین بحق مقصود

مقتدای کرام موسے نام

شاہ کون و مکان بحق مقرون

محض عبداللہ شبیہ رسول

شاہ دنیا و دین بحسن لباس

پیشوای طریق و ہادی راہ

صلوٰت و سلام بے پایان

صلوٰت و سلام بی پایان

در عدد قادریہ بصرے

حضرت ذات پاک مظہر حق

شیخ المدینہ احمد یسین

شاہ دین مجتبی قلندر پاک

پیشوای طریق علم و یقین

شاہ دنیا و دین محمد قطب

قطب الدین امام بینادل

شاہ دنیا و دین بعلم و یقین

سید الکل مبارک نغز بین

شاہ دارین امام ربانے

سید مقتدا ابو صالح ہے

شاہ کون و مکان بحق شاہ

سید پیشوای کل داود

شاہ دنیا و دین مقدم راہ

سید الاجناب موسی الجون

شاہ دوران حسن حسن فرجام

حسن مجتبی امام الناس

شاہ شاہان قوام تخت و کلاہ

بر رسول کریم و بر ایشان

بر رسول و بر آل و بر ایشان

شجرہ سلسلہ قادریہ

شاہ باسط علی قلندر حق

شاہ کونین مرشد ثقلین

رمز توحید و معنی لولاک

شاہ عبدالسلام حجت حق

متمکن فراز مسند قطب

شاہ شاہان مقدم دہ و شہر

سید مقتدا نظام الدین

شاہ والا جناب امام گزین

غوث اعظم حبیب سبحانے

شاہ دنیا و دین بلطف خدا

سید السادہ یحیی زاہد

شاہ کون و مکان امام ہمام

سید السادہ سید عبداللہ

شاہ دنیا و دین بحسن قبول

آنکہ او را ابو و مثنی بہ نام

شاہ مردان علی ولی اللہ

سید الانبیا رسول اللہ

بست و پنج است گر شماری

در عدد قادریہ ہے

بدانکہ سلسلہ علیہ سہروردیہ نظامیہ منسوب بحضرت نظام بن مبارک

شاہ شاہان قوام تخت و کلاہ
بر رسول کریم و بر ایشان

سید الانبیا رسول اللہ
بست و نہ قادریہ رضوی

صلوات و سلام بی پایان
در عدد گر تو بر شمار روے

شجرۂ سلسلہ قادریہ بصریہ از ربط المشائخ

حضرت ذات پاک مظہر حق
شہ المدیہ احمد یسین
شاہ دین مجتبیٰ قلندر پاک
مقتدای جہان بعلم و یقین
شاہ دنیا و دین محمد قطب
قطب دنیا و دین بینا دل
شاہ دنیا و دین بعلم و یقین
قطب دوران مبارک غزنین
شاہ دنیا و دین ربآستے
بوسعید آن مبارک مخزوم
شاہ کون و مکان ہمانوسی
شیخ ابو الفضل عبد واحد ما
شاہ ہر دو سرا امام گزین
قطب دوران و سری سقطی
شاہ کون و مکان بیکتائی
آنکہ او را لقب بود عجمے
شاہ شاہان علی ولی خدا

شاہ باسط علی قلندر حق
شاہ دنیا و دین کریم امین
رمز توحید و معنی لولاک
شیخ عبد السلام حجت حق
شمکن فراز مسند قطب
شاہ شاہان امام بر و بحر
سید مقتدا نظام الدین
شاہ والا قدم شہاب الدین
غوث اعظم امام جیلانے
شاہ دنیا و دین بخوش وقتی
بو الفرح پیر امام طرطوسے
شاہ دنیا و دین بعلم و ہنر
سید الطایفہ جنید امین
شاہ دنیا و دین بعلم و بصر
شیخ داؤد سرور طائی
شاہ کون و مکان بعلم و یقین
وارث مصطفیٰ نبی خدا

شاہ کون و مکان و رہبر دین
شیخ فتح قلندر ابن حسین
شیخ عبد القدوس رہبر دین
ہادی خلق بر حجت حق
شاہ خورشید سینہ دریا دل
شیخ ما نجم دین غوث الدہر
شاہ کون و مکان و دنیا و دین
سہروردی عمر امام گزین
شاہ کون و مکان بحر علوم
بو الحسن آن علی و آن قرشی
شیخ دین ہادی مقاصد ما
شیخ ابو بکر شبلی سرور
شاہ کون و مکان بخوش رطبی
شیخ معروف کرخی رہبر
شاہ دنیا و دین حبیب سمی
حسن بصری آن مقدم دین
شاہ شاہان قوام تخت و کلاہ

شاه شاهان رسول پاک نبی	سید الکل محمد عربی	صلوات خدای پاک و سلام
بر رسول کریم و آل کرام	بست و هشت از نظامی ارشد بوی	سهروردیه حموی رضنوے

نوع دوم شجرهٔ سلسله سهروردیه نظامیه حمویه بصریه از رساله بدالمشایخ

حضرت ذات پاک مظهر حق
شیخ الهدیه احمد سلطان
شاه دین مجتبے قلندر پاک
مقتدای جهان بعلم و یقین
شاه دنیا و دین محمد قطب
قطب دنیا و دین بهیا دل
شاه دنیا و دین بعلم و یقین
سید دین مبارک غزنین
شاه عقبے و سرور دنیا
آن ابو حفص و عمر با تمکین باد
شاه کون و مکان مبارک طور
شیخ ممشاد علو دینورے
شاه کون و مکان بخوش ربطے
شیخ معروف کرخئے رهبر
شاه دنیا و دین حبیب عجمے
حسن بصری آن امام همه
شاه شاهان رسول مطلبی

شاه باسط علی قلندر حق
شاه کون و مکان کریم العین
زمرهٔ کنت و نکتهٔ لولاک
شاه عبد السلام حجت حق
خلف و جانشین مسند قطب
شاه شاهان مقدم دو شهر
سید مقتدا نظام الدین باد
شاه والاجناب امام گزین
عبد قاهر ابو نجیب ضیا
شاه دنیا و دین مقدم راه
احمد اسود آن شه دینور
شاه شاهان امام دنیا و دین
قطب دوران سری لقب سقطی
شاه کون و مکان یکتائے
آنکه او را لقب بود عجمے
شاه کونین حیدر صفدر باد
سید الکل محمد عربی

شاه دنیا و دین و کون و مکان
شیخ فتح قلندر ابن حسین
شاه عبد القدوس رهبر دین
هادی خلق بر محبت حق باد
آسمان سینه شاه دریا دل
قطب حق نجم دین غوث الدهر
شاه کون و مکان زمان و زمین
سهروردی عمر شهاب الدین
شاه کون و مکان وجیه الدین
شیخ حمویه ابن عبد الله باد
شاه هر دو سرا بخوش طوری
سید الطائفه جنید امین باد
شاه دنیا و دین بعلم و بصر
شیخ داود در لقب طائے
شاه کون و مکان نظام همه
شافع حشر و ساقی کوثر باد
صلوات و سلام بے پایان

غوث نوعی سلام اللہ علیہم است وآن بر چہار نوع است اول سہروردیہ نظامیہ عمویہ رضویہ دوم سہروردیہ نظامیہ عمویہ بصریہ سیوم سہروردیہ نظامیہ زنجانیہ رضویہ چہارم سہروردیہ زنجانیہ بصریہ نوع اول شجرۂ سلسلہ سہروردیہ نظامیہ عمویہ رضویہ از ربط المشائخ

حضرت ذات پاک مظہر حق
شیخ الہدیہ احمد سلطان
شاہ دین مجتبےٰ قلندر پاک
مقتدائے جہان بعلم و یقین
شاہ دنیا و دین محمد قطب
قطب الدین ولی بینا دل
شاہ دنیا و دین بعلم و یقین
سید دین مبارک غزنین
شاہ مجتبےٰ و سرور دنیا
آن ابو حفص و عمر با تمکین
شاہ کون و مکان مبارک طور
شیخ ممشاد علو دینوری
شاہ کون و مکان گنجبخش ربطی
شیخ معروف کرخے رہبر
شاہ کونین مالک و ناظم
سید الناس جعفر صادق
شاہ کون و مکان امام رشاد
نور عین نبی امام حسین

شاہ باسط علی قلندر حق دل
شاہ کون و مکان کریم العین
رہرۂ گشت و گلشن لولاک
شاہ عبد السلام حجت حق
خلف و جانشین مسند قطب
شاہ شاہان امام بحر و بحر
سید مقتدا نظام الدین
شاہ والا جناب شیخ شہاب
عبد قاہر ابو نجیب ضیا دل
شاہ دنیا و دین مقدم راہ
احمد اسود آن شہ دینور
شاہ شاہان امام دنیا و دین
قطب دوران لقب سری سقطی
شاہ فرمان روای ملک قضا
سید الشاہ موسےٰ کاظم
شاہ عالم بباطن و ظاہر
سرور دین علے زین عباد
شاہ کونین حیدر صفدر

شاہ دنیا و دین فخر کون و مکان
شیخ فتح قلندر ابن حسین
شاہ عبد القدوس اہل یقین
ہادی خلق بر محبت حق دل
آسمان سینہ شاہ دریا دل
قطب حق نجم دین غوث الدہر
شاہ کون و مکان ماہ زمین
آن ابو الفضل آن عمر خطاب
شاہ کون و مکان حبیب الدین
شیخ عمویہ ابن عبد اللہ
شاہ ہر دو سرا گنجبخش طوسی
سید الطائفہ جنید ـ امین
شاہ دنیا و دین بعلم و ہنر
سید مقتدا علے رضا
شاہ دنیا و دین تقی ناطق
سرور دین محمد باقر
شاہ کونین سرور دارین
سلسلۂ حوض و شافع محشر

شاه کونین حیدر صفدر
سید الکل محمد عربی
بست و نه از نظامی اردانی

ساقی حوض شافع محشر
صلوات خدای پاک وسلام
رضوی سهروردی زنجانی

شاه شاهان رسول مطلبی
بر رسول هدی و قوم کرام
نوع چهارم شجره سلسلهٔ

سهروردیه نظامیه زنجانیه بصریه از رابطة المشایخ

حضرت ذات پاک مظهر حق
شیخ الهدیه احمد حسین
شاه دین مجتبی قلندر پاک
مقتدای جهان بعلم و یقین
شاه دنیا و دین محمد قطب
قطب دین رهنما و بینا دل
شاه دنیا و دین بعلم و یقین
سید دین مبارک عز جبین
شاه عقبی و سرور دنیا
آن ابو حفص عمر ذی تمکین
شاه دنیا و دین بجو رسندی
قطب دوران محمد ابن خفیف
شاه شاهان امام دنیا و دین
قطب دوران لقب سری سقطی
شاه کون و مکان بکتایی
آنکه او را لقب بود وجبی
شاه کونین حیدر صفدر

شاه باسط علی قلندر حق
شاه کون و مکان کریم العین
رمز توحید و معنئی لولاک
شاه عبد السلام حجت حق
خلف و جانشین مسند قطب
شاه شاهان مقدم ده و شهر
سید پیشوا نظام الدین
شاه والاجناب امام گزین
عبد قاهر ابو نجیب ضیا
شاه دوران امام زنجانی
ابو عباس شه نهاوندی
شاه دنیا و دین امام قویم
سید الطایفه جنید امین
شاه دنیا و دین بعلم و بصر
شیخ داود در لقب طایی
شاه کون و مکان نظام همه
شافع حشر و ساقی کوثر

شاه دنیا و دین مکان و مکین
شیخ فتح قلندر ابن حسین
شاه عبد القدوس رهبر دین
هادی خلق بر محبت حق
شاه شاهان خلیفه عادل
قطب حق نجم دین غوث الدهر
شاه کون و مکان زمان و زمین
سهروردی عمر شهاب الدین
شاه کون و مکان وجیه الدین
که بنامش اخی فرج خوانی
شاه کون و مکان بوجه لطیف
بو محمد بنام پاک رویم
شاه کون و مکان بجوش ضبطی
شیخ معروف کرخی رهبر
شاه دنیا و دین حبیب عجمی
حسن بصری آن امام همه
شاه شاهان قوام تخت وکلاه

بر رسول کریم و بر ایشان   بست و پنج از نظامی ارنگری   سهروردی و عثوی بصری

نوع سیوم شجرهٔ سلسلهٔ سهروردیه نظامیه زنجانیه رضویه از ربط المشائخ ؒ

حضرت ذات پاک مظهر حق
شیخ الهدیه احمد سلطان
شاه دین مجتبے قلندر پاک
مقتدای جهان بعلم و یقین
شاه دنیا و دین محمد قطب
قطب دنیا و دین پناه دل
شاه دنیا و دین بعلم و یقین
سید دین مبارک غزنین
شاه عقبی و سرور دنیا
آن ابوحفص عمر با تمکین
شاه دنیا و دین نجیب رشد ے
قطب دوران محمد بن خفیف
شاه شاهان امام دنیا و دین
قطب دوران سری لقب سقطے
شاه فرمان روای ملک قضا
سید الخلق موسے کاظم
شاه دوران با دل و آخر
سرور دین علی زین عباد

شاه باسط علی قلندر حق
شاه کون و مکان کریم العین
رهزن توحید و معنے لولاک
شاه عبد السلام حجت حق
متمکن فراز مسند قطب
شاه شاهان مقدم ده و شهر
سید مقتدا نظام الدین
شاه والا جناب امام یقین
عبد قاهر ابو نجیب ضیا
شاه کونین امام زنجانے
ابو عباس شه نهاوندے
شاه دنیا و دین امام قویم
شیخ ابو القاسم آن جنید امین
شاه دنیا و دین بعلم و بفر
سید مقتدای علی رضا
شاه دنیا و دین بحق ناطق
سرور دین محمد باقر ؒ
شاه کونین سرور دارین

شاه دنیا و دین و کون و مکان
شیخ فتح قلندر ابن حسین
شاه عبد القدوس رهبر دین
هادی خلق بر محبت حق ؒ
آسمان سینه شاه دریا دل
قطب ما نجم دین غوث الدهر
شاه کون و مکان زمان زمین
سهروردی عمر شهاب الدین
شاه کون و مکان وجیه الدین
که بنامش اخی فرج خوانے
شاه کون و مکان بوجه لطیف
بو محمد بنام پاک رویم ؒ
شاه کون و مکان بجوش بطے
شیخ معروف کرخی سرور
شاه کونین مالک و ناظم
سید الناس جعفر صادق
شاه کون و مکان امام رشاد
نور عین رسول امام حسین

تا متناهی شامل حال آنحضرت بوده همه نعمت بی کد و کاوش و بی تصدیع سیر و سفر در مقام سکونت
آنحضرت را روزی شده و آنچه قلندران دیگر در ازمنه دراز بسیر و سفر عجایبات و غرایبات بچشم
ظاهر دیدند آنحضرت بچشم باطن خود مشاهده نمود و آنچه قلندران در سیر و سفر یافتند آنحضرت نشسته
بمقام خود یافته این محض از عنایت الهی و توجه پاکروان کما هی است چنانکه حضرت سید نجم الدین
قلندر غوث الدهر را حکم و بشارت از جناب رسالت مآب صادر شد که بهند برو و قطب الدین
بینادل را که استقامت بسرورپور دارد تربیت و تلقین بحسب ظاهر بکن چنانچه بموجب حکم اقدس
حضرت سید نجم الدین قلندر غوث الدهر از حجاز تشریف شریف در سنه هشتصد و بست و ششم هجری
در آخر عمر بار دیگر بسرورپور ارزانی فرمودند چنانچه در مکتوب مولوی معنوی مسطور است که از
اخبار متواتره درین دیار شهره دارد و تشریف آوردن حضرت شیخ المشایخ سید السادات
نجم الدین قلندر غوث الدهر بقصبه سرورپور که در عرف سهرپور است مکرر شده است و ملاقات
از سید اشرف جهانگیر سمنانی بیشتر بوده و ارشاد حضرت قطب الدین بینادل در مرتبه اخیره
که ظهور آنحضرت شده قسمت عبارته و چند مدت در انجا استقامت کرده آنحضرت را در بیعت
خود آورده و مرید کرده تلقین اذکار و افکار و ریاضات و مراقبات و مشاهدات بوجه احسن
خوب کرده و بر رموز فقر و کلمة الحق آگاه گردانیده و از سر انا احمد بلا میم بیدار کرده بمقام فنا فی الله
و بقا بالله رسانیده آنچه حق تعالی در سینه حضرت غوث ریخته حضرت بسینه آنحضرت ریخت چون
در هر امور فقر قابل خود دیده خلافت کبری داده لباس مشایخ پوشانیده و در عنوان ظاهری
و باطنی محمدی و مرتضوی ارشاد فرموده بلقب خود غوث الدهر سرفراز ساخته استقامت بخشیده
خود مراجعت بسوی وطن نمودند و آنحضرت چندروز بقصبه سرورپور ماندند و باذکار و افکار و
اشغال چنانچه دیده و شنیده بعمل آورده بهدایت خلق الله مشغول شدند بعده بقصد مسکن گرفتن
بسمت جونپور روانه شدند و در اثنای راه موضع سونگر که از قریات متعلقه سرکار جونپور است
مقامی دلکشا دیده و لایق یاد خدا پسندیده آنجا چندروز مسکن گرفته حجره ساخته و دران حجره

سید الانبیا رسول اللہ | صلوات وسلام بی پایان | بر رسول کریم و بر ایشان
بست وشش از نظامی اردانی | بصرے سہروردی زنجانے

فصل چهارم در بیان احوال پیر چهارم شیخ الاسلام والمسلمین وارث علوم الانبیا والمرسلین شیخ المشایخ قطب الافراد غوث الدہر حضرت شاہ قطب الدین بینادل قلندر سہروردی انداز غوثی سرورپورے عرف سرہرپوری جونپوری سرورپور

ملک الشرق یعنی خواجہ سرور آباد گردانیدہ بنام خود موسوم کردہ الحال بغلط عامہ سُرہرپور نام زدہ است از جملہ خلفای کبار و مشاہیر حضرت سید نجم الدین قلندر غوث الدہر اند بدانکہ آنحضرت مادرزاد ولی بودہ واویسی تربیت و تلقین از ارواح مطہر ومقدس پیغمبر حق وصی مطلق شدہ و خوارق عادات وکرامات وتصرفات از ایام شیر خوارگی ظاہر و باہر گشتہ چنانچہ منقول است کہ آنحضرت را بحسب ظاہر نشان چشم نبود اما انچہ مردمان بچشم ظاہری بینند آنحضرت زیادہ ازان بچشم باطن مشاہدہ میفرمودند لہذا ملقب بہ بینادل شدند و آنحضرت را این حالت از طفلے بودہ چنانچہ مشہور است وقتیکہ آنحضرت متولد شدند دایہ آنحضرت را در کنار گرفت اتفاقاً ہار آن دایہ ہمان روز گم شد دایہ گفت کہ این فرزند عجب کم بخت در کنارم رسید کہ بمجرد گرفتن او ہار من گم شد پس چون آنحضرت بسن گویائی طفلان رسیدہ زبان بنطق بکشاد و اول سخن ہمین گفتند کہ ای دایہ مرا کم بخت چرا گفتے ہار تو موشی بردہ من سوراخ موش را بند کردہ دادم ہار تو ہمان سوراخ نہادہ است چون آن سوراخ را بدیدند ہار بی تغیر و تبدل ہمانجا آن دایہ یافت چون مردمان خوارق وتصرفات آنحضرت مشاہدہ کردند حیران و متعجب گشتہ بعرض رسانیدند کہ شما را این قدرت و تصرف بودہ چرا ہمان وقت ازین اطلاع ندادند فرمودند کہ اگر ہمان وقت من این سخن گفتمی مردمان مارا از جنس دیو و پری پنداشتہ در ہلاکت و دفع من کوشیدندی چون از ایام طفلی عنایت الہی و توجہ بزرگان

گرچه اکنون ز بدعت ظلمه
هیچکس هیچگه نیافت مراد
لاجرم هر عمادے دلکوب
تا دویدم بجذبهٔ توفیق
کعبة الطالبین فی الآفاق
متع الله منه اهل الدین
دام فینا و فیهم امداده
تا برحمت قبول کرد مرا
نزد پیران شدم پدر رفته
شد چو پدر رفت بنده پیر قلند
بنده بنواخت از خلافت خویش
گرچه از ظلم و جهل خود دارم
بهر رسول خدا و آل کرام
از پی این جماعت تمکین

بی نظام است کار و بار همه
یا الٰهی صلاح ایشان را
همین سلسله بود منسوب
تا رسیدم بحضرت تحقیق
حضرت ذات پاک مظهر حق
ید دام البقاء والتلقین
بوسه دادم بخاک پای او
بعنایت شمول کرد مرا او
شد چو از روی لطف کرد قبول
شد چو بگرفت دست بگرفتند
گرچه بودم درین سلاسل تبع
چشم دل بر قبول او دارم
خاصه این حزب حق که مذکور اند
یا رب این بنده را پذیره گزین

لیکن آنجا بغیر آل عماد
کار فرما فلاح ایشان را
در احوال خود گوید
قبلة العارفین بالاطلاق
شاه باسط علی قلندر حق
دام اولاده و احفاده
دل نهادم بهر چه رای او
شد چو دستم بلطف بگرفته
شد قبول حق و قبول رسول
بذل فرمود مهر و رافت خویش
کرد اعطا چنین سلاسل سبع
صلوات خدای بے انجام
ثنا و سلام مشکور اند
و از جمله تصرفات و کرامات

آنحضرت یکی اینست که محمد ناصح بخشی پسر قاضی غلام رسول چو بهوری که رابطهٔ دوستی از قلندر صاحب داشته بود بر پسر قوال عاشق بوده چون او بر و بخشے مذکور را در انجوار آنحضرت جانب پائین مدفون ساخت چون مدفون کردن او شان خلاف مرضی آنحضرت بود بوقت شب نعش او از قبر جدا شده بفاصله یک بیگه دور افتاده هر چند خواست که در آن جا مدفون نماید نیافت از آنجائی فی الفور در پایه اعجز احمقی آمده چنانچه فی الفور خدمت بخشی گری تغیر شده بنا بر بحال کنانیدن خدمت بخشی گری بدهلی رفته چندی نگذشت که حادثه دیگر واقع شده چنانچه در مسجد جامع دهلی برای ادا کردن نماز جمعه رفته در همون مسجد خانه جنگی در پیش آمد همانجا کشته شده زیرا که بسبب آنکه بود همه بعبادت رفته تا کجا خوارق

باذکار و افکار و ریاضات و مراقبات مشغول گشتند خصوصاً ذکر خوشیه و گرده هو را چندان
اشتغال کرده که یمن هو شده و مشهور بلقب سر انداز خوشی گشته و آن حجره زیارت گاه خلق الله
هست چنانچه مولوی معنوی موصوف این همه احوال و بعضی خوارق آنحضرت و بعضی احوال اجداد
خود و بعضی احوال خود بنظم آورده اند و آن این ست ابیات

بحکم دین را خلیفه بسیار اند
که طعامی دهد بدرویشان
یکی آورد گاو و بچه خورد
دائم این گاو هست با در این
گفت جمع آورید اعضا را
چادری بر کشید و در پیچید
تا بجنبید گاو زیر ردا ها
حاضر آمد و تیغ با شکر
خواهم ای شه که مرده زنده کنی
زیر احسان خود بباقی ده
جد اجداد بنده شیخ عماد
چند روزی بسو نگر آرامید
بر لب جوی بیسو آن وشتت
تنبو تسلیم این مکان کردیم

زنده گردد فلا یموت ابدا
آن زمین را بنام شیخ عماد
که از دعا اندران کارند

قطب دین زان یگانه بشمارند
گاو کشتند و گوشت پر کردند
گفت این را کشید و رنه برد
این خبر تا بدان جناب رسید
هفت اندام و جمله اجزا را
خود بحصار اگرفت زیر کفن
خاست و با بچه شد بنام خدا
بچو راپید و با برنج و خورید
یکی این دم بکار بند و کنی
در احوال جد خود گوید
قطب چون از سر و پور وطن
حجره آنجا زیارت است پدید
گفت با عماد این لب جو
نام خاصش مرتضوان کردیم
مدفن اولیای حق گردد
صحبت و ممات با اولاد
برده چون فرا رسد باران

خواست روز وفات سر بجان
پاره پاره بدیگ در کردند
از سر و شاخ و پوست و دم به یقین
بر سر گاو گشته آمد و دید
عضو عضوش بجای پوست نهید
دید دریا و جان دهنده گوتن
خادمان را بگفت از پی شهر
همچنین و انکار بر بید
این دل مرده را حیاتی ده
قطب دین را امر بود و مرا
شد سوی جونپور رخت افگن
آن زمان با صحابه می بگذشت
هشت جای تو در زاری تو
سنیدش اینکه این بذکر خدا
پس بنام حیات الحق گردد
از زمین قدر حاصلی دارند
قدر حاجت نه کم نه بسیار آن

درین سنه هجری در قید حیات بودند در عهد سلطان حسین شرقی و شاه عبد الله جونپوری که از وی
وجیه الدین قلندر و از وی نعمت الله قلندر و از وی حیدر قلندر خلافت یافت و مخدوم شاه عماد
از اجداد مولوی معنوی شاه عبد القادر قلندر متوطن امرتهوان متصل سوکهرپور بکناره بیسوهی
چنانچه شمهٔ از احوال مخدوم شاه عماد موصوف بالا مذکور شد پس آن حال شاه نصیر قلندر ایشان
از کمل اولیاء الله بودند و صفت جلالی بسیار غلبه داشتند تا آنکه هفت فرزند ایشان بسبب نظر غضب ایشان
هما وقت افتادن نظر مرده شدند و چون ازین موجب فرزندی نمی زیست حضرت شاه نور قلندر چون
تولد شدند والدهٔ ایشان را از نظر شاه نصیر قلندر مخفی داشتند بحکم حضرت شاه قطب الدین بینا دل
تکمیل یافتند و قبر شاه نصیر قلندر در قصبه سنگو است که از توابع جونپور واقع است و قبر زوجه

سلاله پوشیده مباد که لقب ایشان عمدة الحق بود و از اعیان دیار این بودند چنانکه درخور است کلمات یمانی والحکمة
یمانیة ایمان کامل را با حکمت بالغه جمع می داشتند سلسله نسب بوسائط عدیده با سیدنا ابوبکر صدیق رضی الله عنه
می رسید و اهلی فروع شجرهٔ طیبه بجز بیت اصل ثابت امتیازی مخصوص می داشت بدان مشابه که مولوی معنوی اوشنه
سمول بن عادیا اثر وی تفاخر می گفت اِذَا مَاتَ مِنَّا سَيِّدٌ قَامَ سَيِّدٌ و با بغرشاخه بطور خیلاء از روی تحدیث
وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ می گوئیم که هیچ زمانے چنان سپری نشده که در وی یکے از علمای کبار درین دودمان بکمال علم و فضل سر
نبرافراخته و از کرامات و معارف توده خاک عالی را مسخر نساخته باری مخدوم مرحوم را هوای سیاحت در سر افتاد و جاذبهٔ بسیب تقدم
فلا امر شیئا از خود در بود تا گزیر ترک دیار و تبار گفته با ولد رشید خود شیخ قطب الدین که عماد نام داشت و بدو اولی بسحر و تیقن
چهره دانش برمی افروخت سر در سفر نهاد و پس از تفرج شامات و عراقین و گلگشت مصر و سکندریه روی بهند و شتا
آورد تا آنکه قائد توفیق در جونپور کشید و در بارگاه شیخ الاسلام بینا دل سر شوریده به بالین آسایش رسید
و بر دست حق پرست آنحضرت مصداق اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ
تازه کرده و بمقتضای وعدهٔ الهی وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ
نعمت خلافت یافته در سرزمین امرتهوان که در آن جز و زمان وادی غیر ذی زرع بود بر کنار دریای بیسوهی رحل اقامت
انداخت و برکت پا و انفاس آن قطعهٔ مبارک را مصداق وَبٰرَكْنَا حَوْلَهُ گردانیده مشترک ساخت که درین عهد که دست ظالمان
دراز است ابواب برکات و سعادت معنوی در نظر دیده وران همچنان بر آن خطهٔ قدس باز است طیب ابن داود که از احفاد
آنحضرت بود و از قبل پادشاه هندوستان قضای بلدهٔ عظیم آباد در دست داشت بهمت بگماشته آن موضع خاطر را
معمور نمود و قصبه و خوانق و تکیه احداث فرمود تا بعد از وی بی سال متغلبان جور و گلگشت پیش گرفتند و بهر موضعی که
وجه معاش صوری این عائله شریفه بر آن بود چنان تطاول گشاد یافت که شیرازهٔ جمعیت آل عماد از هم گسیخت چون کار بجان
و کارد باستخوان رسیده بود هوی آن که عاقبت منقبان راست هر کس بهر جای که فرجه یافت بگریخت تا این زمان حال همین
منوال است لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ انتهت عبارته

وکرامات آنحضرت نویسد که از حد تحریر و تقریر بیرون است و مشهور وجہ ملقب بسرانداز
غوثی اینست که آنحضرت کسب سراندازی در ذکر غوثیه وگردها بوجه احسن و اتم بجدی گرده
که مماثل حضرت غوث الدهر در سراندازی شده چنانچه دریکدم دل صنوبری را از تصور گردها
از بالا تا پایین دل از درون و بیرون مالامال ساخته مگر رسه کرد این قدر قدرت حبس پیدا
شده که همین نمط اگر خواهند شبانروز کرده باشند دم شکسته نشود و از این حبس دم چه قدر بیان نماید
و از این حبس دم سیر سموات و طی ارض حاصل شود چنانچه شاه مجا قلندر در انیس العاشقین فرموده
در بیان اذکار سلسله قلندریه الذکر المسمی بالغوثیه و آن ذکریست که در کسب آن وجود سالک
ریزه ریزه می‌شود و هر ریزه ذکر الله میگوید و مطلق معدوم میشود بعد از ان موجود میگردد و این حالت
در چنین کسب روی میدهد و هم از این کسب قطب العارفین غوث الواصلین شاه قطب الدین
بینا دل سرانداز غوثی جونپوری قدس سره را سیر سموات و طی الارض حاصل بود و هم این فقیر را
یعنی شاه مجا قلندر قدس سره را از خاندان ایشان رسیده است و طریق کسب این تحریر نمی آید
و هم این ذکر از روی تبرک ذکر کرده است الله تعالی همه طالبان خویش را بکسب این ذکر
موفق گرداناد بمنه وکرمه تا اینجاست عبارت حضرت شاه مجا قلندر بیان مریدان و خلفای
آنحضرت که بسیاران بسیار هستند از جمله مریدان قاضی نظام الدین و شیخ صدر الدین و شیخ ابراهیم و شیخ
فضل الله و شیخ ادریس و شیخ ابراهیم کلان و شیخ ابراهیم خورد و قاضی شکر الله و اسلام خان لنگا
و شیخ قادن و شیخ کمال الدین و ملک احمد و قاضی ابراهیم تاج و میان فیلو خان و ملک تاج ظفر
و از جمله خلفای کبار و مشاهیر آنحضرت هر دو پسران آنحضرت کلان شاه محمد قطب
و خورد شاه محمود قطب بودند و شاه داود سرمست قلندر و شاه نصیر قلندر و شاه نور ابن شاه
نصیر قلندر و امیر سید وجه الدین حسینی قادری معروف به سید گوشا بکن قلندر نوچیده و شاه نظام الدین
بهاری که شرح قصیده کبری بحکم و اجازت آنحضرت روبرو و بحضوری نوشته اند و نامش صراط المستقیم
نهاده و این شرح در سنه هجری نهصد و هشتاد تمام شده بود و حضرت شاه قطب الدین بینا دل

در غار حرا نشسته اند برین تقدیر ظاهر است که بر خدمت حضرت غوث الدهر سلام الله علیه مقدم باشد
ارشاد شاه حسین قدس سره و نیز ظاهر آنست که حضرت قطب الاقطاب بعد سعادت صحبت حضرت
غوث الدهر با دیگر کسی صاحب صحبت افادت نداشته اند و نبرده اند نعمت عبارتی و اجازت و خلافت
سلسلهٔ سهروردیه بهائیه که منسوب بخواجه بهاء الدین ذکریا است از شیخ المشایخ بدهن ظفرآبادی
سهروردی بطریق اهدا بوده چنانچه مولوی معنوی در رسالهٔ منظومه باین معنی اشاره فرموده است آمد
از قطب خواست و صعب انگاشت در رفت و اهدا نمود آنچه برداشت یعنی این بیت آنست که
شیخ بدهن بخانه قطب الدین بینادل از ظفرآباد آمده درخواست اذکار قلندریه کرده چون اذکار
قلندریه دیده دشوار معلوم کرده گفت که از من در پیرانه سالی کی تواند شد بخانه رفته اجازت و خلافت
سلسلهٔ سهروردیه که نزد خود داشته بودند بطریق اهدا بخدمت آنحضرت فرستاده که از شما این سلسله جاری
خواهد شد انشاء الله تعالی چنانچه آنحضرت هدیه نعمت مرسله را قبول فرموده از ذات با برکات خود
جاری نموده بدانکه اجازت و خلافت سلسله سهروردیه حضرت شاه قطب الدین بینادل را حضرت
شمس الدین بدهن یافته و ایشان از پدر خود حضرت شیخ رکن الدین که کنیت ایشان ابوالفتح مسکین
است یافته و ایشان از پدر خود حضرت حاجی صدرالدین ظفرآبادی ملقب بچراغ هند یافته و ایشان مرید
و خلیفه حضرت شیخ رکن الدین رکن عالم ابوالفتح ملتانی و ایشان مرید و خلیفه پدر خود شیخ صدرالدین
عارف و ایشان مرید و خلیفه پدر خود حضرت خواجه بهاء الدین ذکریا ملتانی اند چنانچه مولوی معنوی در
رساله منظومه باین معنی اشارت فرموده است شمس دین بدهن از پدر بوالفتح شد از پدر حاجی از آن بوالفتح شد

پدر صدر دین پیر گزین شد از پدر قطب حق بهاء الدین شد یعنی ان الشیخ شمس الدین بدهن عن

ابیه ابی الفتح رکن الدین المسکین وهو عن ابیه الشیخ صدر الدین الحاجی چراغ هند ظفرآبادی

وهو عن شیخ الاسلام رکن الدین رکن العالم ابی الفتح الملتانی وهو عن ابیه الشیخ صدر الدین العارف

وهو عن ابیه بهاء الدین زکریا الملتانی سلام الله علیهم اجمعین فاترک الاذکار فی [illegible] علیه فاز المطالب

آنحضرت نیز و قبر آنحضرت است و فرموده اند که مفاصله که میان این هر دو قبر است هرگاه
رفع خواهد شد یعنی هر دو قبر باهم مقارن و ملاحق خواهند شد قیامت قایم خواهد شد اما
اینقدر معاینه است که در زمان سابق مفاصله بوده الحال به نسبت آن کم مفاصله است و این را
رواة ثقات نقل کرده اند بیان حال داود سرمست قلندر ایشان اکثر در گلی آتی
می نشستند و گرد پیر و مرشد خود نثار و قربان می شدند و سرمست میبودند و قبر آنحضرت
در موضع سونه که از توابع جونپور است چون آنحضرت از موضع سونگر تشریف
بجونپور آوردند و بزمینی در راهی که پل است و اکنون موضع آباد شده مشهور بعلن پور گردیده
استقامت گرفته باذکار و افکار و ریاضات و مراقبات و هدایت خلق الله عمر بسر بردند بدانکه
آنحضرت از پیر و مرشد سید نجم الدین قلندر غوث الدهر اجازت و خلافت سلسلهٔ قلندریه و علویه
و طیفوریه و چشتیه قطبیه و چشتیه نظامیه و سلسله قادریه و سهروردیه نظامیه یافته چنانچه در فصل
اول و دوم و سیوم شجره هر یک نوشته شده و اجازت و خلافت سلسلهٔ فردوسیه از شیخ المشایخ
حسین بن معز بن شمس البلخی یافته و شیخ حسین از عم خود یافته و پدر او شیخ معز از برادر کلان
خود شیخ المشایخ ابو المظفر بن شمس البلخی یافته پس هر دو پسر و پدر مرید و خلیفهٔ ابو المظفر شمس بلخی
اند و ابو المظفر مرید و خلیفهٔ شیخ المشایخ شرف الدین یحیی منیری اند و چون شیخ حسین بن
معز را بکشف معلوم شد که امانت شاه قطب الدین بینادل سرورپوری نزد ماست و بسرورپور
آمده ارشاد و تلقین طرق سلسلهٔ فردوسیه آنحضرت را کرده گفت کار شما بساز درست
سیدی کو کنون بغار حرا است از ارشاد و تلقین گرفتن حضرت قطب الاقطاب از شیخ حسین
بن معز قبل از ارشاد فرمودن حضرت سید نجم الدین قلندر غوث الدهر است چنانچه در مکتوب
مولوی معنوی مسطور است که صحبت حضرت قطب الاقطاب بخدمت شیخ المشایخ حضرت شیخ حسین
بن معز شمس البلخی رضی الله عنهم بیاد دارم که از بزرگان شنیده ام که از و نقل نمایند که گفت کار شما
بساز درست سیدی کو کنون بغار حرا است یعنی سید نجم الدین قلندر غوث الدهر که حالا بیاد

شاہ دنیا و دین مقدم راہ
احمد اسود آن شہ دینور
شاہ شاہان امام دنیا و دین
قطب عالم لقب سری سقطی
شاہ فرمان روای ملک قضا
سید السادہ موسے کاظم
شاہ دوران بباطن و ظاہر
سرور دین علی زین عباد
شاہ کونین حیدر صفدر
سید الانبیا رسول اللہ
سی و دو در شمار اگر شنوے
بصریہ از ربط المشائخ
شاہ کون و مکان و دنیا و دین
شیخ فتح قلندر ابن حسین
شاہ عبد القدوس سرور دین
ہادی خلق بر حجت حق
شاہ شاہان کریم دریا دل
شہ حسین معز شمس بلخ
شاہ کون و مکان رکن بہار
پیر فردوسی آن نجیب الدین
شاہ کون و مکان بحور سندی

نکویہ آنکہ ابن عبد اللہ
شاہ دنیا و دین بحو سنق طوسے
سید الطایفہ جنید ابن
شاہ دنیا و دین بعلم و بنر
سید مقتدا علی رضا
شاہ دنیا و دین بحق ناطق
سرور دین محمد باقر
شاہ کونین سرور دارین
شافع حشر ساقی کوثر
صلوات و سلام بی پایان
ہست فردوسیہ ولی رضوے
حضرت ذات پاک ظل اللہ
شیخ السدیہ احمد یسین
شاہ شاہان امام رہبر حق
پیشوای جہان بعلم و یقین
شاہ دنیا و دین محمد قطب
قطب حق قطب دین بنیال
رونق ہرچہ باغدہ براس
شرف الدین یحیی ابر بہار
شاہ کون و مکان بقدوسی
بدر دنیا و دین [illegible] سدی

شاہ کون و مکان مبارک [illegible]
شیخ ممشاد علو دینوری
شاہ کون و مکان بخوش خطے
شیخ معروف کرخی سرور
شاہ کونین مالک و ناظم
سید الخلق جعفر صادق
شاہ کون و مکان امام رشاد
نور چشم نبی امام حسین
شاہ شاہان قوام تخت کلاہ
بر رسول کریم و بر ایشان
بیان شجرہ سلسلہ فردوسیہ
میر باسط علی محمد ماہ
شاہ کونین ہادی ثقلین
شاہ دین مجتبی قلندر حق
شاہ عبد السلام حجت حق
خلف و جانشین مسند قطب
جان شیرین فداش و نفس تلخ
شاہ دنیا و دین مظفر شمس
شاہ دنیا و دین بعلم و یقین
رکن دنیا و دین فردوسے
شاہ ہر دو سرا نجیب و رزی ۴

وان کان من بنی الاعمام شیخ الاسلام بہاء الدین زکریا الکبیر

یقال لم یتلبس الخرقۃ عنہ انما البسہا عن ابنہ ابی الفتح رکن العالم سلام اللہ

علیہم اجمعین وفات مخدوم صدر الدین چراغ ہند ظفرآبادی در سال ہفتصد و نہ ہجری
بودہ و تولد حضرت قطب الدین بینا دل در سنہ ہجری ہفتصد و ہشتاد و شش بودہ و وفات در سنہ
ہجری نہصد و بست و پنج اتفاق آمدہ و عمر شریف آنحضرت یکصد و چہل و نہ سال بودہ بلکہ زیادہ
و قبر و مدفن مبارک آنحضرت سہ فرزندان و دختران مشہور است و آنحضرت فرمودہ اند کہ در فاتحہ من
گوشت بکار نبرند و برنج شکر آمیز یا برنج فاتحہ کردہ باشند چنانچہ در رسالہ منظومہ مذکور است بدانکہ
سلسلہ فردوسیہ بر دو نوع است اول فردوسیہ رضویہ کہ بحضرت امام علی رضا میرسد دوم فردوسیہ
بصریہ کہ بحضرت خواجہ حسن بصری میرسد شجرہ سلسلہ فردوسیہ رضویہ اندر ربط المشائخ

حضرت ذات پاک مظہر حق
شیخ الہدیہ احمد مسکین
شاہ و دین نجیب قلندر پاک
پیشوای طریق اہل یقین
شاہ دنیا و دین محمد قطب
قطب حق قطب دین بینا دل
رونق ہر چہ باغ و براس
شرف الدین یحیی ابر بہار
شاہ ہر دو سرا بقد وسے
بدر دنیا و دین سمرقندی
شاہ اولی و سرور اُخرے
عبد قاہر ابو نجیب ضیا

شاہ با سطوت قلندر حق
شاہ کونین مرشد ثقلین
رمز توحید و نکتہ لولاک
شاہ عبد السلام حجت حق
خلف و جانشین مسند قطب
جان شیرین فداش نفس مسیح
شاہ کون و مکان مظفر شمس
شاہ کون و مکان بعلم و یقین
رکن دنیا و دین فردوسے
شاہ ہر دو سرا حق ورزی
شیخ کونین نجم دین کبرے
شاہ کون و مکان وجیہ الدین

شاہ کون و مکان و دنیا و دین
شیخ فتح قلندر ابن حسین
شاہ عبد القدوس رہبر دین
ہادی خلق بر محبت حق
شاہ شاہان امام دریا دل
شہ حسین معز شمس بلخ
شاہ دنیا و دین بفخر بہار
شیخ فردوسی آن نجیب الدین
شاہ کون و مکان بنور رشدی
سیف دنیا و دین باخرزی
شاہ حقی و سرور دنیا
آن ابو حفص عمر با تمکین

قطب حق قطب دین بنیاد دل
شاہ کون و مکان نکو تمکین
صدر دین حاجی چراغ ہند
شاہ اقلیم تالد و طارف
(یعنی مال کہنہ و مال نو)
ذکریا حق بہاء الدین
شاہ عقبے و سرور دنیا
آن ابوحفص عمر با تمکین
شاہ کون و مکان مبارک طور
شیخ ممشاد علو دینور ے
شاہ کون و مکان بجوش نطفے
شیخ معروف کرخی رہبر
شاہ کونین مالک و ناظم
سید الناس جعفر صادق
شاہ کون و مکان امام رشاد
نور عین نبی امام حسین
شاہ شاہان رسول پاک نبی
بر رسول کریم و آل کرام

شاہ دنیا و دین ابوجہ حسن
شیخ ابوالفتح رکن دین مسکین
شاہ شاہان امام پاک امین
شیخ کونین صدر دین عارف
شاہ والاجناب امام گزین
عبد قاہر ابونجیب ضیا
شاہ دنیا و دین مقدم راہ
احمد اسود آن شہ دینور
شاہ شاہان امام دنیا و دین
قطب دوران سری لقب سقطے
شاہ قربان روای ملک قضا
سید السادہ موسٰے کاظم
شاہ عالم بباطن و ظاہر
سرور دین علی زین عباد
شاہ کونین حیدر صفدر
سید الکل محمد عربے
سنی و یک از بہائی ارشلوی

شیخ آفاق شمس دین بڈھن
شاہ ہر دو سرا بلاغ ہند
شیخ ابوالفتح رکن عالم دین
شاہ کون و مکان زمان زین
سہروردی عمر شہاب الدین
شاہ کون و مکان وجیہ الدین
عمویہ آنکہ ابن عبد اللہ
شاہ ہر دو سرا بجوش طورے
سید الطائفہ جنید امین ہادی
شاہ دنیا و دین بعلم و ہنر
سید مقتدا علی رضا
شاہ دنیا و دین بحق ناطق
سرور دین محمد باقر
شاہ کونین سرور داربن
ساقی حوض و شافع محشر
صلوات خدای پاک و سلام

سہروردی عموی رضوی

نوع دوم شجرہ سہروردیہ بہائیہ عمویہ بصرپور ربط المشائخ

حضرت ذات پاک ظل الہ
شیخ الہدیہ احمد حسین
میر باسط علی محمد ماہ
شاہ کونین ہادی ثقلین
شاہ کون و مکان زمان زبین
شیخ فتح قلندر ابن حسین

سیف دنیا و دین باخرزی
شاه مجتبی و سرور دنیا
آن ابوحفص عمر با تمکین
شاه کون و مکان مبارک طور
شیخ ممشاد علو دینور سے
شاه کون و مکان بحق رسیدے
شیخ معروف کرخی رہبر
شاه دنیا و دین حبیب عجمی
حسن بصری مقدم دین
شاه شاهان رسول پاک نبی
بر رسول کریم و آل کرام

شاه اولی و سرور اخری
عبد قاهر ابو نجیب ضیا
شاه دنیا و دین مقدم راه
احمد اسود آن شه دینور
شاه شاهان امام دنیا و دین
قطب عالم سری لقب سقطی
شاه کون و مکان بیگانه
آنکه او را لقب بود عجمی
شاه کونین حیدر صفدر
سید الکل محمد عربی
بست و نه در شمار اگر نگری

قطب آفاق نجم دین کبری
شاه کون و مکان وجیه الدین
عمویه آنکه ابن عبد الله
شاه و سرور دو سرا بحق طوری
سید الطائفه جنید امین
شاه دنیا و دین بعلم و بصر
شیخ داود در لقب طائی
شاه کون و مکان بعلم و یقین
شافع حشر ساقی کوثر
صلوات خدای پاک و سلام
هست فردوسیه ولی بصری

بدانکه سهروردیه بهائیه که منسوب بحضرت خواجه بهاء الدین ذکریا ملتانی است بر چهار نوع است
اول سهروردیه بهائیه عمویه رضویه دوم سهروردیه بهائیه عمویه بصریه سوم سهروردیه بهائیه
زنجانیه رضویه چهارم سهروردیه بهائیه زنجانیه بصریه

بیان نوع اول از چهار انواع شجره سلسله سهروردیه بهائیه عمویه رضویه از ربط المشائخ

حضرت ذات پاک مجلی الله
شیخ الهدیه احمد یسین ملا
شاه شاهان امام رهبر حق
پیشوائی جهان بعلم و یقین ملا
شاه دنیا و دین محمد قطب

میر باسط علی قلندر ماه
شاه کونین هادی ثقلین
شاه و دین مجتبی قلندر حق
شاه عبد السلام حجت حق
خلعت جانشین مسند قطب

شاه کون و مکان دنیا و دین
شیخ فتح قلندر ابن حسین
شاه عبد القدوس سرور دین
هادی خلق بر محبت حق
شاه شاهان خضر بود دریا دل

شیخ الہدیہ احمد یسین
شاہ شاہان امام و ہادی دین
شیخ عبدالقدوس عبدسلام
شاہ دنیا و دین محمد قطب
خلف پاک آن عمر عادل
شاہ کون و مکان نکو آئین
صدر دین حاجی آن چراغ ہند
شاہ اقلیم تال و طارف
ذکریای حق بہاء الدین
شاہ عشقے و سرور دنیا
آن ابوحفص عمر با تمکین
شاہ دنیا و دین بحور سندی
قطب دوران محمد ابن خفیف
شاہ شاہان امام دنیا و دین
قطب دوران سری لقب سقطی
شاہ فرمان روای ملک قضا
سید الخلق موسے کاظم
شاہ دوران بادل و آخر
سرور دین علی زین عباد
شاہ کونین حیدر صفدر
سید الکل محمد عربے

شاہ کونین ہادی ثقلین
مجتبیٰ ابن مصطفای امین
شاہ عبدالسلام پاک امین
خلف و جانشین مسند قطب
شاہ دنیا و دین بوجہ حسن
شیخ ابوالفتح رکن دین مسکین
شاہ شاہان امام پر تمکین
شیخ کونین صدر دین عارف
شاہ والا جناب امام گزین
عبدقاہر ابونجیب ضیا
شاہ کونین امام ربانی
ابوعباس شہ نہاوندے
شاہ دنیا و دین امام قویم
شاہ ابوالقاسم آن جنید امین
شاہ دنیا و دین بعلم و بفقر
سید مقتدا علی رضا
شاہ دنیا و دین بحق ناطق
سرور دین محمد باقر
شاہ کونین سرور دارین
ساقی حوض و شافع محشر
صلوات خدای پاک و سلام

شاہ فتح قلندر ابن حسین
شاہ دین رہبر خواص و عوام
بن محمد شہ ابن قطب الدین
قطب حق قطب دین بینادل
شیخ آفاق شمس دین بہن
شاہ سرو روان بباغ ہند
شیخ ابوالفتح رکن عالم و دین
شاہ کون و مکان بہان زمین
سہروردی عمر شہاب الدین
شاہ کون و مکان وجیہ الدین
فخر آن مقتدای زنجانے
شاہ کون و مکان بوجہ لطیف
بو محمد بنام پاک رویم
شاہ کون و مکان بخوش خصلے
شیخ معروف کرخے رہبر
شاہ کونین مالک و ناظم
سید الناس جعفر صادق
شاہ کون و مکان امام رشاد
نور عین نبی امام حسین
شاہ شاہان رسول مصطفے
بر رسول ہدی و قوم کرام

شاہ شاہان امام رہبر حق
پیشوای جہان بعلم و یقین
شاہ دنیا و دین محمد قطب
قطب الدین ولی بینا دل
شاہ کون و مکان نکو آئین
صدر دین حاجی آن چراغ ہند
شاہ اقلیم تا لد و عارف
ذکریای حق بہاء الدین
شاہ عقبی و سرور دنیا
آن ابو حفص عمر با تمکین
شاہ کون و مکان مبارک طور
شیخ ممشاد علو دینوری
شاہ کون و مکان بخوش خصلی
شیخ معروف کرخی سرور
شاہ دنیا و دین حبیب عجمی
حسن بصری مقدم دین
شاہ شاہان رسول مصطفے
بر رسول کریم و بر ایشان

شاہ دین سید نجیب قلندر حق
شاہ عبد السلام حجت حق
خلعت و جانشین مسند قطب
شاہ دنیا و دین ابو محسن
شیخ ابو الفتح رکن دین مسکین
شاہ شاہان امام با تمکین
شیخ کونین صدر دین عارف
شاہ والا جناب امام گزین
سید قاہر ابو نجیب ضیاء الدین
شاہ دنیا و دین مقدم راہ
احمد اسود آن بشر دینور
شاہ شاہان امام دنیا و دین
قطب دوران سری لقب سقطی
شاہ کون و مکان بیکتائی
آنکہ او را لقب ابو دو عجمی
شاہ کونین حیدر صفدر
سید الکل محمد عربی
سی و ہشت از بہائی انگری

شاہ عبد القدوس رہبر دین
ہادی خلق بر محبت حق الخ
شاہ شاہان خدیو دریا دل
شیخ آفاق شمس دین طاہر
شاہ سروران بباغ ہند
شیخ ابو الفتح رکن عالم دین
شاہ کون و مکان زمان و زمین
سہروردی عمر شہاب الدین
شاہ کون و مکان وجیہ الدین
عمویہ آنکہ ابن عبد اللہ
شاہ دنیا و دین بخوش طوری
سید الطائفہ جنید امین الخ
شاہ دنیا و دین بعلم و بفقر
شیخ داؤد و بہ لقب طائی
شاہ کون و مکان بعلم و یقین
شافع حشر ساقی کوثر
صلوات و سلام بے پایان
سہروردی عمویہ بصری

نوع سیوم شجرۂ سہروردیہ زنجانیہ رضویہ از ربط المشائخ الخ

حضرت ذات پاک ظل اللہ	شاہ با سطوت علی محمد ماہ	شاہ کون و مکان و دنیا دین

شاه کونین حیدر صفدر سید الانبیا رسول الله	شافع حشر و ساقی کوثر صلوات و سلام بی پایان	شاه شاهان قوام تخت و کلاه بر رسول خدا و بر ایشان
بست و نه از بهای اردانی		بصری سهروردی زنجانی

فصل پنجم در بیان احوال پیر پنجم شیخ الاسلام و المسلمین وارث علوم الانبیاء والمرسلین قطب العارفین غوث الواصلین قطب الاقطاب حضرت شاه محمد قطب که مرید و خلیفه و جانشین پدر بزرگوار خود حضرت شاه قطب الدین بینا دل قلندر سر اندار غوثی جونپوری اند

بدانکه آنحضرت از ایام طفلی کشود ظاهری و باطنی و سعادت ازلی و ابدی از خدمت فیض موهبت والد بزرگوار خود دیده و همیشه به ریاضات و مجاهدات مشتغل می نمود چنانچه صائم النهار و قائم اللیل میبود و چون با اذکار و افکار و مراقبات و اسرار از خدمت والد خود حضرت شاه قطب الدین بینا دل تربیت و تلقین پذیرفت والد بزرگوار آنحضرت را بیعت سعادت داخل نموده بر موز انا احمد بلا میم آگاه گردانیده بمرتبه فنا فی الله و بقا بالله مشرف ساخته و چون در کسب و اکتساب طرق سلاسل و در همه امور فقر متأهل خود یافته اجازت و خلافت کبری سلسله قلندریه و علویه و طیفوریه و جنیدیه قطبیه و چشتیه نظامیه و سلسله قادریه و سهروردیه نظامیه و فردوسیه و سهروردیه بهائیه بخشیده و لباس فقر پوشانیده و عنوان ظاهری و باطنی محمدی مرتضوی ارشاد کرده بلقب خود قطب الاقطاب سرفراز گردانیده بجای خود نشانیده چنانچه آنحضرت نیز بعد از والد بزرگوار خود دیده و شنیده بعمل آورده بران استقامت فرموده همه اوقات به ریاضات و مجاهدات و مراقبات مصروف میداشت و بهدایت خلق الله مشغول می بود و بحالت سکر و جذب بر آنحضرت غلبه نمود و لباس قطب ربانی محبوب سبحانی میداشت و اکثر اوقات در مراقبه سر بر زانو می نهاد چنانکه داب حضرت سید جعفر

سی و دو دور بہائی ارواں نے — رضوی سہروردی زنجانی نے

نوع چہارم شجرۂ سہروردیہ زنجانیہ بصرہ از ربط المشایخ

حضرت ذات پاک مظہر حق
شیخ الہدیہ احمد سلطان
شاہ دین مجتبےٰ قلندر پاک
پیشوای جہان بعلم و یقین
شاہ دنیا و دین محمد قطب
قطب دنیا و دین بینا دل
شاہ کون و مکان نکو آئین
صدر دین حاجی آن چراغ ہند
شاہ افلاک تالد و طارق
ذکریا و حق بہاء الدین او
شاہ عفیفی و سرور دنیا
آن ابو حفص عمر با تمکین
شاہ دنیا و دین بجز سندی
قطب دوران محمد ابن خفیف
شاہ شاہان امام دنیا و دین
قطب دوران سری لقب سقطی
شاہ کون و مکان بیکتائے
آنکہ او را لقب بود عجمی

شاہ باسط علی قلندر حق
شاہ کون و مکان وحید احد
نکتۂ عشق و رمز لولاک
شاہ عبد السلام حجت حق
شمس فرد اسعد قطب
شاہ دنیا و دین ابو حسن
شیخ ابو الفتح رکن دین مسکین
شاہ شاہان امام با تمکین
شیخ کونین صدر دین عارف
شاہ والا جناب امام گزین
عبد قاہر ابو نجیب بنا
شاہ دوران امام زنجانی
ابو عباس شد نہاوندے
شاہ دنیا و دین امام قویم
سید الطایفہ جنید امین
شاہ دنیا و دین بعلم و ہنر
شیخ داود لقب طائے
شاہ کون و مکان نظام ہمہ

شاہ دنیا و دین و کون و مکان
شیخ فتح قلندر سرمد
شاہ عبد القدوس رہبر دین
ہادی خلق بر محبت حق
شاہ صدیق و سرور عادل
شیخ آفاق شمس دین طٰہٰ
شاہ سروران بباغ ہند
شیخ ابو الفتح رکن عالم و دین
شاہ کون و مکان زمان زمین
سہروردی عمر شہاب الدین
شاہ کون و مکان وجیہ الدین
کہ بنامش اخی فرج زنجانی
شاہ کون و مکان بوجہ لطیف
بو محمد بنام پاک رویم
شاہ کون و مکان بجوش ضبطی
شیخ معروف کرخی ہم
شاہ دنیا و دین حبیب ولی
حسن بصری امام ہمہ

و فردوسیه واده بجای خود نشانیدند و وطن پور در جونپور متصل پل بنام آنحضرت آباد شده بود کشف و
کرامات آنحضرت بسیار است از انجمله آنست که حضرت شیخ الاسلام شاه عبدالرحمن جانباز قلندر
لاهرپوری را از عالم غیب معلوم شده که پیر ایشان حضرت شاه عبدالسلام جونپوری اند ترک
دنیا کرده از وطن خود بجونپور آمدند و چون بکنارهٔ دریای گومتی رسیدند دران زمان پل جونپور
نبوده و کشتی هم در انوقت موجود نه شده آنحضرت بر رتهه سوار بودند از رتهه بان گفتند که
رتهه در دریای گومتی بیندازان رتهه بان متحیر مانده توقف کرد آنحضرت فرمودند که اگر پیر من
برحق است بهمین طور عبور دریا خواهم کرد آخرش رتهه در دریا انداختند چنانکه رتهه بخشکی می رانند
همچنان بدریا راندند تا بکناره رسیده و چون در وطن پور بخدمت پیر و مرشد رسیدند جانباز
لقب یافتند و از تربیت و تلقین بمرتبه علیا فائز شدند و بخلافت سلاسل قلندریه و طیفوریه
و چشتیه و قادریه و سهروردیه و فردوسیه مشرف شده وداع بوطن خود شدند و بوقت رفتن
پرسیدند که چگونه عبور کنیم گفت چنانکه آمده بودند و بزبان مبارک فرمود که همین راه عبور خلق الله
خواهد بود چند روز نگذشته بود که نواب خانخانان پل در همین جا ساخت و راه خلق الله شد
از انجمله آنست که روزی جماعتی از مهمانان نزد حضرت شاه عبدالسلام قلندر آمدند آنحضرت
بخانه رفته پرسیدند که جماعتی مهمانان رسیده اند برای ایشان طعام بهتر باید پخت مردمان خانه
گفتند که هیچ انبار آرد و جو و دو آثار دال ارهر موجود است آیا همین می پزد مهمانان بخورند و چیزی
دیگر ظاهر است که بخانه موجود نیست فرمود که در آب آرد و جو را عقده ها از کفها بسته بپزند که
در هندی این نوع طعام را پهیله گویند آخرش بهمین طور پخته شد آنحضرت در حال جوش و خروش
و جذب و بسط با مهمانان فرمودند که امروز بخانه طعامی عجیب لذیذ تیار است که گاهی طعامی چنین
لذت نخورده باشند پس دال ارهر و عقده های آرد جو که در آب گرم پخته شده بود پیش مهمانان نهادند
هر شخصی لذت هر طعامی که اراده میکردند دران عقده های یافتند همه با نهایت خوش شدند و
تصدیق آن کلام مشاهده نمودند و آنچنان لذت طعامی گاهی نیافته بودند وفات حضرت شاه

روحی قلندر قدس سرہ بود و قدرت احیا و امانت میداشت اما خود را از نظر خلق مخفی میداشت والتفات با خلق کم میفرمود و بشتر او قات منزوی میبود بدانکه اولاد باطنی حضرت شاہ قطب الدین بیناول قلندر متوالی و کثیر اند از شاہ محمد قطب قلندر تا اینوقت باقی مانده و اولاد ظاہری حضرت شاہ قطب الدین بیناول قلندر نیز متوالی و کثیر از حضرت شاہ محمود قلندر که پسر خورد حضرت ایشان بودند تا اینوقت باقی است و حضرت دیوان شاہ فتح قلندر نیز از اولاد ایشانند چنانچه مولوی معنوی شاہ عبدالقادر القلندر الباسطی در قطعه گفته قطعه شیخ ما فتح قلندر ولد شیخ حسین ولد شیخ مظفر ولد شاہ ملک ولد ابن محمود قلندر خلف بیناول ولد حق من حجته و جهاله هم من جهلات عم حضرت شاہ محمد قطب قلندر نود ساله بود وفات بتاریخ نہم ماہ ذی قعده وقوع یافته و قبر آنحضرت در علن پور از محلات شہر جونپور متصل پل که آباد کرده پسر ش حضرت شاہ عبدالسلام عرف شاہ علن قلندر است و بنام ایشان مشهور واقع است و مرید و خلفای آنحضرت بسیار اند و از جمله خلفای کبار و مشاہیر پسر ایشان حضرت شاہ عبدالسلام قلندر اند و شجرات سلاسل مذکوره در فصل سابق نوشته شده اند آنجا باید دید

فصل ششم در بیان احوال پیر ششم شیخ الاسلام والمسلمین وارث علوم الانبیاء والمرسلین قطب العارفین غوث الواصلین حضرت شاہ عبدالسلام عرف شاہ علن قلندر جونپوری علن پوری که مرید و خلیفه پدر خود حضرت شاہ محمد قطب قلندر رحمة الله علیه بودند

بدانکه چون والد بزرگوار ایشان را تربیت و تلقین اذکار و افکار و اسرار بوجه حسن کرده و بکمال الهی آگاه گردانیده اجازت و خلافت سلاسل سبعه اعنی سلسله قلندریه بکبیر و قلندریه علویه و طیفوریه و چشتیه قطبیه و چشتیه نظامیه و قادریه و سهروردیه نظامیه و سهروردیه

که مانند شهر را گذاشته در دیهه سکونت اختیار کردند یا جائی دیگر و مقبرهٔ اولاد ایشان زیر آستانهٔ
شیخ قدس سره واقع است و آمد و رفت خلق الله بسر سینه های ایشان است رحمت بر جانش
باد که گفت ؎ پروانه ازان سوخت که با شمع در افتاد ٭ با سوختگان هر که در افتاد بر افتاد
مرید و خلیفهٔ حضرت شاه علن بسیار اند منجمله خلفای مشاهیر ایشان حضرت شاه عبد القدوس قدس
سره اند چنانکه بالا گذشت

فصل هفتم در بیان پیر هفتم حضرت قطب الاقطاب غوث الکاملین شیخ المشائخ حضرت شاه عبد القدوس قلندر جونپوری که خلیفهٔ رشید و خلف جانشین پدر بزرگوار خود حضرت شاه عبد السلام قلندر اند قدس الله سرهما

بدانکه چون آنحضرت از خدمت پدر بزرگوار خود در جمیع اذکار و افکار و اسرار و مراقبات
و مشاهدات و ریاضات تربیت و تلقین یافتند و برموز فقر و کلمة الحق آگاه گردیده بمرتبهٔ
علیا رسیدند پدر بزرگوار بخلافت سلاسل قلندریه و طیفوریه و چشتیه و قادریه و سهروردیه
و فردوسیه مشرف گردانیده بجای خود نشانیدند و سلسلهٔ مداریه از حاجی الحرمین هم یافتند
این همه سلاسل سبعه بقدوسیه نامیده شد یعنی کل واحد من هذه السبع قدوسیة ینتهی
الی القدوس السلام او مرتبط بعبد القدوس بن عبد السلام چنانچه مولوی معنوی در
منظومهٔ مختصره بهمین معنی اشارت فرموده نظم پیر عبد القدوس عبد سلام ٭ از بدهن حاجی
ارصسام همام ٭ او زد و الفتح او ز قاضن در شست ٭ آنچه قطب المدار ورد وی کاشت
با مداریه روز و شب با نسیم ٭ بد و پیوسته چون دو لب با نسیم ٭ سلسله مداریه در
خاندان علن بدین ترتیب از تحریر و تقریر حضرت دیوان عبد الرشید جونپوری قدس سره که از خلفای شیخ الاسلام شاه عبد القدوس قدس سره بودند
اند و از جاهای دیگر معلوم شده است و آنچه نقل کنند که حضرت قطب الدین بینا دل قلندر
را قدس سره بتوسط این چهار واسطهٔ مذکوره از حضرت شاه مدار یافتند بعید می نماید که زما

عبد السلام بتاریخ پانزدهم ذیقعده وقوع یافته و قبر آنحضرت در جونپور است در موضع علی پور
نزد قبر پدر و جد آنحضرت بیان آن مریدان و خلفای حضرت شاه عبد السلام قلندر بدانکه
از جمله مریدان و خلفای آنحضرت یکی حضرت شیخ الاسلام شاه عبد الرحمن جانباز قلندر لاهرپوری
و دیگری حضرت شاه عبد القدوس قلندر و حضرت شاه محمود قلندر لکهنوی قدس اسرارهم اند بدانکه
کشف و کرامات حضرت شاه عبد الرحمن جانباز قلندر لاهرپوری بسیار اند چنانچه حضرت شاه مجتبی
عرف شاه مجا قلندر لاهرپوری نبیرهٔ ایشان در مکتوب خود فرموده ای برادر هر که با درویشان
آن کند که نباید کرد البته آن بیند که نباید دید چنانچه نقل است که از خدمت شیخ الاسلام شیخ
عبد الرحمن قلندر جانباز لاهرپوری قدس سره شیخ عبد الصمد عداوت پیدا کرد و همیشه بد میگفت
و بد میجو است بگفتن سهل است و بد خواستن از آن بدتر که محضر قتل حضرت شیخ قدس سره در تحریر
آورد و خواست که چون محضر تیار شود پیش شیر شاه که بادشاه افغان بود ببرد که شنیده بود
که میان حضرت شیخ و شیر شاه ناخوشی واقع است البته شیخ را زنده نخواهد گذاشت و سبب
ناخوشی این بود که همایون بادشاه جعل الجنة مثواه از خدمت شیخ عبد الرحمن جانباز قدس سره
اعتقاد و اخلاص تمام داشتند بواسطهٔ آن شیر شاه از خدمت ایشان خوش نبود و عند الملاقات
از شیخ قدس سره پرسید که هنوز مغلان هستند شیخ قدس سره فرمود که مالک الملک خدا است
هر کرا خواهد بدهد پیشتر با مغلان بود و بشما داد و عنقریب است که بمغلان بدهد از این سخن بسیار ناخوش
شده خواست که بقتل رساند شیر هولناک از چپ و راست حضرت شیخ قدس سره ظاهر شد
از هیبتش شیر شاه بمعذرت پیش آمد و در عرصهٔ قریب حق سبحانه تعالی باز ملک بمغلان عطا کرد چون
بدخواستن عبد الصمد بدین غایت رسید حضرت شیخ قدس سره فرمودند که عبد الرحمن بحضرت
حق سبحانه خواسته است که عبد الصمد با جان و مال بر انداخته شود و تا قیامت بر سینه های
ایشان آمد و رفت خلق الله شود بدرگاه حق سبحانه تعالی قبول افتاد و یک مدت نگذشته که هر یک
در بلا گرفتار شدند و بمردند و خانهٔ ایشان خاک سیاه شد که هیچکس از اولاد ایشان نماند و بعضے

شجرہ سلسلہ مداریہ طیفوریہ جعفریہ از ربط المشائخ

شاه شاہان امیر فصل و وصل
شیخ البدیع احمد عباس
شاه دین مجتبائی فرد صمد ؒ
جد شہ فتح وا و بنو اعمام
شاه کون و مکان بعلم و ہنر
شیخ فاضل امام اہل زمن
شاه کونین مظہر اسرار
قطب حق ابویزید بسطامی
شاه دوران باول و آخر
سید الکل علی زین عباد
شاه دارین حیدر صفدر
سید الانبیاء رسول اللہ

شاه باسط علی حسینی اصل
شاه کونین آفتاب شروق
ختم پاک البدیع احمد ؒ
شاه کونین حاجی حرمین
شیخ ابوالفتح ہادئ رہبر
شاه دنیا و دین بعلم یقین
حجۃ الحق بدیع قطب مدار
شاه دنیا و دین بحق ناطق
سرور دین محمد باقر ؒ
شاه کونین سرور دارین
شافع حشر و ساقی کوثر
صلوٰۃ و سلام نامحصور

شاه دنیا و دین کریم اساس
شیخ فتح قلندر فاروق
شاه عبدالقدوس عبد سلام
شاه حاجی بڈھن کریم العین
شاه دنیا و دین بوجہ حسن
قاضی شرع حق حسام الدین
شاه طیفور سرور تامی
سید السادہ جعفر صادق
شاه کون و مکان امام رشاد
نور چشم بتول امام حسین ؒ
شاه شاہان قوام تخت و کلاه
بر رسول و جماعۂ مذکور

ہفدہ آمد چو بنگری در کار ؒ از مدار حق جعفر بشمار

شجرہ سلسلہ مداریہ بصریہ از ربط المشائخ

حضرت ذات پاک مظہر حق
شیخ البدیع احمد سلطان
شاه دین مجتبیٰ قلندر پاک
شیخ عبدالقدوس عبد سلام
شاه کون و مکان بعلم و نظر

شاه باسط علی قلندر حق
شاه کون و مکان وحید احد
نکتۂ عشق و رمز لولاک
شاه کونین حاجی حرمین
شیخ ابوالفتح ہادی رہبر

شاه دنیا و دین زین زمان
شاه فتح قلندر سرمد
شاه دنیا و دین امام ہمام
شیخ حاجی بڈھن کریم العین
شاه دنیا و دین بوجہ حسن

این هر دو بزرگوار متحد یا متقارب است و هر دو بجونپور تشریف آورده اند پس با وجود قرب مکان
و زمان چهار واسطه در میان مستبعد است والله اعلم هذه السلسلة المداریة بلغت شیخنا شیخ الاسلام
شاه عبد القدوس قلندر من مشائخنا و فی بعض الروایات بلغت اباه شیخ الاسلام شاه عبد السلام
قلندر کذلک ذکرته معا اما فی بعض المنقولات انها بلغت شیخ الاسلام قطب الدین بینادل قلندر فلذلک صح [illegible]

سله باید دانست که صحیح همین ترتیب است که حاجی بڈهن را اجازت و خلافت از شیخ ابو الفتح رسیده و او شاهزاده از پدر خود شاه قاضن و
او شاهزاده از شیخ حسام الدین سلامتی و تقدم اسم شیخ حسام الدین بر اسم شیخ ابو الفتح و شاه قاضن غلطی کاتب است چرا که شاه قاضن نام بزرگ
بلا واسطه خلیفه حضرت شاه بدیع الدین قطب المدار تا حال معلوم نشده اند و نه جائی بنظر آمده اند و مراد از حاجی بڈهن اینجا معلوم نمیشود که کدام حاجی
اند آیا شاه بڈهن چشتی اند یا حاجی بڈهن صدیقی سندیلی یا شخصی دیگر پس اگر مراد شاه بڈهن چشتی اند پس سنه وفات شان هشتصد و نود و نه هجری
و ولادت حضرت بینادل در سنه هفتصد و هفتاد و شش است و وفات در سنه نهصد و بست و پنج و عمر شریف یکصد و چهل و نه سال بقول
صاحب انوار المریدین قریب دو صد سال پس ازین معلوم میشود که حضرت قطب الدین بینادل قلندر بعد وفات شاه بڈهن بست و شش
سال بر صدر حیات ماندند و اما حضرت شاه عبد السلام قلندر پس وفات شان در سنه نهصد و هفتاد و چهار و عمر شریف وقت ملاقات حضرت
مخدوم شیخ عبد الرزاق بن مخدوم شیخ خاصه خدا که پیش از سنه نهصد و هفتاد و پنج هجری در جونپور رفته اند و از خدمت حضرت ایشان
مستفید شده چنانکه از مراة المریدین معلوم میشود یکصد و پانزده ساله بود و بدین حساب معلوم میشود که حضرت شاه عبد السلام قلندر
بعد وفات شاه بڈهن چشتی هفتاد و پنج سال بقید حیات ماندند پس لقاء این دو حضرات با شاه بڈهن چشتی ثابت و متحقق میشود و اما شیخ
عبد القدوس قلندر پس وفات حضرت ایشان در سنه یکهزار و پنجاه و دو است و عمر شریف وقت تشریف بردن بر ایشمی و ملاقات
شیخ عبد الرزاق بن مخدوم خاصه خدا صد و ده ساله بود و بقول دیگر حضرت شاه ... قلندر لاهرپوری یکصد و پانزده ساله بود چنانکه
از تحفة العارفین یافته می شود پس لقاء حضرت ایشان نیز با شاه بڈهن ثابت میشود پس هر سه واسطه صحیح می توانند شد و اگر مراد از
حاجی بڈهن جهان شمس الدین بڈهن هستند که از ایشان سلسله سهروردیه بواسطه بطریق اهل بحضرت شاه قطب الدین بینادل قلندر
رسیده و قرینه اش نیست که از اکثر جاها چنان دریافت می شود که همین لقب را شیخ بڈهن گفته مراد از آن شمس الدین بڈهن و شیخ
می توانند شد که از شمس الدین بڈهن چنانکه سلسله سهروردیه بطریق اهل رسیده این سلسله مداریه هم رسیده باشد و درین استبعادی نمی آید
و اما این استبعاد که حضرت بینادل قلندر با وجود متقارب الزمان بودن با حضرت شاه مدار ذکر فیض شان اجازت مداریه خود از حضرت
شاه مدار چنانکه این ممکن است غیر اینهم ناممکن نمی نماید لکن الانکفی بالجملة ازین تحقیق ثابت میشود که صحیح تحریر سلسلهٔ مداریه بدین طریق
صحیح است هذا ما تیسر لی فی هذا المقام بعون الله الملک العزیز العلام و لعل الله یحدث بعد ذلک امرا کذا حقق استادی
و مرشدی مولانا العلامة العارف الکامل حافظ شاه علی انور قلندر نور الله مرقده الاطهر فی بعض افاداته ۱۲

حبیب حیدر

حضرت ذات پاک مظہر حق
شیخ المدیہ احمد الیسین
شاہ دنیا و دین زمان و زمین
شیخ عبدالقدوس عبدسلام
شاہ کون و مکان بعلم و نظر
شیخ قاضن امام اہل زمن
شاہ کونین نسیج اسرار
سید الانبیا رسول اللہ
یازدہ را شمار از تحریر
در مداریہ گیر مہدویہ

شاہ باسط علی قلندر حق
شاہ کون و مکان لطیف صمد
مجتبیٰ مصطفیٰ امین الدین
شاہ دارین حاجی حرمین
شیخ ابوالفتح ہادی رہبر
شاہ دنیا و دین بعلم و یقین
شاہ شاہان بدیع قطب مدار
صلوٰۃ و سلام بی پایان بود
در مداریہ اویسیہ گیر بود
مجمع پاکے اندر ان بکسر

شاہ دنیا و دین زمان و زمین
شیخ فتح قلندر سرمد بود
شاہ کون و مکان امام ہمام
شیخ حاجی بدھن بری از شین
شاہ دنیا و دین ابو حسن
قاضی شرع حق حسام الدین
شاہ شاہان قوام تخت و کلاہ
بر رسول کریم و بر ایشان
بست و چارم ز طرق صفویہ
برکات دوازدہ سرور

شجرہ سلسلۂ مداریہ مہدویہ از رسالہ ربط المشائخ

حضرت ذات پاک مظہر حق
شیخ المدیہ احمد سلطان
شاہ دنیا و دین زمان و زمین
شیخ عبدالقدوس عبدسلام
شاہ کون و مکان بعلم و نظر
شیخ قاضن امام اہل زمن
پیر کون و مکان زمان و زمین
مہدی مقتدی امام زمان
شاہ کون و مکان بخشش خلقے

شاہ باسط علی قلندر حق
شیخ کون و مکان لطیف صمد
مجتبیٰ مصطفیٰ امین الدین
شاہ دارین حاجی حرمین
شیخ ابوالفتح ہادی رہبر
شاہ دنیا و دین بعلم و یقین
شہ مدار جہان بدیع الدین
شاہ دنیا و دین ابوصف مکی
سید مقتدائے علیٰ نقی

شاہ دنیا و دین زمین و زمان
شیخ فتح قلندر سرمد
شاہ کون و مکان امام ہمام
شیخ حاجی بڈھن کریم العین
شاہ دنیا و دین ابو حسن
قاضی شرع حق حسام الدین
شاہ شاہان قوام امن و امان
حسن عسکری امام ذکی بود
شاہ دنیا و دین امام ہمام

شیخ قاضن امام اہل زمن
شاہ کونین مجمع اسرار
قطب حق بو یزید بسطامی
شاہ کون و مکان بعلم و یقین
ولی حق و ہمے پیغمبر شد
صلوۃ و سلام بے پایان

شاہ دنیا و دین بعلم و یقین
حجۃ الحق بدیع قطب مدار
شاہ دنیا و دین حبیب عجمے
حسن بصری مقدم دین شد
شاہ شاہان قوام تخت و کلاہ
بر رسول کریم و بر ایشان
در شمر در شمردن بصرے

قاضی شرع حق حسام الدین
شاہ طیفور سرور نامے
آنکہ او را لقب بود عجمے
شاہ کونین حیدر صفدر
سید الانبیا رسول اللہ
پانزدہ آمدار نکو نگرے

شجرۂ سلسلۂ مداریہ صدیقیہ از ربط المشائخ

حضرت ذات پاک مظہر حق
شیخ الصدیقیہ احمد سلطان
حضرت ذات پاک ظل خدا
شاہ عبد القدوس عبد سلام
شاہ کون و مکان بعلم و نظر
شیخ قاضن امام اہل زمن
شاہ کون و مکان شاہ زمین
قطب حق بو یزید بسطامے
شاہ دین ہادی مزکی ماہا
شیخ ابو بکر صاحب صدیق
صلاۃ و سلام بی انجام

شاہ باسط علے قلندر حق
حضرت ذات پاک محی اللہ
شاہ دین مجتبائی راہنما
شاہ کونین حاجی حمید دین
شیخ ابو الفتح ہادی رہبر
شاہ دنیا و دین بعلم و یقین
شہ مدار جہان بدیع الدین
شاہ دنیا و دین امام امین
شیخ عبد العزیز مکی ما ادر
شاہ شاہان قوام تخت کلاہ
بر رسول خدا این اقوام
در شمردن مدار حق صدیق

شاہ دنیا و دین زبین زمان
شاہ فتح قلندر آگاہ دل
حضرت ذات پاک مظہر تام
شیخ حاجی بڈھن لطیف الدین
شاہ دنیا و دین بوجہ حسن
قاضی شرع شہ حسام الدین
شاہ کونین بانکو نامے
شاہی مستطاب معین الدین
شاہ دنیا و دین بوجہ حقیق
سید الانبیا رسول اللہ
پانزدہ آمدہ است بالتحقیق

شجرۂ سلسلۂ مداریہ اویسیہ از ربط المشائخ

که از دیوار بیرون می آمد بی خرق والتیام و شیخ قطب عالم شیخ عبد القدوس جونپوری قدس سره
در یک ساعت بخارق عادت بکعبه رفته و حج گذارده است و حاجیان ایشان را مبارکباد گفتند
و همدران ساعت بخانه رسیده اند بی آنکه یک دو قدم بر زمین نهند و در گردش افلاک تغیری آید
تا اینجاست عبارت حضرت شاه مجا قلندر تاریخ وفات حضرت شیخ المشایخ قطب الاقطاب
شاه عبد القدوس قلندر جونپوری قدس سره یوم الاحد ثانی عشر ماه شوال سنه یکهزار و پنجاه و
دو بتحقیق رسیده چنانکه حضرت عالم عارف دیوان عبد الرشید جونپوری قدس سره که از خلفاے
آنجناب مستطاب اند درین لفظ تاریخ یافته و فرموده اند بروز یکشنبه دوازدهم ماه شوال و قبر
حضرت شاه عبد القدوس بجونپور در علن پور نزد قبر پدر و جد آنحضرت است و مریدان خلفای
حضرت شاه عبد القدوس بسیار اند از جمله خلفای کبار و مشاهیر حضرت شاه مجا قلندر لاهرپوری
و دیوان عبد الرشید جونپوری اند قدس سرهما

فصل هشتم در بیان احوال پیر هشتم حضرت قطب الاقطاب شاه مجتبی معروف شاه مجا قلندر لاهرپوری قدس سره

بن شاه مصطفی ابن شاه امین الدین بن شاه عبد الرحمن بجا شاه قلندر بن شاه علاء الدین از اولاد
شاه سلیمان عباسی که سلطنت گذاشته بحکم شیر خدا راه فقر اختیار کرده بودند و شاه علاء الدین بحسب
حکم عالم امر در لاهرپور اقامت ورزیده و آبادی لاهرپور از ذات ایشان است قدس سرهم
بعد آنکه آنحضرت از خلفای کبار حضرت شاه عبد القدوس اند در ابتدای عمر بخواندن کتب علوم
درسیه فقه مشغول بودند چون کتاب هدایه شروع کردند در شب همان روز که شروع نموده بودند در
مطالعه آن مشغول بودند یکبار از غیب آوازی رسید که وقت خود را چرا ضایع میکنی برای
رسانیدن اسرار الهی ما منتظر تو نشسته ایم هدایه را بگذار و خود را پیش من برسان آنحضرت
در جستجو شدند که کدام کس است که آواز میدهد سه بار همین طور آواز غیب آمد بعدش خواندن

نقی سے متقی محمد نام ‌ | شاہ فرمان روای ملک قضا | سید مقتدا علی رضا
شاہ کونین مالک و ناظم | سید الساده موسے کاظم | شاہ دنیا و دین بحق ناطق
سید الناس جعفر صادق | شاہ دوران بادل و اختر | سرور دین محمد باقر
شاہ کون و مکان بلطف و رضا | سید الکل علی زین عباد | شاہ کونین سرور دارین
نور عین علی امام حسین | شاہ کونین حیدر صفدر | شافع حشر ساقی کوثر
شاہ شاہان قوام تخت و کلاہ | سید الانبیا رسول اللہ | صلوٰۃ و سلام بے انجام
از خدا بر رسول و آل کرام | بخصوص این جماعۂ امجاد | وارثان نبوت و ارشاد

بست و دو آید بوقت شمار | در مدارج هدی ای یار

بدانکہ حضرت شاہ عبد القدوس را کرامات بسیار است از انجملہ آنست کہ آنحضرت در اوائل حال اخفای کمالات خود می نمودند و اظہار نمیکردند یکبار نوکر دیوان حاکم جونپور شدہ بودند دفتر دیوان بر عہدۂ ایشان بود و آن دیوان دو تنگہ یومیہ آنحضرت را می داد کہ بآن قوت خود و عیال خود می ساختند روزی زنی ضعیفہ برای کاری نزد آن دیوان آمدہ بود و چند بار عرض نمود دیوان مذکور متوجہ نشد حضرت قلندر قدس سرہ دیدند کہ این دیوان بر حال ضعیفہ متوجہ نشد آنحضرت را حالت جلالی و غیرت الٰہی طاری گردید بدان سبب دیوان را بلفظ سخت و درشت خطاب نمودہ گفتند کہ حاجت این ضعیفہ را تاخیر کنی همین وقت چٹھی نوشتہ بدہ و از باطن خود حاکم را جذب کردند آن حاکم همانوقت سر و پا برہنہ نزد دیوان خود آمدہ بر چٹھی ضعیفہ مذکورہ دستخط نمود و بجای خود رفت آنحضرت آن چٹھی ضعیفہ مذکورہ را دادہ بخانۂ خود تشریف بردند مردمان خانہ گفتند کہ شما امروز وجہ قوت خود را بباد دادید آنحضرت متوجہ عالم غیب شدند معلوم شد کہ تا این مدت شما اخفای کمالات خود نمودہ ایدالحال اظہار نمائید و طالبان را تربیت و تلقین فرمائید حضرت شاہ مجا قلندر قدس سرہ در مکتوبی کہ بشیخ یوسف قلندر قدس سرہ ساکن املیٹھی نوشتہ اند در بیان طی ارض و بیرون آمدن از دیوار بی خرق والتیام فرمودہ اند کہ ای برادر درویشی بود سیاح همراہ این فقیر چندگاہ بودہ است

فقیری که در بادیه باد اشاره فرموده بودند بستند این فقیر بود بعدش حضرت شاه نجا قلندر قدس سره در
خدمت پیر و مرشد خود تا چهار روز بهمه وجوه تلقین اذکار و افکار و اسرار شده واصل بحق گردید
با خلافت سلاسل سبعه قلندریه طیفوریه چشتیه قادریه سهروردیه فردوسیه عذاریه رخصت شدند
منقول است که چون شاه نجا قلندر بالاپور رفتند باز چه خود فرمودند که من با خدا مشغول شوم شما نیز دنیا
خدا مشغول باشید پس آنحضرت نجا تا بست و هشت سال نرفتند و نیز فرمودند که در نصیبه من پیری هست و بزوجه
خطاب نمودند که از شما نیست اگر زوجه دیگر کنم شوهر خواهد شد اما شما ناخوش خواهید شد بیش آنست
که من بیاد حق مشغول باشم و شما هم بیاد حق مشغول باشید پس آنحضرت در خانقاهی که برادر آنحضرت
شیخ یسین برای آنحضرت ساخته بودند استقامت نمودند و گاهی بخانه نرفتند بدانکه کشف و کرامات
آنحضرت بسیار است از انجمله آنست که نزد آنحضرت سه طالب علم آمدند و هر سه در دل خود خطره کردند
یکی خواست پان و دیگری خواست لڈو و سیومی گل گلاب بی موسم خواست هر سه بحضور آنحضرت
نشستند همان وقت یک مهاجن پان و لڈو نزد آنحضرت آورد آنحضرت گفتند که بهند و باغبان
را تاکید فرمودند که خبر گل گلاب بگیرید آن وقت موسم گل گلاب نبود باغبان رفته دید که در درخت
گل گلاب موجود اند چیده بحضور آنحضرت آورد حضرت پان و لڈو پیش طالبان و گل گلاب
پیش طالب آن نهادند و گفتند کسی که آید نزد یک فقیری خطره آید و تا آخر عمر اکثر در استغراق می بودند
بحدی که بنماز مشغول می شدند و مثلا بسجده می رفتند تا دو سه روز بسجده می بودند مریدان عرض
کردند که الحال حضرت بخلوت نماز گذارده باشند و مایان را امر شود که بجماعت بگذاریم منقول
است که چون وقت وفات شاه نجا قلندر رسید مردمان خانه بگریه و زاری مشغول شدند که حضرت
ازین عالم رحلت میفرمایند و فرزندی نیست که جانشین باشد حضرت قلندر برادر خورد شیخ
یسین را فرمودند که حق تعالی در نصیبه من فرزندی در نوشته است او را بشما دادم پس نزدیک طلبیده
دست خود بر پشت او شان نهادند و فرمودند که نام پسر الهدیه احمد و نصیبه ارادت و کشود او نزد
شاه فتح قلندر است پس حضرت شاه الهدیه احمد که در لوح محفوظ پسر آنحضرت بودند بمقتضای تحفه ر

کتاب هدایه موقوف نمود و برای تلاش پیر و مرشد تا قریب لاهور رسیدند در اثنای راه از شخصی سبزپوش
بر اسپ عراقی سوار نیزه در دست ملاقات شده چون شخص پرسید که ای مجا کجا میروی آنحضرت گفت
که نزد شاه میر لاهوری در جستجوی پیر و مرشد میروم آن شخص گفت که درین بادیه فقیری
هست آنجا برو و هرچه بگوید بران عمل کن بموجب فرموده آن شخص در آن بادیه رفتند فقیری دیدند
که هیچ اسباب ظاهری نداشته بود و آن شب نزد آن فقیر گذرانیدند و آن فقیر از کرامات خود آنحضرت
طعام خورانید و پرسید که اراده تو چیست آنچنان بیان نمودند آن فقیر فرمود که وقت خود را ضایع
مکن که پیر و مرشد تو شاه عبدالقدوس جونپوری است آنحضرت در دل خود خطره کردند که با من
خرچ یک تنگه است و جونپور دور است چه طور برسم آن فقیر فی الفور جواب خطره فرمود که تا قنوج
در پنج گهری خواهی رسید در قنوج بجای مجذوبی رسیدند و شب آنجا گذرانیدند صبح این بار همان
خطره در دل آمد که جونپور دور است آن مجذوب گفت که در چهار گهری بجونپور خواهی رسید آنحضرت
در چهار گهری بجونپور رسیدند و بپای بوس پیر و مرشد مشرف شدند و از جمله کرامات حضرت شاه
عبدالقدوس قلندر قدس سره آن است که حضرت شاه مجا قلندر قدس سره چون نزدیک نواحی
جونپور رسیدند در دل خطره کردند که اگر پیر و مرشد بحق است برای من اول نان و شکر و روغن
تیار کرده باشند و بجز در رفتن من بخورانند همان وقت حضرت شاه عبدالقدوس قدس سره بر خطره
ایشان مشرف شده بخانه خود فرمودند که مجا قلندر را از لاهور تا بجونپور کشیده ام و در نواحی
جونپور رسیده اند و در دل خطره کرده اند که پیر و مرشد من بجز و ملاقات نان و شکر و روغن
بخورانند فکر این باید کرد مردمان خانه گفتند که این همه موجود است آنحضرت تیار کنانیده بدست خود
گرفته و در دست دیگر سبوچه آب گرفته از خانه بیرون آمدند و با حضرت شاه مجا قلندر ملاقات
کرده پیش ایشان نهادند بعد ازان حضرت شاه عبدالقدوس قدس سره اندرون خانه رفتند و
بعد ساعتی بیرون آمده فرمودند که در وقت مطالعه هدایه شما را الهام کسی آن وارد او نیز خود فرمودند که من بودم و باز گفتند که در ولایت لاهور
آن سوار نیزه پوش کلام بود حضرت قطب ربانی محبوب سبحانی امیر سید محی الدین عبدالقادر جیلانی قدس سره بودند

بدانکه حضرت شاه حسین والد بزرگوار آنحضرت قدس سره در موضع جهکیه که نزد موضع سند هیه واقع است و از توابع جونپور است استقامت کرده بودند و حضرت شاه فتح قلندر قدس سره از ایام طفلی در عملن پور نزد عم بزرگوار یعنی حضرت شاه عبدالقدوس قدس سره می بودند و تربیت می شدند و گاهی بجونپور در میان شهر می بودند و کتابهای علم ظاهری میخواندند و حضرت شاه عبدالقدوس قدس سره بسیار توجه بتربیت آنحضرت داشتند مشغول است که روزی حضرت شاه فتح قلندر قدس سره در ایام صغر سن بجائی میرفتند در میان راه با جوگی اهل استدراج ملاقات شد گفت که بمن ارادت بیار وچیله من شو آنحضرت انکار فرمودند و ابا بسیار کردند و سخنی درشت گفتند آن جوگی در باطن خود کمانی راست کرده خواست که تیری بآنحضرت زند آنحضرت دریافتند و توجه بسوی عم بزرگوار خود نمودند حضرت شاه عبدالقدوس قلندر قدس سره همدران وقت حاضر شده کمان آن جوگی که در باطنش بود بشکستند چون کمانش شکست گفت ای پسر در تو چیزی هست امر بی تو بسیار زبردست است که کمان مرا بشکست بدانکه حضرت شاه فتح قلندر قدس سره همواره از عم بزرگوار خود تربیت می شدند چون حضرت شاه عبدالقدوس قدس سره را وقت وفات رسید حضرت شاه فتح قلندر قدس سره عرض کردند که یا عم بزرگوار مرا بعد ازین کدام شخص تربیت امور باطنی خواهد کرد آنحضرت فرمودند که من بعد وفات خود در فلان مکان نزد شما خواهم آمد و تربیت خواهم نمود چون وفات یافتند روح آنحضرت مجسم شده در جائی که فرموده بودند آمده حضرت شاه فتح قلندر قدس سره را تربیت می نمود و این کیفیت تا چهل روز بوده و بدانکه حضرت شاه عبدالقدوس قدس سره بعد تربیت وی چهل روز فرمودند که شما نعمت خاندان خود از حضرت شاه مجا قلندر لاهر پوری بگیرید و آنجا رفته ارشاد و تلقین و اجازت و خلافت سلاسل سبعه حاصل کنید چنانچه حضرت شاه فتح قلندر قدس سره بموجب امر آنحضرت در لاهرپور بخدمت حضرت شاه مجا قلندر قدس سره در رسیدند و کما ینبغی از امور الهیه و رموز غیبیه تربیت پذیرفتند بدانکه چون حضرت شاه فتح قلندر قدس سره بعد تربیت تام و حصول مرام از خدمت حضرت شاه مجا قلندر قدس سره مرخص شده بضلع جونپور

تحقیق محو و اثبات که محو الله ما یشاء و تثبیت بسبب عطای آنحضرت از صلب شیخ یسین متولد شد و این عبارت منتخب از مناقب الاصفیا است و یکتوب خوب بحیث اسلوب علامة العصر مولوی معنوی که باین فقیر تفهیم نمودند سنه وفات حضرت قطب الاقطاب فرد الاحباب شیخ الاسلام والمسلمین حضرت شاه مجتبی عرف شاه مجا قلندر رحمة الله علیه مسطور هست بدین وجه که از بعضی خدمهٔ آستانهٔ لاهرپور شنیده شد که درین لفظ است که رشد حیثیتم حقایق و عدد شش صحیح یکهزار و نود و دو بود و مطابق من و

وحی السماء بزیادة الیاء تحیتهم فیها سلام و ایضاً من جنس الفاظ القرآن الکریم اجتباه ربهم و جعله من الصالحین و آن بحیث اشتمال بزیادة اسم مبارک لطافتے دیگر دارد و ضمیر جمع برای جمیع خلق باشد عرس حضرت شاه مجا قلندر قدس سره بتاریخ پانزدهم ماه ربیع الآخر و روضه منوره در لاهرپور است

بیان مریدان و خلفای مشاهیر حضرت شاه مجتبی عرف شاه مجا قلندر لاهرپوری قدس سره

بدانکه خلفا و مریدان آنحضرت بسیار اهل کمال بودند از انجمله حضرت شاه عبد الرسول کهندوی و حضرت شاه عبد الرسول سترکهی و حضرت شاه عبد الرسول بنارسی و حضرت شاه فتح قلندر جونپوری و حضرت شاه محمد باقر قلندر اله آبادی و شاه یوسف قلندر ساکن امیٹهی و شاه عاشق قلندر و شاه ابو نجیب قلندر ساکن امیٹهی و شاه قاسم دهلوی و شاه عباس قلندر و شاه بهاء الحق ابن شاه فتح قلندر و شاه قاضی بینا قلندر ساکن مهونه و شاه عبد الغنی اکبرآبادی و شیخ جنید مشهور بمیان شیخی و محمد رفیع و شاه محی الدین بلگرامی و شاه مظفر اودهی و میر سید اینال هرگامی و میر سید مسعود ابن سید اینال مذکور و محمد رضا و شاه محمد قطب از خانقاه نکویان لاهرپور و شاه محمد آفاق متوطن ملاوه وغیره احوال ایشانان در مناقب الاصفیا مسطور هست فصل نهم در بیان احوال پیر نهم حضرت شاه فتح قلندر جونپوری ابن شاه حسین ابن شاه مظفر ابن شاه ملک ابن شاه محمود قطب ابن حضرت شاه قطب الدین بینا دل سرانداز غوثی قدس سرهم

ماه قلندر قدس سره اشاره به بردن آن کردند و فرمودند که این کار شما است چنانچه امیر سید محمد
ماه قلندر قدس سره آن چوب را بردند آن جوگی همان وقت تصدیق دین محمدی نمود و گفت
که من فقیران را قتل میکردم میدانستم که اینها تعالی الله اما درین وقت مرا یقین شد که دین محمدی حق است
و من در جستجوی شاه فتح قلندر بودم غالب که شما شاه فتح قلندر باشید حضرت شاه فتح قلندر قدس
سره فرمودند که نام من همین است اما باین نام در عالم فقیران دیگر هم خواهند بود معلوم نیست
که آنکه تو میخواهی منم یا دیگری همنام من باشد آن جوگی گفت که اوصافی که شنیده بودم در شما یافتم
مطلوب من شما هستید پس مسلمان شده مرید آنحضرت گردید کشف و کرامات و ریاضات و مجاهدات
و سیر ممالک و دیدن عجائب و غرائب که آنحضرت را بوده تا کجا نگاشته شود وفات آنحضرت بتاریخ
بست و دوم ماه شعبان در سنه هجری یکهزار و یکصد و هیزده ١١١٨ وقوع یافته و تاریخ وفات آنحضرت
لفظ دخل الجنة است و قبر آنحضرت در قلندرپور است منتخب از مناقب الاصفیا
انتهی در مکتوب بعضی اهل بیت علامة العصر وحید الدهر مولوی معنوی شاه عبد القادر جونپوری
که این فقیر ترجمه فرموده اند تاریخ وفات شیخ الاسلام حضرت شاه فتح قلندر سلام الله علیه یکهزار
و یکصد و هیزده برعرض آمده مطابق آن لفظی چند از قرآن یافته میشود ذلک الله ربکم
یا ایتها النفس المطمئنة ارجعی فروح وریحان وجنت النعیم بطول خطا انا بود ها من
عجائب القرآن و کتاب الله و کرامات الاولیاء احزاب الله فان الفقیر الداعی کان تمنی ان یکون
هذا التاریخ من الکتاب المبین فیما ورد فی شان المقربین فاذا اتانی صلیت الصلاة بقوله فاما ان
کان من المقربین فروح وریحان وجنت نعیم فتاملت فوجدت جملة الجزاء التی تدل
علی وقوع الحکم و تحققه من غیر شک من غیر جملة الشرط والفاء المتعلق به التی تدل علی التقدیر و التردد
مطابقة للعدد المطلوب و من عجائب هذا اللفظ انه یقرء عربیا و فارسیا و نثرا و نظما و یوازن فیه مع
القافیة بالکلام الکریم بسم الله الرحمن الرحیم فکر این بیان در بیان فرزندان که خلفاء
آنحضرت بودند بدانکه حضرت شاه فتح قلندر قدس سره را چهار فرزندان بودند یکی حضرت

تشریف آورده بودند پیر آنحضرت میان شاه حسین قدس سره گفتند که علم فقر حاصل گردید الحال با فوجدار و
مردمان پرگنه شمل قالنگه یان و چودهریان وغیره ملاقی شوید چرا که جایگیر مسکن ما است در قبضه بعضی
مردان واقع شده است آنحضرت فرمودند که مرا ملاقی شدن با بادشاه ما است مرا میسر باشد که
با چنین مردمان ملتجی شوم باز میان شاه حسین قدس سره فرمودند که شما چنین سخن میگوئید کدام گو با حضرت
شاه قطب الدین بینا دل قدس سره شده بود آنحضرت فرمودند که بلی از توجهات آنجناب همچنان ام گفتند
بچه طور شما هستم آنحضرت گفتند بهر طور که شما بگوئید گفتند باین طور شما هستم که امیری نو که درین ملک آمده
است فردا نزد شما بیاید و فرمان موضع سند بهیه که نزد جایگیر است نزد شما بکند آنحضرت فرمودند که همین
خواهد شد تا امر اسعدت یک روز بهیه انشاء الله تعالی الرحمن و اهیچ این شد آخر شتر آن امیر بخود آن روز جستجوی
آنحضرت شد و پیش وا آنحضرت در جاگیر آمده فرمان بهیه سند بهیه آنحضرت نمود بلکه آنحضرت عجائبی که از آنحضرت
در سیر ممالک عالم بظهور آمده و آنچه آنحضرت در سیر کوهها و بادیهها و اکناف و اقطار جهان
مشاهده نموده بتحریر نمی گنجد و بسیاری ازان مشهور آفاق است منقول است که آنحضرت چند روز
بسبب غلبه سکر و مستی اعمال ظاهریه بجا نیاوردند پس حضرت خاتم الانبیا محمد رسول الله صلی الله علیه و آله
وسلم را دیدند که میفرمایند که ای قلندر متابعت ظاهر اعمال بجا آورده باش پس حضرت قلندر باعمال
ظاهریه استقامت نمودند تا وقت وفات فروگذاشت نمیکردند حتی که در مرض موت سبوهای گلی تا پنجم
نزد آنحضرت نهاده می بودند و بران تیمم کرده نماز می گزاردند منقول است که آنحضرت و حضرت امیر سید محمد
ماه قلندر جد این فقیر قدس سرهما با یاران دیگر در سفر بودند در موضعی رسیدند که آنجا جوگی خونخوار
می بود و بسیار فقیران را قتل کرده بود مردمان گفتند که باین راه مروید قلندران گفتند که همین راه
باید رفت و مقابله آن جوگی آن بود که چوبی در زمین می نهاد و فقیری که آنجا وارد میشد او را میگفت
که این چوب را بردار و کیفیت آن چنان بود که تابع آن چوب هزار دیو و شیاطین می بودند چون
آن فقیر بر داشتن نمی توانست آن جوگی او را بقتل می رسانید و چون این قلندران نزد او رسیدند
او چوب مذکور برای امتحان نهاد و گفت بردارید حضرت شاه فتح قلندر قدس سره جانب امیر سید محمد

گردوند قبر هر چهار فرزندان حضرت شاه فتح قلندر در روضهٔ آنحضرت قدس سره است منتخب از مناقب الاصفیا

در بیان مریدان و خلفای حضرت شاه فتح قلندر قدس سره که سوای فرزندان

مذکورین بودند بدانکه منقول است که آنحضرت را چهار هزار مرید صاحب تصرفات و کشف
و کرامات در ممالک عالم بوده اند و از جمله مریدان و خلفای آنحضرت حضرت قاضی عبدالرحمن عارف
نتهجی ساکن موضع ملکال پور ملکی و حضرت شاه ابو محمد ساکن دندوه و حضرت سید محمد آصف حسینی
کروبیری ساکن گڑه مانک پور و حضرت سید محمد یحیی حسینی ترمذی حضرت سید ابراهیم حسینی ترمذی و حضرت امیر غلام حسن حسینی
ترمذی عرف سید بهادر حضرت سید ظهیر الدین محمد حسینی ترمذی و حضرت محمد عرب حسینی ترمذی
ساکنان سرای میر و حضرت شاه الهدیه احمد قلندر لاهرپوری و حضرت شاه بهاء الحق خیرآبادی
و حضرت شاه نصیب و حضرت شاه ابو القاسم و حضرت سید شاه محمد عیوض حسینی داماد حضرت شاه
فتح قلندر و حضرت شاه سیف الله چریاکوٹی و حضرت شاه فیض الله ساکن قصبه سرای میر و حضرت
شاه محمد فاضل ساکن نروه و حضرت شاه نور الله و حضرت شاه خان محمد و حضرت شاه مظفر و حضرت
شاه محمد امین ساکن بهادر و راجه اکرام خان راجه اعظم گڈھ و حضرت سلطان ابو یزید ساکن
ایلچی و حضرت شاه غلام قلندر ساکن سنبهل مرادآباد و حضرت شاه محمد علی صدرپوری و شاه
حفیظ دیوی و حضرت شاه مفتی غلام رسول برادرزاده شاه قاضی عبدالرحمن عارف مذکور و
شیخ عبدالصمد برادر قاضی عبدالرحمن و حضرت شاه درویش محمد عم زاده و برادر خورد حضرت
شاه مجاور خال حضرت شاه الهدیه احمد قلندر و حضرت شاه رحمت الله حکیم و حضرت شاه
عشق الله ساکن موضع سونارگانون و احوال ایشان در مناقب الاصفیا مسطور است
و از جمله خلفای کبار و مشاهیر حضرت شاه فتح قلندر حضرت شاه الهدیه احمد قلندر اند

فصل نهم در بیان احوال پیر و امام حضرت شاه الهدیه احمد قلندر لاهرپوری رحمه

شاه بهاء الله دوم حضرت شاه پیرن سیوم حضرت شاه محمد واصل چهارم حضرت شاه علیم الله
قلندر قدس الله سرهم فرزند کلان همراه پدر خود بلاهور رفته مرید شاه مجا قلندر شدند بتاریخ هفتم
ماه رمضان وفات یافتند و حضرت شاه پیر محمد عرف شاه پیرن مرید و خلیفه پدر بزرگوار خود بودند
کشف و کرامات آنحضرت بسیار است وفات بتاریخ دوازدهم ربیع الاول واقع شده و از جمله مریدان
شاه پیرن سید شاه محمد وارث برادر بزرگ حضرت پیر و مرشد قدس الله روحه بودند پسر سیوم
حضرت شاه محمد واصل مرید و خلیفه پدر بزرگوار خود بودند و حضرت شاه فتح قلندر ایشانرا بسیار دوست
میداشتند چنانچه در وقت آخر شب معتاد بودند که شیر و برنج میخوردند و دران هیچ فرزند خود را
شریک نمیکردند مگر حضرت شاه محمد واصل را قدس سره کشف و کرامات آنحضرت بسیار است
وفات شاه محمد واصل بتاریخ بست و دویم ماه شعبان روز وفات والد بزرگوار آنحضرت
است و فرزند چهارم شاه علیم الله مرید و خلیفه پدر بزرگوار خود بودند منقول است که شاه علیم الله
و شاه محمد واصل نزد ملا عبد القادر در نظام آباد مطالعه میکردند و قطبی و حاشیه میخواندند حضرت
شاه فتح قلندر شخصی را بتاکید تمام فرستادند که این هر دو کسان را بتاکید و جلدی نزد من بیار
چون بنابر اطاعت امر بیامدند آنحضرت فرمودند که علم ظاهر هر مدرسه که خواهید رفت خواهید
خواند و حق تعالی شما را استطاعت این داده است که عالمی و فاضلی را همین جا استفادت کنانیده
بخوانید اما علوم غیبیه و اسرار قلندریه را کجا خواهید یافت پس آنحضرت به تربیت و ارشاد این
هر دو برادران مشغول شدند تلقین و ارشاد کما ینبغی نموده برتبت عرفان فائز گردانیدند چنانچه
میفرمودند که دوازده سال عمر خود را از حق سبحانه تعالی زیاده خواستم که تا از عهده ارشاد و تلقین
این هر دو فرزندان برآیم و اگر نه تا اینوقت وفات مرا دوازده سال میشدی زیادتی و یا
کمی اعمار از اولیاء الله بسیار منقول است از انجمله آنست که عمر حضرت شاه مجا قلندر را شصت و
سه سال زیاده بود اما چون سن آنحضرت بشصت و سه سال رسید فرمودند که مرا در سن متابعت پیغمبر
صلی الله علیه و آله وسلم خوب است و زیادتی عمر خود بشخصی دادند و خود در سن شصت و سه سالگی وفات

باغبان را تاکید فرموده بودند که خبر گل گلاب بگیرد حالانکه موسم گل گلاب نبود باغبان رفته دید که در
درخت گلاب سه گل بوده اند چیده بحضور آنحضرت آورد حضرت یان دو گل بپیش طالبان آن و
گل گلاب بپیش طالب آن نهادند پس این فقیر بخدمت پیر و مرشد عرض نمود که آن سه طالبعلم در
وقتی بوده اند چنانکه آن سه طالبعلم هستم و من آن طالب گل گلاب بی موسم هستم چرا که رفع شک
و کسل از دیدن ذکر بی موسم طلب نمودم که حضرت را در غلبه مرض بواسیر کجا تاب و طاقت ذکر بود اما
همچون آن طالب گل گلاب مطلوب خود بی موسم من هم یافتم انتهی مولوی معنوی وحید دهر نبیره محمدی
و مرتضوی منور شاه ابو محمد عبد القادر الباسطے القلندر سلمه الله تعالی میفرمایند که از زبان مبارک
حضرت پیر و مرشد خود سلام الله علیه یاد دارم که این قصه در سرای میر آستانه سید السادات
شاه عاشقان بوقوع آمده و نبیره شیخ غلام حسین که مردی صالح و متوطن فتحپور متصل آستانه مذکور
اند با فقیر داعی ابو محمد عبد القادر باسطے بارها گفته اند که روزے در آستانه مذکور حضرت شاه الهدیه احمد قلندر
و پیر دستگیر من سید السادات حضرت سید شاه باسط علی قلندر سلام الله علیهما با جماعه کثیره نشسته بودند و من نیز
حاضر بودم شنیدم حضرت شاه الهدیه احمد قلندر میفرمودند که کمال ظهور حق جل و علی اشتغال من از ذات با برکات باسط علی
قلندر خواهد شد چنین ظاهر شده بود چون قصه کرامات این هر دو پیر دستگیر مذکور شد منقول است که حضرت شاه فتح قلندر
قدس سره فرمودند که بحضور حضرت رسالت پناه صلی الله علیه و آله و سلم و حضرت امیر المومنین علی مرتضی
کرم الله وجهه دیدم که خلعت قطبیت شاه الهدیه احمد قلندر را پوشانیده شد پس حضرت شاه
فتح قلندر قدس سره با حضرت شاه بهاء الحق خیرآبادی قدس سره که برادر خاله زاده حضرت الهدیه
احمد قلندر بودند گفتند که مبارک باد برادر شما شاه الهدیه احمد قلندر را قطبیت مرحمت شده و منقول است
که حضرت شاه الهدیه احمد قلندر قدس سره میفرمودند که دو تهی مرا از جناب حضرت امیر المومنین علی
کرم الله وجهه مرحمت شده و حضرت شاه باسط علی قلندر اله آبادی مدظله العالی فرموده اند که اکثر
شب و روز در عالم بیداری کشف و کرامات حضرت پیر و مرشد خود مشاهده میکند تا کجا انکشاف شنود و
صدا و ندا و الهام قلبی و حضوری عالم ارواح در عالم بیداری از فضل حضرت پیر و مرشد چنان شده

ابن شاه حسین ابن شاه مصطفی ابن شاه امین الدین ابن حضرت شاه عبدالرحمن جانباز
قلندر لاهرپوری که حضرت موصوف برادرزاده حضرت شاه مجا قلندر ابن شاه مصطفی

موصوف اند قدس سرهما بدانکه حضرت شاه اسد الله احمد قلندر قدس سره بعد وفات عم بزرگوار
خود حضرت شاه مجا قلندر قدس سره مشغول شدند و چون بسن بلوغ رسید از خواندن کتابهای فارسی
و عربی اشتغال نمودند و در صحبت صوری پیر و مرشد شدند هیچ بهره فقیری که برای طلب ارشاد پیر فتند
یا آن فقیر ازین عالم رحلت میکرد یا آنکه از و ناخوشی میشد چون چندبار این اتفاق افتاده مردمان
گفتند که حضرت شاه مجا قلندر قدس سره در وقت وفات خود فرموده بودند که پیری در نصیب
من بود برادر شیخ یسین و ادم و نام شاه اسد الله احمد که نصیبه بیعت و ارادت و تلقین او بود
شاه فتح قلندر است پس آنحضرت نزد حضرت شاه فتح قلندر قدس سره رفته بیعت و ارادت
بجا آورده و تربیت کماحقه شده باجازت و خلافت مرخص شدند و حضرت پیر و مرشد والدی
حضرت شاه اسمعیل قلندر فرموده اند که از جمله کرامات حضرت پیر و مرشد من یعنی شاه اسد الله
احمد قلندر قدس سره یکی آنست که مرا در ذکری در یک رکن شک افتاده در دل خطره کردم که
اگر پیر و مرشد من قلندر بحق اند مرا طلبیده خود ذکر نموده رفع شک نمایند درمیان روزها آزار
بواسیر آنحضرت را بسیار غالب شده بود پس بمجرد این خطره که در دل من گذشت آنحضرت
همان وقت فرمودند که محمد وارث و محمد اسمعیل را بیار بطلبند فرستاده آنحضرت نزد ما پیان آمد
باهم هر کس رفتیم و دیدیم که آنحضرت بحضور من همان ذکر که مرا در رکن آن شک بود مشغول شدند
بمجرد دیدن آن شک از من زائل شد بحضور آنحضرت نشستیم آنحضرت فرمودند که نزد حضرت
شاه مجا قلندر قدس سره سه طالب علم آمدند و هر سه در دل خود خطره کردند یکی خواست که مرا برگ
تنبول و هند و دیگری لڈو خواست و سیوم گل گلاب پی سیوم خواست هر سه بحضور آنحضرت
نشستند همان وقت یک مهاجن پان و لڈو نزد آنحضرت آورد آنحضرت گفتند که نهیده و

تا که سقف آسمان فوق زمین — تا که بی جنبش بود عرش برین
ظل شان بادا مخلد بر دوام — بر رئوس طالبان چه خاص و عام

در بیان احوال خلفا و مریدان آنحضرت که بدستخط خاص حضرت شاه عبدالرحمن قلندر مرقوم شد

بدانکه خلیفهٔ اول حضرت شاه السید احمد قلندر سلام الله علیه شاه عزت الله که عالم متبحر و نواسهٔ
حضرت شاه شرف الدین یحیی منیری در صوبهٔ بهار اند دوم مولوی محمد مقیم که صاحب کمال و عالم متبحر
در دهلی برومی ثانی مشهور بودند دیگر میر سید مراد رسول که عارف مست و عالم متبحر که هفت سپارهٔ
قرآن را و توحید تفسیر کرده و دیگر شاه معظم که عارف و عالم و صاحب تجرد بودند دیگر حضرت شاه
ضیاء الله تارک که عالم و پنج هزاری منصب با حشم و فیل بودند در وقت فرخ سیر بادشاه چون
فرخ سیر گرفته شد گفتند که دنیا همین چیز بود الفت این فائده ندارد و باز همون وقت پیاده پا
از دهلی برآمده درین ملک شده تا مرشد آباد رفته فقیران را دیدند و در وقت بازگشتن از مشرق
در صدرپور رسیدند یکماه ماندند اگرچه یکهفته جائی مقام نمیکردند بعد ازان بظاهر اوپر آمدند بعد قیام
دو ماه بخدمت پیر و مرشد بگفتند که الحال از مکه روم و یا به نجف یا کربلا فائده نیست آنچه تسکین حضرت
شما فرموده اند از پیغمبر هم همین قدر رسید و من طالب بهشت نیم بلکه طالب خدایم حضرت شما مرا
رسانیدند بمقامی که می جستم باز حال گرفته و خلافت یافته رخصت شده در سورت نشستند یک
درویش ایشان که تصرف بسیار داشت آنرا برای تسخیر ایران فرستادند متصل ایران آتشگاه شهرت
آنجا تکیه ساخته سکونت اختیار کرد و شاه شرف تام و خود در سورت آسوده اند دیگر خلیفهٔ حضرت
مولوی معنوی اعظم افلاطون ثانی میر سید السید هرگامی و دیگر خلیفه میر سید حسن علی که خواهرزاده هم
بودند و دیگر قاضی مبارک گوپاموی و دیگر مولوی عبدالغفور اله آبادی و دیگر مولوی محمد محسن قنوجی
و دیگر میان محمد ظریف قدوائی و دیگر شیر علیخان کنتوری و دیگر شاه عزیز الله دهلوی دیگر مولوی

که بزبان خامه و خامه زبان تحریر نتوان کرد و تقریر نتوان نمود و آنچه این فقیر یعنی حضرت پیر و مرشد
سلام الله علیه از علو مرتبت و کشف و کرامات آنحضرت غایبته و حضوره آورده یته و شهود امتشاهده
نمود تحریر نمی گنجد و تا کجا اظهار رود انتهی و تاریخ وفات آنحضرت بست و دوم ماه ذیحجه سنه یکهزار و یکصد
و چهل و هفت هجری است و قبر آنحضرت در لاهرپور اندرون روضه حضرت شاه مجا قلندر قدس سره
منتخب از مناقب الاصفیا تصنیف مولوی معنوی عارف بالله مولوی فضل علی متوطن نزد و مولوی
معنوی علامه عصر وحید دهر شاه عبد القادر تاریخ وفات حضرت شیخ المشایخ شاه الهدیه احمد قلندر
سلام الله علیه بر توان الفردوس گفته و در نظم آورده شاه الهدیه احمد سیرت عارف حریم قاب
دو قوس بهر سال سفر آنحضرت خوان قرآن بر توان الفردوس

در بیان احوال شاه عبد الرحمن قلندر و شاه امین الدین و شاه غلام مجتبی پسران آنحضرت

بدانکه احوال فرزندان آنحضرت مرشدی والدی در مثنوی کشف الرموز فرموده اند

بشنو اکنون وصف فرزندان پیر / هر یکی مانند خورشید منیر
عارف و هادی و کامل هر یکی / خلق شان بسیار و بیحد بیشکی
نام فرزندی که باشد چون پدر / در هدایت در سخاوت مشتهر
عبد رحمن شاه چه صاحب کمال / بهره ور شد از نعیم ذو الجلال
مقتدا و هادی جمله انام / از ریاضتها شد او عالی مقام
چونکه والد دید پسرش اندر کائنات / ذات مالامال از جمله صفات
در سلاسل سبعه کرد او را مجاز / وز خلافت ساخت او را سرفراز
نام فرزندی دگر ای دلربا / شه امین الدین زهی اهل صفا
نام فرزندی که از هر دو صغیر / آن غلام مجتبی روشن ضمیر
وصف شان بیرون است از حد قلم / ختم کردم بر دعاشان لاجرم

و مرشدنا و ابینا حضرت پیر دستگیر وارث خم غدیر حضرت شاہ باسط علی قلندر مد ظلہ

الکریم و دام فضلہ العمیم ابن سلالۃ الاولیاء العظام نقاوۃ السادات الکرام قدوۃ

السالکین الواصلین زبدۃ العارفین الکاملین واہب النعم و باسط الایادی حضرت

شاہ محمد ماہ قلندر البڈگانوی الہ آبادی ابن سید فیروز ابن سید عالم ابن سید قاسم ابن سید ناصر

عرف سید نصیر ابن سید بہاء الدین ابن سید خان میر معروف بہ سید خمیر ابن سید تاج الدین احمد

ابن سید بہاء الدین فخصید ابن سید السادات صاحب الکشف و الکرامات برہان الاصفیا

قطب الاولیا حجت المشائخ الاعلام سید العرفاء العظام امیر سید فخر الاسلام معروف بہ

میران سید فخر کہ در موضع بڈگانون علاقہ پرگنہ سکر و مضافات صوبۂ الہ آباد بحسب ارشاد حضرت

رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف آوردہ عصای اقامت خود نصب فرمودہ رواج

دین اسلام دادند چنانچہ اذان و نماز و غیرہ امور شرعیہ بجا آوردند و الحال ہمانجا متصل بہ بڈگانو

مسطور بجانب جنوب مرقد مبارک آنحضرت واقع است ابن سید مسعود حسینی رضوی نیشاپوری کہ از اجلہ

روزگار و مشائخ کبار نیشاپور ساکن محلہ باجور از محلات نیشاپور بودند ابن سید عبد الواحد ابن

سید عبد الرشید ابن امیر سید حسین ابن امام حضرت علی نقی ابن حضرت امام محمد تقی جواد ابن حضرت امام

علی رضا ابن حضرت امام موسی کاظم ابن حضرت امام جعفر صادق ابن حضرت امام محمد باقر ابن

حضرت امام زین العابدین سجاد ابن حضرت امام ابو عبد اللہ الحسین شہید دشت کربلا ابن

حضرت اسد اللہ الغالب ابو الحسن علی مرتضی شیر خدا ابن عم رسول صلی اللہ علیہ وسلم ابن ابی طالب

ابن عبد المطلب القریشی الہاشمی جد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بعد ازانکہ احوال این بزرگان

و احوال پیر و مرشد مد ظلہ العالی و دام فضلہ المتوالی علی رؤسنا و نفوسنا کہ مرید و خلیفہ رشید

نظام الدین و دیگر مولوی اکرام اللہ خان بھاگلپوری که عالم کلان بود دیگر خلیفه از فرزندان
شاه باقی بالله شاه ولی الله باقی را نوشتم محض آشنا را نوشتم که به کلمة الحق یعنی بربری که جبرئیل امین
پیغمبر خدا صلی الله علیه وسلم را بطوری که آموخته بود بهان قسم محرم کرده اند و سوا از ین علما مرید
حضرت شاه المدیه احمد قلندر بسیار اند الحال چند مرید حضرت شاه موصوف در یافت کننده
معانی اسرار تا تحریر سنه مقدسه ۱۲۸۶ هجری یکهزار و دو صد و هشتاد و شش سه کس در حیات اند یک شاه رحیم الله
که نود سال کم و بیش عمر است از روزی که ارشکم مادر ظاهر شده اند تا این وقت همون سال بچگی است
یعنی تجرد و تفرد اوشان همین قسم است تمام ملک میدانند و آنا و متوکل محض و سوای نماز پنجگانه
اعمال اوشان بر وقت اوشان غالب اند و صاحب معارف اند و کشف کونی هم از ایشان
بسیار بوقوع آمده لیکن جلیست ظاهر ندارند و گفت و شنود کم و حوصله نمایش مطلق نه خود بذات خود
بجمیع اوصاف موصوف دیگر مرید ار مرید و نه کار ندارند دوم اسرار الله و مفتاح العرفان حضرت
سید شاه باسط علی قلندر که خلف حضرت سید شاه محمد باه قلندر اند باید دانست که درین عهد که
جلوه سلسله قلندریه از ذات بابرکات ایشان روشن و پیدا است و اعمال و اقوال و تصرفات
و کرامات و خوارق عادات و تربیت طالب بدستوری که در حضور پرنور حضرت شاه محمد قلندر
و حضرت شاه قطب الدین بینا دل قدس الله سرهما بود زیاده تر از ذات بابرکات ایشان جاری
است و دیگر این هیچمدان یعنی عبد الرحمن قلندر که هر چه در حق من حضرت ایشان یعنی حضرت
شاه باسط علی قلندر میفرمایند بهتر خواهد بود

فصل یازدهم در بیان احوال پیر یازدهم جناب مستطاب ولایت مآب قبلهٔ عالم و عالمیان شرف آدم و آدمیان شیخ الاسلام و المسلمین وارث الانبیاء و المرسلین محمد غوث نام سید السادات صاحب الکشف و الکرامات امام الائمة قطب الاقطاب فرد الاحباب ملقب باسرار الله مفتاح العرفان شیخنا

شاه الله دیا احمد قلندر قدس سره نمودند و حضرت قبله گاه چنانکه در عالم ارواح مرا بحضرت پیر و مرشد
سپرده بودند در عالم ظاهری نیز سپردند چنانکه این ملاقات ظاهری بعد ازین بیان میکنم بعد چندی
شخصی دیگر همین سخن عرض کرد که چرا فرزند خود عبدالباسط را مرید خود نمیکنید باز فرمودند که نصیبهٔ
بیعت و ارادت او بایشان بدست من نیست از ایشان گرفته ام باز بار سیوم نیز در آخر عمر خود همین
سخن فرمودند یعنی سه بار بیدار کردند تا آنکه این فقیر بعد وفات حضرت قبله گاه قدس سره
که در سنه هجری یکهزار و یکصد و چهل بتاریخ بست و ششم ماه رمضان روز دوشنبه وقت صبح
صادق بوقوع آمده و قبر مبارک در موضع کاکوری زیر جبه است و عمر شریف یکصد و بست
سال بود چنانکه مولوی معنوی علامه عصر وحید دهر بنور محمدی و مرتضوی منور مولانا ابو محمد عبدال
باسط القنوجی سلمه الله تعالی در تاریخ وفات آنحضرت قطعه گفته اند سه رفت از دنیا قلندر پاکباز
نور حق بد سید السادات مولانا محمد ماه شد بد وقت وداع و ماه ور روز وصال فوت او بگو ذوساده
و عشرون ماه صوم صبح یوم مه با خدمت پیر و مرشد حضرت قطب العارفین امام المحققین شاه
الله دیا احمد قلندر لاهرپوری قدس سره بشوق وصول الی الله در آستانه قلندر پور رفته حضرت
پیر و مرشد این فقیر را همراه خود بآستانه سرای میر بردند و بتقریب فاتحه والده میر تقی بجای او شان
نزول فرمودند و آنحضرت اذکار و اشغال این فقیر را تعلیم فرموده بودند اما بوجه احسن طریق ذکر و
جلسه و ضرب از من بعمل نمی پیوست یعنی در وقت نصف شب روح حضرت قبله گاه قدس
سره بجسمه حاضر شده فرمود که آنچه پیر و مرشد شما شمارا ذکر تعلیم نموده اند صحیح و برحق است جمیع
قلندران از وقت حضرت شاه عبدالعزیز مکی قدس سره تا این وقت همه باین طریق کرده اند
و شمار او در فهم نمی آید آخر خوش حضرت قبله گاه قدس سره خود ذکر کردند و جلسه ضربها بوجه احسن
نمودند همان وقت مرا طریق احسن آن ذکر بعمل آمد و همان وقت نیز در پیر و مرشد بیان کردم که چندین
مدت از حضرت طریق ذکر می آموختم اما بوجه احسن امشب باین طریق مرا بعمل آمده پیر و مرشد فرمودند که
بحضور من بکنید تا ببینیم پس بحضور آنحضرت ذکر کردم فرمودند که الحال عمل ذکر بوجه احسن آمده حمله

شیخ الاسلام حضرت شاه الهدیه احمد قلندر قدس سره اند از رساله تحفهٔ نیشاپور تصنیف جناب مستطاب
حضرت پیر و مرشد مدظله و کتاب مناقب الاصفیا تصنیف مولوی معنوی صاحب راز و نیاز محمدی
و مرتضوی شاه فضل علی متوطن الهند ساکن قریهٔ نروه که مرید و خلیفهٔ رشید جناب مستطاب حضرت
پیر و مرشد مدظله اند مفصلاً و توضیحاً مرقوم و مسطور است درین رساله برخی از ان علی سبیل الانتخاب
ذکر کرده میشود عبارتش اینست بدانکه سبب یافتن من پیر و مرشد را اینچنین آن بود که روزی
در الهآباد در وقت طالب علمی من در خدمت حضرت قبله گاه قدس سره شخصی از دوستان
عرض نمود که فرزند خود سید عبد الباسط را مرید بکنید و تلقین نمائید زیرا که شفقت و محبت بسیار
دارید و چندین سعی در تربیت ایشان می نمائید پس شفقت تمام آنست که علم اسرار ایشان را
تعلیم نمائید آنحضرت فرمودند که مرا از خودی و خودپرستی و خودنمائی کاری نیست من محکوم امر
الٰهی ام هر چه از غیب حکم شود و جائی که نصیبهٔ ایشان معلوم شود آنجا بیعت و ارادت بجا آرند
پس آنحضرت شبی در مراقبه برای دریافت نصیبهٔ من متوجه شدند و در عالم ارواح سیر فرمودند در
همان عالم شخصی نورانی سراپا نور ظاهر شد حضرت قبله گاه قدس سره پرسیدند که نام شما چیست
آن شخص نورانی فرمود که نام من الهدیه احمد است من برادرزادهٔ حضرت شاه مجتبی عرف
حضرت شاه مجا قلندر لاهرپوری هستم بلکه در حقیقت فرزند ایشان ام که در نصیبهٔ ایشان بودم
برادر ایشان حضرت شیخ محمد امین طلب فرزند نمود آنحضرت مرا با ایشان بخشیدند و بخانهٔ ایشان
متولد شدم چنانکه شما هم از ابیت خود واقف هستید اما مقصود شما ازین سیر درین
وقت چیست حضرت قبله گاه قدس سره فرمودند که نصیبهٔ ارادت فرزندم سید عبد الباسط
را درین عالم میجویم که بدست کیست پس حضرت شاه الهدیه احمد قلندر همدران عالم ارواح
فرمودند که پیر و مرشد فرزند شما سید عبد الباسط بحکم ایزدی منم و امانت ایشان نزد من است
هر وقتی که خواهند امانت خود بگیرند چون حضرت قبله گاه قدس سره از مراقبه باز آمدند این حقیقت
را بیان فرمودند بعد چند روز حضرت قبله گاه قدس سره لقاء جسمانی ظاهری نیز در الهآباد با حضرت

اشتغال بکتاب و اشتغال باذکار موقوف کردم چون این حالت فرو شد و باز بعد دو ماه باله آباد رفتم و
بکسب علم ظاهری مشغول شدم و در اله آباد تا مدتی خواندم ناگاه شبی پیر و مرشد را بخواب دیدم که میفرمایند
که در راه خدا دیری چرا میکنی بیا و امانت خود از من بگیر و من تا کی درین عالم فانی منتظر باشم که امانت
تو بتو رسانم و چون بیایی این ندا در گوش من رسید بخدمت پیر و مرشد عزم مصمم نموده روانه شدم
و نزد آنحضرت باعظم گڈه رسیدم آنحضرت مرا طلبیده فرمودند که امانت خود از من بگیر و در انتظار
سال آینده مباش که این فقیر را در سال آینده نخواهی یافت وعدهٔ عمر من بآخر رسیده پس آنحضرت
مرا اذکار و افکار و اشغال همه را تعلیم فرمودند و همواره اسرار توحید و سلوک و عروج و نزول
و جذب و استغراق و دیگر امور اسرار الٰهیه بعبارات فصیح و واضح و بیانهای شافی تلقین و تعلیم میفرمودند
و این فقیر بورزش اذکار شب و روز مشغول می بود و آنحضرت این فقیر را طریق دکشتی تعلیم نموده
ثلاثی گنبدی و ذکر غوثیه و دیگر اذکار و افکار قلندریه و دیگر مشارب عالیه تلقین نمودند و رساله
مرآة العارفین و رساله غوثیه و رساله انیس العاشقین و دیگر رسائل تلقین فرموده و یک رساله که
خود بعبارت مختصره و بیانی کافی تصنیف نموده موسوم بمرآة القلندریه فرموده بودند نیز تعلیم
کردند و همچنین هر چیز در شبانه روز آنچه مناسب حال و استعداد من بود تعلیم میفرمودند و تلقین مینمودند
و این فقیر در کسب ریاضت مشغول می بود تا آنکه بار از عالم غیب این ندا شنیده شد که شاه باسط علی
قلندر را خود رسته بحق پیوسته و از فضل پیر و مرشد باین رتبه فایز شدم بعدش پیر و مرشد فرمودند
که الحال در کدام سلسله قصد بیعت و ارادت داری بعرض نمودم که من بجز حضرت شاه دیگری را
نمیدانم آنچه حضرت بحال من سزاوار بینند بفرمایند آنحضرت فرمودند که حضرت غوث الاعظم
قدس سره را در مراقبه دیدی که دستگیری تو کرده اند من ملاحظهٔ احوال سابق نموده تصمیم بیعت
و ارادت در سلسلهٔ قادریه نمودم و احوال سابق این بود که چون بار اول از خدمت پیر و مرشد
مرخص شده باله آباد آمدم و باهر امور مشغول بودم روزی بخاطر من آمد که تصحیح قصیدهٔ غوثیه از
جناب حضرت غوث الاعظم قدس سره اگر بشود بهتر است و بآنجناب رجوع نمودم و در مراقبه دیدم که

کرامات حضرت پیر و مرشد آنست که مرا در ذکری در یک رگن خشک افتاد از بطون خود معلوم کرده فی الفور
دفع کردند چنانچه مفصل این احوال در فصل دهم نوشته شده و بدانکه این بار اول بود که بخدمت پیر و مرشد رفته
بودم و چون در عقد بیعت و ارادت رجوع کردم در رویا دیدم که دریائی و کشتی هست اما ملاح
موجود نیست این رویا را بخدمت پیر و مرشد عرض نمودم باین تعبیر که دریا معرفت الهی است و کشتی
امور طریقت و اسرار است اما الحال وقت بیعت نیست حضرت پیر و مرشد فرمودند که راست
گفتی وقت بیعت نیست برو در اله آباد و بکسب علم مشغول باش بعدش آمده امانت خود از من
بگیر پس این فقیر از خدمت پیر و مرشد رخصت یافته از سرای میر سوی اله آباد آمد و تا سه سال باز
مشغول بعلم ظاهری ماند و باموری باطنی نیز اشتغال داشت بدانکه درین مدت امور عجیب مشاهده
کردم یکبار بیست و هشتم ماه رمضان المبارک بوقت شب در ذکر مشغول بودم بوقت نصف
شب در حالت اشتغال ذکر آفتاب را بالای در حجره مشاهده کردم و روشنی آن در تمام عالم یافتم و
همه عالم پر از روشنی بلکه جمله نور یافتم و این را از شاه دریافتم و بخدمت پیر و مرشد نوشته فرستادم
آنحضرت فرمودند که این مقدمه بحضور تعلق دارد و جواب این در نوشتن نمی آید و روز چند چنان اتفاق
افتاد که در دائره میان شاه حبیب الله قدس سره بودم بعد تمام شدن روز عید وقت مغرب
مزاج این فقیر در وجد و جوش و خروش بود و همه نور مشاهده می افتاد و بعد فرو شدن جوش
و خروش اذان نماز عشا بسمع رسید میان شاه حبیب الله سه بار مرا گفتند که برای نماز عشا بیائید
بعد سه بار از گفتن ایشان این فقیر در همان حالت برخاست شاه مذکور امام شدند و من
پس ایشان ایستادم اما دران وقت حالت فاینما تولوا فثم وجه الله رو داده و تکبیر تحریمه بسوی
هر جهت از جهات سته متوجه شده می بستم و آن حالت بر من چنان غالب بوده که اصلا بقید جهتی شعور
نداشتم پس شاه مذکور چون بحالت من مطلع شدند نیت نماز که کرده بودند فسخ نمودند و تحریمه را
شکسته مرا بحجره برده نشانیدند و خود باز بنماز جماعت مشغول شدند و من در همان حالت بودم که بوقت
نصف شب افاقت رو داده و چون برین حالت مطلع شدم صبحی آن در سوهنه رفتم و تا چند ماه

که حضرت غوث الاعظم قدس سره بلباس سفید براق حاضر شده اند و قصیده خود را خواندن شروع
نمودند و هر بیت را با اعراب افصح میخواندند و معنی آن بعبارت واضح و فصیح بیان میفرمودند تا آنکه
باین بیت رسیدند و ما منها شهور او دهور تمر و تنقضی الا اتالی بعد ازان آنحضرت بعالم ارواح
برفتند و این فقیر از مراقبه باز آمد پس بدانکه حضرت پیر و مرشد این فقیر را بوقت عصر در سلسلهٔ قادریه
رضویه بیعت کنانیدند و اجازت و خلافت سلاسل سبعه مرحمت فرمودند و این فقیر تا هفت ماه بخدمت
پیر و مرشد در کسب ریاضت مشغول بوده در ماه هشتم بیعت ارادت و اجازت و خلافت بوقوع
آمده و صبح آن حضرت پیر و مرشد این فقیر را مرخص کردند و چون در بار اول بپیر و مرشد آمد که این فقیر بجای
گوشه گیری اختیار کند و بعد بیعت ارادت اجازت و خلافت بوقت شام این فقیر را دو خطره در دل
آمد یکی آنکه علم ظاهری ما بقی که هست حاصل کنم و دیگر آنکه حضرت پیر و مرشد مرا بفرمایند که بسمت الله آباد
استقامت کنم پس آنحضرت بر خطره اشراف فرموده جواب هر دو تمنای من عنایت فرمودند و گفتند که
هرگاه علم ظاهری بجز دین کسب و ریاضت حاصل کرده ای بتحصیل تمام باید نمود و نزد حضرت حاجی صفة الله
خیرآبادی قدس سره اشارت فرمودند که رفته ما بقی علم را بخوان و شغل معرفت مشغول باش و وجه پوشش و خورش
سر پوش کردند تا مطالعه کتب و خواندن ما بقی علم میسر آید و نیز فرمودند که بسمت الله آباد مبارک است
برو بود و باش بجا باشید و ازین سبب در نواحی شهر الله آباد در موضع دمکه صد اتفاق گوشه گزینی افتاده
چرا که در شهر اتفاق مدرسین می افتاد و شیخی رو میداد و گوشه گزینی نمیشد چنانکه ظاهر است بدانکه
سلاسل سبعه مذکوره اول سلسله قادریه دوم سلسله قلندریه سیوم سلسله چشتیه چهارم سلسله طیفوریه
پنجم سلسله سهروردیه ششم سلسله فردوسیه هفتم سلسله مداریه است و بدانکه چون این فقیر از خدمت پیر و
مرشد بطرف خیرآباد مرخص شده در سنه یکهزار و یکصد و چهل و چهار هجری نزد حاجی الحرمین حاجی صفة الله
محدث خیرآبادی قدس سره بخیرآباد رسیده جلدین اخیرین از هدایه و بقیه کتب درسیه مانند شرح
مواقف و حاشیه میرزاهد بر امور عامه شرح مذکور و غیره کتب معقولات و منقولات و تفاسیر و احادیث
شروع نموده تا قریب پنج سال بخدمت حاجی الحرمین مذکور بتحصیل علوم مشغول بوده فراغ از علوم حاصل نمود